الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 — جمعۃ المبارک 26 مئی 2017ء — 29 شعبان 1438 ہجری قمری ❁ 26 ہجرت 1396 ہجری شمسی — شمارہ 21

رمضان کے معنی

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ گناہوں کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔

(الفردوس بماثور الخطاب جلد2 صفحہ60 حدیث نمبر:2339)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خدا کی قسم! ہم مسلمان ہیں۔ ہم نبی اکرم ﷺ کے آثار اور آپ کے حکم کو اختیار کر رہے ہیں۔ ہم کتاب اللہ کی پیروی کرتے ہیں نہ کہ دوسری آراء کی۔

اِنِّیۡ اُذِبۡتُ مِنَ الۡوِدَادِ وَنَارِہٖ — فَاَرَی الۡغُرُوۡبَ یَسِیۡلُ مِنۡ اِھۡرَائِیۡ

مَیں محبت اور اس کی آگ سے پگھلایا گیا ہوں اور مَیں دیکھ رہا ہوں کہ میرے آنسو گداز ہو جانے کی وجہ سے رواں ہیں۔

اَلدَّمۡعُ یَجۡرِیۡ کَالسُّیُوۡلِ صَبَابَۃً — وَالۡقَلۡبُ یُشۡوٰی مِنۡ خَیَالِ لِقَاءٖ

عشق کی وجہ سے آنسو سیلابوں کی طرح رواں ہیں اور دل ملاقات کے خیال سے بِریاں ہے۔

وَاَرَی الۡوِدَادَ اَنَارَ بَاطِنَ بَاطِنِیۡ — وَاَرَی التَّعَشُّقَ لَاحَ فِیۡ سِیۡمَائِیۡ

اور میں دیکھتا ہوں کہ محبت نے میرے باطن کی گہرائی کو روشن کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ عشق میرے چہرے پر نمودار ہے۔

اَلۡخَلۡقُ یَبۡغُوۡنَ اللَّذَاذَۃَ فِی الۡھَوٰی — وَوَجَدۡتُّھَا فِیۡ حُرۡقَۃٍ وَّصَلَاءٖ

لوگ تو حرص وہوا میں لذّت تلاش کرتے ہیں اور میں نے اسے پایا ہے سوزش اور جلنے میں۔

اَللّٰہُ مَقۡصِدُ مُھۡجَتِیۡ وَاُرِیۡدُہٗ — فِیۡ کُلِّ رَشۡحِ الۡقَلَمِ وَالۡاِمۡلَاءٖ

اللہ میری جان کا مقصود ہے اور میں اسی کو چاہتا ہوں قلم کے ہر قطرہ (روشنائی) اور ہر املاء میں۔

یَآاَیُّھَا النَّاسُ اشۡرَبُوۡا مِنۡ قِرۡبَتِیۡ — قَدۡ مُلِیَٔ مِنۡ نُّوۡرِ الۡمُفِیۡضِ سِقَائِیۡ

اے لوگو! میری مَشک سے پیئو کیونکہ فیّاضِ حقیقی کے نور سے میری مَشک پُر کی گئی ہے۔

قَوۡمٌ اَطَاعُوۡنِیۡ بِصِدۡقِ طَوِیَّۃٍ — وَالۡاٰخَرُوۡنَ تَکَبَّرُوۡا لِغِطَاءٖ

ایک قوم نے میری صدقِ نیّت سے اطاعت کی ہے اور دوسروں نے نفس کے پردے کی وجہ سے تکبّر کیا ہے۔

حَسَدُوۡا فَسَبُّوۡا حَاسِدِیۡنَ وَلَمۡ یَزَلۡ — حَسَدَتۡ لِئَامٌ کُلَّ ذِیۡ نَعۡمَاءٖ

انہوں نے حسد کیا سو حسد کرتے ہوئے گالیاں دیں اور ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ کمینوں نے ہر صاحبِ نعمت کا حسد کیا ہے۔

مَنۡ اَنۡکَرَ الۡحَقَّ الۡمُبِیۡنَ فَاِنَّہٗ — کَلۡبٌ وَّعَقۡبَ الۡکَلۡبِ سِرۡبُ ضِرَاءٖ

جس نے کھلے کھلے حق کا انکار کیا تو وہ کتّا ہے اس حالت میں کہ اس کتّے کے پیچھے شکاری کتّوں کا ایک گروہ چلا آرہا ہے۔

اٰذَوۡا وَسَبُّوۡنِیۡ وَقَالُوۡا کَافِرٌ — فَالۡیَوۡمَ نَقۡضِیۡ دَیۡنَھُمۡ بِرِبَاءٖ

انہوں نے مجھے ایذا دی اور گالیاں دیں اور کہا کہ یہ کافر ہے۔ آج ہم ان کا قرضہ مع سود ادا کر رہے ہیں۔

وَاللّٰہِ نَحۡنُ الۡمُسۡلِمُوۡنَ بِفَضۡلِہٖ — لٰکِنۡ نَّرٰی جَھۡلٌ عَلَی الۡعُلَمَاءٖ

خدا کی قسم! ہم اس کے فضل سے مسلمان ہیں لیکن جہالت علماء کے سر پر سوار ہو گئی ہے۔

نَخۡتَارُ اٰثَارَ النَّبِیِّ وَاَمۡرَہٗ — نَقۡفُوۡ کِتَابَ اللّٰہِ لَا الۡاٰرَاءٖ

ہم نبی اکرم ﷺ کے آثار اور آپ کے حکم کو اختیار کر رہے ہیں۔ ہم کتاب اللہ کی پیروی کرتے ہیں نہ کہ دوسری آراء کی۔

اِنَّا بُرَآءُ فِیۡ مَنَاھِجِ دِیۡنِہٖ — مِنۡ کُلِّ زِنۡدِیۡقٍ عَدُوِّ دَھَاءٖ

ہم اس کے دین کی راہوں میں ہر زندیق اور عقل کے دشمن سے بیزار ہیں۔

اِنَّا نُطِیۡعُ مُحَمَّدًا خَیۡرَ الۡوَرٰی — نُوۡرَ الۡمُھَیۡمِنِ دَافِعَ الظَّلۡمَاءٖ

ہم محمد ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جو مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، خدائے مہیمن کا نور ہیں اور ظلمتوں کو دور کرنے والے ہیں۔

اَفَنَحۡنُ مِنۡ قَوۡمِ النَّصَارٰی اَکۡفَرُ — وَیۡلٌ لَّکُمۡ وَلِھٰذِہِ الۡاٰرَاءٖ

تو کیا ہم قومِ نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ تُف ہے تم پر اور تمہاری اِن آراء پر۔

یَا شَیۡخَ اَرۡضِ الۡخُبۡثِ اَرۡضِ بَطَالَۃٍ — کَفَّرۡتَنِیۡ بِالۡبُغۡضِ وَالشَّحۡنَاءٖ

اے بٹالہ کی خبیث زمین کے شیخ! تو نے کینہ اور بغض سے میری تکفیر کی ہے۔

اٰذَیۡتَنِیۡ فَاخۡشَ الۡعَوَاقِبَ بَعۡدَہٗ — وَالنَّارُ قَدۡ تَبۡدُوۡ مِنَ الۡاِیۡرَاءٖ

تو نے مجھے ایذا دی ہے پس اب تو اس کے بعد عواقب سے ڈر اور آگ سلگانے سے اکثر بھڑک ہی اُٹھتی ہے۔

تَبَّتۡ یَدَاکَ تَبِعۡتَ کُلَّ مَفَاسِدٍ — زَلَّتۡ بِکَ الۡقَدَمَانِ فِی الۡاَنۡحَاءٖ

تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ تو نے ہر قسم کے فساد کی پیروی کی۔ مختلف اطراف میں تیرے قدموں نے لغزش کھائی۔

اَوۡدٰی شَبَابُکَ وَالنَّوَائِبُ اَخۡرَفَتۡ — فَالۡوَقۡتُ وَقۡتُ الۡعَجۡزِ لَا الۡخُیَلَاءٖ

تیری جوانی ضائع ہوگئی اور حوادث نے تیری عقل ماردی ہے۔ سو یہ وقت عاجزی کا ہے نہ کہ تکبّر کا۔

تَبۡغِیۡ تَبَارِیۡ وَالدَّوَائِرَ مِنۡ ھَوًی — فَعَلَیۡکَ یَسۡقُطُ حَجَرُ کُلِّ بَلَاءٖ

تُو ہوائے نفس سے میری تباہی اور گردشیں چاہتا ہے، سو تجھ پر ہر مصیبت کا پتھر پڑ رہا ہے اور پڑے گا۔

اِنِّیۡ مِنَ الۡمَوۡلٰی فَکَیۡفَ اُتَبَّرُ — فَاخۡشَ الۡغَیُوۡرَ وَلَا تَمُتۡ بِجَفَاءٖ

میں تو خدا کی جانب سے ہوں پس میں کس طرح ہلاک ہو سکتا ہوں۔ تو غیور خدا سے ڈر اور (اپنے) ظلم سے ہلاک نہ ہو۔

اَفَتَضۡرِبَنَّ عَلَی الصَّفَاتِ زُجَاجَۃً — لَا تَنۡتَھِرۡ☆ وَاطۡلُبۡ طَرِیۡقَ بَقَاءٖ

کیا تو پتھر پر شیشے کو مار رہا ہے؟ خودکشی نہ کر اور زندگی کی راہ تلاش کر۔

اُتۡرُکۡ سَبِیۡلَ شَرَارَۃٍ وَّخَبَاثَۃٍ — ھَوِّنۡ عَلَیۡکَ وَلَا تَمُتۡ بِعَنَاءٖ

تو شرّ اور خباثت کا راستہ چھوڑ دے۔ ہوش سے کام لے اور مشقّت سے ہلاک نہ ہو۔

تُبۡ اَیُّھَا الۡغَالِیۡ وَتَاۡتِیۡ سَاعَۃٌ — تُمۡسِیۡ تَعَضُّ یَمِیۡنَکَ الشَّلَّاءٖ

اے غلو کرنے والے! توبہ کر۔ جب کہ وہ گھڑی آرہی ہے کہ تُو اپنے مفلوج دائیں ہاتھ کو دانتوں سے کاٹنے لگے گا۔

☆سہو کتابت معلوم ہوتی ہے۔ درست تَنۡتَحِرۡ ہے۔ فارسی ترجمے سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ (ناشر)

.... (الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 218 تا 220۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 مئی 2015ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ بارعہ نوران ملک (واقفۂ نو) بنت مکرم ملک عبدالباسط صاحب کا ہے جو عزیزم مرتضیٰ احمد مربی سلسلہ جو اس وقت ریویو آف ریلیجنز میں کام کررہے ہیں، ابن مکرم امتیاز احمد صاحب کے ساتھ اڑہائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اور دوسرا نکاح عزیزہ شمائلہ احمد بنت مکرم اعجاز احمد صاحب جرمنی کا ہے۔ یہ بھی واقفۂ نو ہیں۔ جو نعمان احمد ابن مکرم وسیم احمد مارڈن یوکے کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاحوں پہ ہمیشہ مَیں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ نکاح اور شادی کے رشتوں کو مضبوط کرنے کے لئے، اس بندھن کو مضبوط کرنے کے لئے ہمیشہ اعتماد کی فضا قائم رہنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے، تقویٰ کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ سچائی اور اعتماد کو قائم رکھنے کی طرف توجہ رہنی چاہئے اور ہمیشہ اس بات پر غور ہونا چاہئے کہ ہماری آئندہ کی نسلیں بھی نیکیوں پر قائم رہنے والی ہوں۔ ہم بھی نیکیوں پر قائم رہنے والے ہوں۔ اور ہم نیکیوں پر قائم ہوں گے تو آئندہ نسلیں بھی نیکی پر چلنے والی ہوں گی۔ اس زندگی سے زیادہ اگلی زندگی کو اپنے سامنے رکھیں۔ اور ایک مربی اور ایک واقف زندگی کے لئے بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہمیشہ سچائی کو قائم رکھے اور کبھی کسی بھی قسم کی غلط بیانی کو اپنے قریب نہ آنے دے۔ تبھی یہ رشتے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہتے ہیں۔ اور پھر مربی کا کام صرف گھر میں ہی اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا نہیں بلکہ اس کا نمونہ دوسروں کے لئے بھی ہے، اس نے دوسروں کو بھی نصیحت کرنی ہے۔ اس لئے زیادہ بڑی ذمہ داری اس پہ عائد ہوتی ہے۔ پس ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہونے چاہئیں لڑکا بھی اور لڑکی بھی۔ جس طرح لڑکے کی ذمہ داری ہے اسی طرح لڑکی کی ذمہ داری ہے۔ ایک دوسرے کے رشتوں کا بھی خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ اعتماد کی فضا کو بھی قائم رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ اب نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

دوسرا نکاح عزیزہ شمائلہ احمد (واقفۂ نو) بنت مکرم اعجاز احمد صاحب کا ہے۔

حضور انور نے دونوں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے بارہ میں

حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی پیشگوئی اور وصیت

تحریر: مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب (مرحوم)

آنحضرت ﷺ نے موجودہ زمانہ کے فتنوں کی حیرت انگیز تفصیلات پر ہی روشنی نہیں ڈالی بلکہ امت مسلمہ کے عالمی عروج کی خبر دیتے ہوئے یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ مسلمانان عالم کی نشأۃ ثانیہ امام مہدی کے ذریعہ قائم ہونے والے نظام خلافت سے وابستہ کی گئی ہے۔ چنانچہ حذیفہؓ بن یمان کی حدیث میں آنحضورؐ کی یہ پیشگوئی موجود ہے کہ ”ثُمَّ تَکُونُ الْخِلَافَةُ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ“۔ یعنی اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ منصۂ شہود پر آئے گی۔ ”مجدد مذہب حنفیہ“ اور گیارھویں صدی ہجری کے شہرہ آفاق مفکر اسلام حضرت امام علی بن سلطان ہروی قاری (مدفون مکہ معظّمہ) نے اس کی شرح میں صدیوں قبل یہ لکھا کہ

’خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام مسیح ومہدی کے مبارک زمانہ میں عمل میں آئے گا‘۔

(دیکھیں: مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب الفتن جلد 10 صفحہ 109 ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان)

اس انقلاب آفرین پیشگوئی کے علاوہ رسول کائنات ﷺ نے آخری زمانہ کے ہر مسلمان کو پیغام دیا کہ: ”فَاِنْ رَئَیْتَ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَةَ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ فَالْزِمْهُ وَاِنْ نُهِکَ جِسْمُکَ وَاُخِذَ مَالُکَ“۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 403 حدیث حذیفہ بن یمان۔ مطبوعہ بیروت)

یعنی تمہارا فرض ہے کہ جب تم زمین میں کسی خلیفۃ اللہ کو دیکھو تو اس کے ساتھ پوری طرح وابستہ ہوجاؤ خواہ تمہارے جسم کو لہولہان کردیا جائے اور تمہاری جائیداد لوٹ لی جائے۔

آنحضرت ﷺ نے اس نہایت پُرحکمت پیغام میں ”خَلِیْفَةُ اللّٰهِ“ کا لفظ استعمال کرکے واضح فرمادیا ہے کہ خلیفۃ اللہ ملاّ، صحافی یا سیاسی ادارے نہیں بلکہ عرش کا خدا ہی بنائے گا۔ نیز خلافت پر ایمان لانے والوں کو قبل ازوقت انتباہ کردیا کہ اس زمانہ میں جو خوش نصیب نظام خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی سعادت پائیں گے انہیں جانی اور مالی قربانیوں کے نذرانے پیش کرنے ہونگے اور بالکل یہی کیفیت جماعت احمدیہ کی ہے جو مخبر صادق کی پیشگوئی کے عین مطابق 27 رمئی 1908ء سے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی برکتوں سے فیضیاب ہورہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب ”الوصیت“ (24 ردسمبر 1905ء) میں یہ خوشخبری دی کہ قدرت ثانیہ یعنی خلافت احمدیہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ (صفحہ 6)۔ نیز خلافت احمدیہ کے شاندار نصب العین اور مستقبل کا ذکر درج ذیل الفاظ میں بیان فرمایا:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے... سوتم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی، اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے“۔ (صفحہ 6)

★...★...★

ادارہ او۔آئی۔سی کو درجۂ خلافت دینے کا مضحکہ خیز نظریہ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے خلافت احمدیہ کی برکت سے کُل عالم نہایت تیزی سے دین حق کی تجلیات سی منور ہورہا ہے۔ سعید روحوں کی کروڑوں پر مشتمل فوجیں سالانہ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہورہی ہیں۔ کتاب اللہ کے غیرملکی زبانوں میں تراجم نے ہر ملک میں زبردست انقلاب برپا کردیا ہے اور ایم ٹی اے کی برکت سے ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ کے ایمان افروز نظارے دنیا کا ہر ملک اور ہر خطہ بچشم خود دیکھ رہا ہے مگر خدا کے قائم کردہ اس آسمانی نظام سے برگشتہ لوگ اپنی ذلت ورسوائی اور مجرم ہونے کا اعتراف بھی کررہے ہیں مگر خدائی سکیم سے فیضیاب ہونے کی بجائے خودساختہ ”نظام خلافت“ کی بحالی کی ایک صدی سے نت نئی مضحکہ خیز تجویزیں پیش کررہے ہیں اور عجیب وغریب نظریات ایجاد کررہے ہیں۔ مثلاً پاکستان کے ایک فاضل ادیب چوہدری رحمت علی صاحب نے مسلمانان عالم کی زبوں حالی کا دردانگیز نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ہے کہ :

”مسلمانوں کو اس کائنات کے مالک نے زمین پردے مارا تو کیوں...... مسلمانوں سے ایسی کیا خطا ہو گئی کہ اب معتوب ومغضوب یہودیوں سے ان کی ٹھکائی ہورہی ہے... کیا یہ سخت گناہ گار اور مجرم نہیں ہیں ۔اللہ تعالیٰ کی نہ مان کر یقیناً یہ مجرم ہیں اور اس جرم کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک مغضوب ومردود قوم کے حوالے کررکھا ہے“۔

پھر لکھا ہی : ”نظام خلافت کو تباہ کرنے پر تو پوری قوم مجرم ہے۔ مسلمانان عالم آج دنیا میں ذلت ورسوائی سے دوچار ہیں تو اسی لئے کہ انہوں نے دین حق سے روگردانی کررکھی ہے۔ حیف درحیف کس قدر نادان اور اپنے دشمن خود بنے ہوئے ہیں۔ حل اس کا ایک ہی ہے کہ نظام خلافت کو بحال کرکے پوری امت ایک جھنڈے تلے جمع ہوجائے...۔ او۔آئی۔سی کے ادارے کو خلافت کا درجہ دے کر کسی ایک شخص کے ہاتھ میں پوری امت کی باگ ڈور تھمادی جائے جو موزوں تو ہو۔

تمام مسلم ممالک کو صوبوں کی حیثیت دے کر اسلام کی ایک ایسی مملکت واحدہ ہو۔ یہی حل ہے ہماری تمام مشکلات ومسائل کا“۔

(روزنامہ ”دن“ لاہور۔ 21 رمئی 2002ء صفحہ 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ نے 28 ردسمبر 1946ء کو جلسہ سالانہ کے دوران مسلمان عالم کو ان کی بے راہ روی کے خوفناک نتائج پر انتباہ کرتے ہوئے کھلے الفاظ میں فرمادیا تھا کہ

جو چال چلے ٹیڑھی جو بات کہی الٹی
بیماری اگر آئی تم اس کو شفا سمجھے
کیوں قعر مذلت میں گرتے نہ چلے جاتے
تم بُوم کے سائے کو جب ظل ہما سمجھے
غفلت تری اے مسلم کب تک چلی جائے گی
یا فرض کو تُو سمجھے یا تجھ سے خدا سمجھے

☆...☆...☆

(الفضل انٹرنیشنل 26 جولائی 2002ء)

جماعت کے ساتھ نماز کے زیادہ ثواب میں حکمت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”انسان اکیلی نماز زیادہ پڑھتا ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز گو چھوٹی اور مختصر ہی ہو مگر اس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ امام کے ماتحت اعمال میں کس قدر زیادتی ہوتی ہے۔

پس یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے جو خدا نے ہم کو دی ہے مگر اس انعام میں ان الفاظ کو بھی یاد رکھو کہ ”دین کو دنیا پر مقدّم کروں گا“ بڑی ذمہ داری کا وعدہ ہے۔ یہ وعدہ کسی عام انسان کے ہاتھ پر نہیں بلکہ امام کے ہاتھ پر۔ نہیں! نہیں!! بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے وعدہ کرکے خلاف کرنے والا منافق مرتا ہے۔ پس ڈرنے اور رونے کا مقام ہے اور بڑے حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے انعام یاد کرکے مومن اس بات کو سوچے کہ ایک وقت آتا ہے وَاتَّقُوْا یَوْمًا۔ ایک وقت آتا ہے کوئی دوست، آشنا، اپنا، بیگانہ کچھ کام نہیں آتا۔ دنیا میں نمونہ موجود ہے۔ انسان بیمار ہوتا ہے تو ماں باپ بھی اس کی بیماری کو نہیں بٹا سکتے۔ یہ نمونہ اس بات کا ہے کہ یہ سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے وقت کوئی کام نہیں آتا۔ کسی کی سفارش اور جرمانہ کام نہیں آتا۔ اس لئے اس دن کے لئے آج سے ہی تیار رہو۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کو یاد کرکے محبت الٰہی کو زیادہ کرو اور غفلتوں اور کمزوریوں کو چھوڑ دو اور اپنے وعدوں پر لحاظ کرو کہ ”دین کو دنیا پر مقدّم رکھیں گے“۔ رنج وراحت، عُسر یُسر میں قدم آگے بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بھائیوں سے محبت کریں گے۔“ (خطبات نور صفحہ 13-12)

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 451

مکرم مصعب شویری صاحب (3)

گزشتہ دو قسطوں میں ہم نے مکرم مصعب شویری صاحب آف شام کے خاندان کے احمدیت کی طرف ایمان افروز سفر کا کچھ احوال نذرِ قارئین کیا تھا۔ اس قسط میں اس سفر کے باقی واقعات پیش کئے جائیں گے۔

مکرم مصعب شویری صاحب لکھتے ہیں:

مجھے ترکی میں پہنچے ابھی چار ماہ ہی ہوئے تھے کہ شام سے میرا بھائی، بھابھی، دو برادرِ نسبتی اور میرا ہم زلف اپنی اہلیہ کے ساتھ ترکی پہنچ گئے۔ ترکی میں ہر طرف سے سیرین لوگ آرہے تھے اور کام ملنا بہت مشکل تھا اور جو ملتا تھا اس کی اجرت بہت کم تھی۔ اسی طرح علیحدہ گھر ملنا بھی بہت مشکل تھا اور اگر مل جاتا تو اس کا کرایہ دینا اس سے بھی زیادہ مشکل تھا۔ ان حالات کی وجہ سے یہ شام سے آنے والے میرے رشتہ دار میرے ساتھ میرے گھر میں ہی رہنے لگے۔ مَیں، میرا بھائی اور میرا ہم زلف کچھ نہ کچھ کماتے تھے لیکن ہر ماہ کے آخر پر سب کے ہاتھ خالی ہو جاتے تھے۔ کئی ماہ تک جب یہ سلسلہ جاری رہا تو ہم نے سنجیدگی سے کسی اور ملک میں جانے کے بارہ میں سوچنا شروع کر دیا۔

زندگی اور موت کا سفر

ہمیں یہ خبریں تو پہنچ رہی تھیں کہ بعض یورپین ممالک نے سیرین مہاجرین کو کھلے دل سے قبول کرنا شروع کر دیا ہے لیکن اس کے لئے ان ممالک تک پہنچنے کا مشکل ترین مرحلہ طے کرنا ہر ایک کا انفرادی کام تھا۔ اس کے لئے لوگوں نے جب سمندری راستوں کے ذریعہ یورپین ممالک کو طرف جانا شروع کیا تو کئی لوگ راستے میں حادثات کا شکار ہو گئے اور جب ان مہاجرین کی ہولناک موت کی خبریں آئیں تو پھر کئی ممالک نے ترکی وغیرہ میں موجود سیرین پناہ گزینوں کو باضابطہ طور پر امیگریشن دینے کا اعلان کیا۔

بہر حال میں ان دنوں کی بات کر رہا ہوں جب لوگ ان ممالک تک پہنچنے کا مشکل ترین مرحلہ خود طے کرنے کی کوشش میں تھے۔ ہمیں بتایا گیا کہ ترکی اور یونان کے مابین ایک مقام پر ایک دریا ہے جسے پار کر کے یونان پہنچا جاسکتا ہے اور پھر وہاں سے یورپ کے کسی بھی ملک کی طرف سفر کرنا ممکن ہو سکے گا۔

ہم نے رختِ سفر باندھا اور بیوی بچوں کو لے کر اس دریا کی جانب چل نکلے۔ ہم کل گیارہ افراد تھے اور ہمارے پاس ربڑ کی ایک ہی کشتی تھی جس پر ایک وقت میں چار افراد سوار ہو سکتے تھے۔ کئی دنوں تک سامان اٹھائے زرعی اراضی اور جنگلی علاقوں میں تکلیف دہ سفر کرنے کے بعد بالآخر ہم اس دریا تک جا پہنچے۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ کوئی معمولی سا دریا ہوگا لیکن یہ تو خاصا وسیع دریا تھا اور اس میں پانی بہنے کی رفتار بہت تیز تھی جسے دیکھتے ہی ہمارا دل بیٹھ گیا۔

ہم میں سے سب سے ماہر پیراک کو ہم نے رسی سے باندھ کر اس دریا کو پار کرنے کے لئے اتارا تو وہ پانی کے تیز بہاؤ کا مقابلہ نہ کر سکا اور ہمیں مجبورًا رسّی کھینچ کر اسے نکالنا پڑا۔

اس کے بعد قرعہ میرے، میرے بھائی عبد اللہ اور ایک اور دوست کے نام نکلا کیونکہ ہم پیراکی جانتے تھے۔ ہم نے دوسری سائیڈ پر پہنچ کر باقی احباب کو باری باری منتقل کرنا تھا۔ ہم نے تیرنا شروع کیا اور بہت سی مشکلات کے بعد بالآخر تھک ہار کر دوسرے کنارے پر تو پہنچ گئے لیکن دریا کے تیز بہاؤ کی وجہ سے اس ٹارگٹ سے کئی سو میٹر دور چلے گئے جو ہم نے تیرنے سے قبل مقرر کیا تھا۔

میں نے باقی دو احباب سے کہا کہ تم واپس جاؤ اور دوسروں کو لانے کی کوشش کرو اور میں یہاں سے راستہ تلاش کرتا ہوں۔ میں نے وہاں گھاس پھوس اور درختوں کے جھنڈ کاٹ کر راستہ بنانے کی کوشش کی کہ اسی اثناء میں واپس جانے والے دونوں بھائیوں نے لائٹ کے ذریعہ اور بول کر بھی مجھے پیغام بھیجا کہ ان میں واپس آنے کی ہمت نہیں ہے اس لئے اب وہ اگلے روز کوشش کریں گے۔ گو کہ میں ابھی بھی ترکی کی حدود میں تھا لیکن مجھے اگلے روز تک اسی جھاؤ اور درختوں میں چھپ کر رہنا تھا تا دیگر احباب بھی آجائیں تو ہم یونان کی حدود میں داخل ہوں۔

میں ساری رات وہاں سے راستہ ہی تلاش کرتا رہا تا آنکہ صبح ہو گئی اور بارڈر سیکیورٹی نے پٹرولنگ شروع کر دی۔ پٹرولنگ کے دوران انہوں نے دریا کے قریب موجود باقی احباب کو گرفتار کر لیا۔ ان میں سے کچھ سیکیورٹی والے میری طرف بھی آئے تو میں نے ان کی منتیں کیں کہ مجھے بھی گرفتار کر لو اور واپس لے جاؤ کیونکہ میری فیملی کے لوگ بھی گرفتار ہو چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے میری ایک نہ سنی بلکہ وہ خود مجھے کہتے جاتے تھے کہ تم یونان کے قریب پہنچ چکے ہو ادھر چلے جاؤ۔ میرا ایک ساتھی وہاں پر اپنے کپڑے چھوڑ گیا تھا میں نے وہ سب ہی پہن لئے اور سوچا کہ اگر میں یہیں بیٹھا رہا تو مر جاؤں گا۔ واپس جانے کے لئے دوبارہ دریا پار کرنا تو ناممکن تھا، اس لئے مجھے یہاں سے بہر حال آگے کو ہی نکلنا تھا۔ چنانچہ میں نے قد آدم گھاس اور درختوں کی شاخوں اور کانٹوں کے درمیان سے راستہ تلاش کرنا شروع کیا لیکن بمشکل دس میٹر کا فاصلہ طے کیا تھا کہ میری ہمت جواب دے گئی۔ میں نے ایک درخت پر چڑھ کر آگے کی طرف دیکھا تو دور دور تک کہیں کوئی راستہ دکھائی نہ دیا۔

میرے جسم کے ذرے ذرے میں تھکان خیمہ زن تھی اور میرے ہاتھ پاؤں پھول چکے تھے اور موت مجھے اپنے سامنے نظر آرہی تھی۔ میں وہاں گر گیا اور نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ بآواز بلند دعا کی اے خدایا! اے مجبوروں اور بے سہاروں کی دعائیں سننے والے خدا! مجھے اس جگہ سے اپنے فضل سے نکال لے اور یہاں گمنامی کی موت مرنے سے بچا لے۔

مجھے اس دعا کی قبولیت کا یقین ہو گیا اور اس بات نے میرے جسم میں نئی روح پھونک دی جس کی بدولت میں نے مزید آگے راستہ بنا کر چلنا شروع کر دیا۔ بالآخر گرتے پڑتے تقریباً چھ گھنٹے کی جدوجہد کے بعد مجھے ایک راستہ دکھائی دیا۔ وہاں پر پہنچ کر میں نے سکھ کا سانس لیا اور پھر کچھ دیر اس راستے پر چلنے کے بعد مجھے بارڈر سیکیورٹی کی ایک چوکی نظر آئی۔ وہاں جا کر میں نے اپنی کہانی سنائی اور ان سے ترکی واپس بھجوانے کی درخواست کی۔ میں نے ذکر کیا تھا کہ سیرین مہاجرین کے لئے یورپین ممالک میں ایک نرم گوشہ تو موجود تھا اس لئے انہوں نے مجھے واپس ترکی بھجوا دیا اور وہاں ترکی پولیس نے مجھے پکڑا اور اسی کیمپ میں بھیج دیا جہاں میری فیملی اور دیگر افراد کو ایک روز قبل پکڑ کر لے آئے تھے۔ یوں اللہ نے اپنے فضل سے ہمیں دوبارہ ملا دیا۔

سفر یورپ میں کامیابی

ایک ہفتہ ہمیں وہیں پر کیمپ میں رکھنے کے بعد رہا کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد باقی احباب تو سفر سے تائب ہو گئے لیکن میں اپنے ترکی میں بدترین معاشی حالات کے پیش نظر وہاں سے نکلنے پر مصر رہا۔

چند دنوں کے بعد ہی ہمیں یورپ کی طرف جانے والی کشتی میں جگہ مل گئی۔ بیس پچیس افراد کو لے جانے والی اس کشتی میں ہم پچاس سے زائد افراد تھے اور سمندر میں دور دور تک سوائے خدا کے کوئی معین و مددگار نہ تھا۔ اس سفر کی لمبی داستان کو میں مختصر کرتے ہوئے اتنا کہتا ہوں کہ راستے میں کشتی کا انجن تین بار بند ہو گیا۔ دو بار تو اسے ٹھیک کرنے میں معجزانہ طور پر کامیابی ہوئی لیکن تیسری بار انجن بند ہونے کی وجہ ایسی تھی جس کا ہمارے پاس کوئی توڑ نہ تھا۔ اس بار اس کا تیل ختم ہو گیا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر سب نے شور مچانا شروع کر دیا اور قریب تھا کہ اس افراتفری کی وجہ سے کشتی الٹ جاتی۔ یہ دیکھ کر میں نے سب سے کہا کہ یہ وقت دعا کا ہے اور پھر ہم نے ایسی پُرسوز دعا کرتے ہوئے کہا کہ اے خدایا تو بنی اسرائیل کے بارہ میں جانتا تھا کہ انہوں نے سمندر پار کرنے کے بعد تیرے حکموں کی نافرمانی کرنی ہے پھر بھی جب انہوں نے اخلاص کے ساتھ تجھے پکارا تو تُو نے انہیں بچا لیا، ہم بھی گنہگار ہیں اور آگے بھی ہم سے غلطیاں سرزد ہوں گی لیکن اس وقت اخلاص کے ساتھ تیرے حضور جھکتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہمیں اِس مشکل سے نکال۔

دعا کے بعد کشتی کے پٹرول کا ٹینک ہلایا جلایا تو اس کے پیندے میں آدھا لیٹر پٹرول نکل آیا۔ لیکن یہ بھی ناکافی تھا۔ تاہم انجن اسٹارٹ کیا تو کشتی چل نکلی۔ خدا کا ایسا فضل ہوا کہ کچھ دیر کے بعد ہی ہم ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے ہمیں کچھ مچھیرے نظر آئے گو کہ وہ بہت دور تھے لیکن ہمارے اشاروں کو انہوں نے سمجھ لیا اور ایک مچھیرا کشتی دوڑاتا ہوا کچھ دیر میں ہم تک پہنچ گیا اور ہماری کشتی کو اپنی کشتی سے باندھ کر کنارے تک لے گیا۔ سب خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اترے اور زمین پر سجدہ ریز ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل اور نعمت کا شکر ادا کیا۔

بہر حال تقریباً دس دن کے سفر میں مختلف ملکوں سے ہوتے ہوئے ہم جرمنی پہنچ گئے۔ جرمنی میں ہمیں ہر سہولت دی گئی اور تین ماہ کے عرصہ میں ہمیں گھر بھی مل گیا۔ وَلِلّٰہِ الحمد۔

جلسہ سالانہ اور لقائے حبیب

اس کے بعد وہ دن بھی آ گیا جس کا ہمیں مدتوں سے انتظار تھا۔ یعنی خلیفۂ وقت کی زیارت اور اس جلسہ میں شمولیت جس میں خلیفۂ وقت شامل ہوتے ہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسا جلسہ پہلی بار دیکھا تھا۔ ہزاروں کے مجمع کے کھانے پینے اور ٹھہرنے کے منظم بندوبست کے علاوہ سوال و جواب کی مجالس اور علمی و تربیتی موضوعات پر غیر معمولی تاثیر والے خطابات اور تہجد و نمازوں میں رقت آمیز مناظر اس اجتماع کو ایک غیر معمولی روحانیت سے معمور کر رہے تھے۔ ایسے لگتا تھا یہ جنت نما کوئی مقام ہے جہاں ہمیں تین روز کے لئے ٹھہرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

جلسہ کے بعد وہ گھڑی بھی آ پہنچی جس کا ہر احمدی کو بشدت انتظار ہوتا ہے۔ یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہماری ملاقات کا دن بھی آ گیا۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے اجتماعی ملاقات ہوئی جس کے بعد ہر فیملی کی حضور انور کے ساتھ علیحدہ تصویر ہوئی۔ حضور انور کی مبارک مجلس میں گزارے جانے والے یہ مختصر لمحات میری زندگی کے خوبصورت ترین لمحات تھے۔

ایک افسوسناک حادثہ

شروع سال 2017ء میں ایک ایسا حادثہ پیش آیا جس نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا۔ سیریا کے برے حالات کے باوجود میری اہلیہ کے والدین ابھی ہماری آبائی بستی خُوش عرب میں ہی رہ رہے تھے۔ جنوری کے دوسرے ہفتے میں ایک رات گیس سے چلنے والا ہیٹر کھلا رہ گیا اور اس کی گیس پورے گھر میں پھیل گئی۔ صبح کے وقت میری ساس مکرمہ سعدہ برتاوی صاحبہ ہیٹر کو چلانے کے لئے آئیں اور جونہی آگ جلانے کی کوشش کی تو ایک بڑا دھماکہ ہوا اور وہ آگ کی لپیٹ میں آگئیں۔ اس حادثے میں ان کے جسم کا اکثر حصہ متاثر ہوا۔ گھر میں موجود میرے سسر اور سالی بھی آگ کی لپیٹ میں آئے، گھر کے دروازے اور کمرے کی ایک دیوار بھی گر گئی۔ انہیں ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں بظاہر ان کی حالت سنبھل گئی اور ہماری ان سے بات بھی ہو گئی۔ ایک ہفتے کے بعد انہیں ہارٹ اٹیک ہو گیا جس میں وہ جانبر نہ ہو سکیں اور محض 42 سال کی عمر میں اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

انہوں نے اپنے خاوند کے بعد 2004ء میں بیعت کی تھی لیکن اخلاص و وفا میں اپنے خاوند اور بچوں سے بہت آگے تھیں۔ بہت نیک، پارسا اور ہمدرد خاتون تھیں۔ ان کے میاں کو جب کسی کے ساتھ کوئی نیکی کرنے کا خیال آتا اور وہ اپنی اہلیہ سے اس کے بارہ میں بات کرتے تو وہ بتاتیں کہ مجھے بھی یہی خیال آیا تھا اور مَیں نے اس یقین سے اس پر عمل کر دیا ہے کہ آپ مخالفت نہیں کریں گے۔ خاوند ابھی سوچ رہا ہوتا تھا اور یہ نیکی کر چکی ہوتی تھیں۔

میرے سسر 2009ء سے 2013ء تک گرفتار رہے اور اس دوران میری ساس نے بہت محنت کر کے بچوں کا پیٹ پالا اور گزشتہ قرض بھی ادا کئے۔

جب ہم ترکی سے یورپ جانے کی کوشش کر رہے تھے تو ہمارے ہاتھ میں اس سفر کے لئے معقول رقم نہ تھی۔ اس دوران ہمارے ہاں بیٹے کی پیدائش بھی ہوئی تھی۔ چنانچہ میری ساس اپنے ایک بیٹے کو لے کر سیریا سے ترکی آئیں اور اپنے نواسے کو بھی دیکھا اور ایک خطیر رقم ہمارے حوالے کر دی اور پھر ہماری روانگی سے ایک روز قبل سیریا واپس چلی گئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور نے ازراہ شفقت 24 فروری 2017ء کے خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر خیر فرما کر ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی رحمت کی ردا میں ڈھانپ لے اور ہمیں اور ہماری اولادوں کو جماعت اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

... ...(**باقی آئندہ**)

خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی حیثیت سے جماعت کے ہر فرد پر خلافت کی ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اگر جماعت اس ذمہ داری کو ادا کرے تو تمام افراد کی یہ خلافت اجتماعی شکل میں ایک ذات میں مرتکز ہو کر ایک عظیم الشان طاقت بن جاتی ہے جس کا دنیا تصور بھی نہیں کر سکتی۔

جماعت احمدیہ کا مجموعی تقویٰ، جماعت احمدیہ کی مجموعی ذمہ داری وہ قوت ہے جو خلیفۂ وقت کو حاصل ہوتی ہے اور اس قوت کا پھر ساری دنیا میں دوبارہ انتشار ہوتا ہے۔

من حیث الجماعت خلافت اس وقت تک ہے جب تک یہ خلافت مرتکز ہے ایک خلیفہ کے وجود میں اور یہ وجود وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے تصرف کے تابع آپ کا نمائندہ بنا دیتا ہے یا اپنا نمائندہ بنا دیتا ہے۔

(آیت استخلاف (سورۂ نُور:56) کی پُر معارف تفسیر۔ خلافت کی عظمت و اہمیت اور اس سے وابستگی کے تقاضوں کا رُوح پرور بیان)

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ۔ فرمودہ یکم اپریل 1984ء

یکم اپریل 1984ء کو مجلسِ شوریٰ مرکزیہ (ربوہ) کے اختتامی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جو خطاب فرمایا اس کا متن ہدیۂ قارئین ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے آیت استخلاف کی تلاوت فرمائی:۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ (النور:56)

اور پھر فرمایا:

’’سورۂ نور کی یہ آیت جو آیت استخلاف کے نام سے معروف ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کے سامنے بار بار پڑھی جاتی ہے۔ اس کا جماعت احمدیہ کی زندگی اور مستقبل کے ساتھ چونکہ ایک بہت ہی گہرا تعلق ہے اس لئے اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اسے بار بار جماعت کے سامنے پیش کرتے رہنا چاہئے۔

آج مَیں اس کے جس پہلو کے متعلق خصوصیت کے ساتھ کچھ کہنا چاہتا ہوں اُس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی ایک موقع پر توجہ دلائی تھی اور وہ یہ ہے کہ اس آیت میں ساری جماعت ہی خلیفۃ اللہ بن جاتی ہے اور ہر وہ شخص جو خلافت پر ایمان رکھتا ہے اور عمل صالح کرتا ہے یہ آیت اس کو بتاتی ہے کہ تم اس دنیا میں اللہ کے خلیفہ ہو اور من حیث الجماعت یہ خلافت مرتکز ہو جاتی ہے ایک ذات میں جس کو ہم خلیفۃ المسیح کہتے ہیں۔

پس اس آیت میں انتشار بھی ہے اور ارتکاز بھی ہے۔ یعنی پہلے یہ مضمون ساری جماعت پر پھیل جاتا ہے اور ہر فرد جماعت جو ان شرائط کو پورا کرتا ہے وہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے اس نقطۂ نگاہ سے کہ وہ خدا کے پروگرام کو جو وہ اس دنیا میں جاری کرنا چاہتا ہے اس کو جاری کرنے کے لئے ذمہ داری میں پوری طرح شریک ہے۔ اس لحاظ سے وہ خلیفہ ہے کیونکہ وہ دنیا کے سامنے خدا تعالیٰ کے نمائندہ کے طور پر پیش ہو رہا ہے اور اس پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ دنیا کو ایسا نمونہ دکھائے کہ جس کے نتیجہ میں دنیا یہ سمجھے کہ جس ذات نے اس کو خلیفہ بنایا ہے وہ ذات بہت بڑی خوبیوں کا مجموعہ ہوگی۔ یہ نمونہ جو ایک بہت ہی معمولی حیثیت رکھتا ہے اگر اُس کی خوبیوں کا یہ حال ہے تو جس کا یہ نمائندہ ہے اس کے حسن کا تو کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

پس **خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی حیثیت سے جماعت کے ہر فرد پر خلافت کی ایک ذمہ داری عاید ہوتی ہے اور اگر جماعت اس ذمہ داری کو ادا کرے تو تمام افراد کی یہ خلافت اجتماعی شکل میں ایک ذات میں مرتکز ہو کر ایک عظیم الشان طاقت بن جاتی ہے جس کا دنیا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ ہر شخص اس آیت کے پیش نظر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور خدا تعالیٰ کا نمائندہ بننے کی اس دنیا میں کوشش کرے تو اس کے نتیجہ میں تقویٰ کا جو قطرہ قطرہ اکٹھا ہو کر اجتماعی شکل میں خلافت کی صورت میں دنیا کے سامنے آئے گا وہ ایک عظیم الشان طاقت ہے اور اس کی طرف ہمیں خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہئے۔**

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ میں سارے صیغے جمع کے استعمال ہوئے ہیں اور جمع کے صیغہ میں یہی حکمت ہے کہ ایک خلیفہ ہو تب بھی وہ اکیلا خدا کا نمائندہ نہیں ہے۔ ساری قوم خدا کی نمائندہ ہے خواہ مرکزی حیثیت سے اس نمائندگی کو ادا کرنے کے لئے ایک ذات میں وہ نمائندگی مجتمع ہو جائے۔

امر واقعہ یہی ہے کہ اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختلف اوقات میں مختلف خلفاء نے مختلف رنگ میں اس بات کو ظاہر کیا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا فقرہ تھا کہ تم سب کو خدا تعالیٰ نے نمائندہ بنایا اور پھر سب کو باندھ کر میرے ہاتھ میں اکٹھا کر دیا۔

(ماخوذ از حیات نورؔ۔ باب ہفتم صفحہ 526)

یہ وہی بات ہے اور آیت استخلاف کی ایک تفسیر ہے کہ تم سب کو خدا نے خلیفہ بنایا اور پھر اپنی قدرت کے زور سے باندھ کر میرے ہاتھ پر تمہیں اکٹھا کر دیا ہے اس لئے اب میں خدا کا نمائندہ ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یہی بات تفصیل سے بیان فرمائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اس بات کو یوں بیان کیا کرتے تھے۔ جب بیرونی سفروں میں بعض لوگ سوال کیا کرتے تھے کہ جماعت میں خلیفہ کی کیا حیثیت ہے؟ تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ خلیفہ اور جماعت میں کوئی فرق نہیں۔ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

(ماخوذ از خطبات ناصر جلد 7 صفحہ 388 خطبہ بیان فرمودہ 25 اگست 1978ء)

یہی وہ بات ہے جو آیت استخلاف کی روح سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے حقیقت یہ ہے کہ **جماعت احمدیہ کا مجموعی تقویٰ، جماعت احمدیہ کی مجموعی ذمہ داری وہ قوت ہے جو خلیفۂ وقت کو حاصل ہوتی ہے اور اس قوت کا پھر ساری دنیا میں دوبارہ انتشار ہوتا ہے۔ اس لئے اس طرف بڑی توجہ کی ضرورت ہے اور انفرادی معیار تقویٰ کو اس احساس ذمہ داری کے ساتھ بڑھانے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے ہر شخص کو قرآن کریم کی یہ آیت خدا کا نمائندہ قرار دے رہی ہے اور جماعت کو من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ بنایا گیا ہے۔**

اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس آیت میں اس کا جو نتیجہ ظاہر فرمایا گیا اگر یہ خلافت قائم ہو جائے اور جس طرح اللہ تعالیٰ اس خلافت کو قائم فرمانا چاہتا ہے اس روح کے ساتھ قائم ہو جائے تو اس کے کچھ طبعی نتیجے نکلیں گے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔ پہلے یہ رکھا کہ دین کو تمکنت نصیب ہوگی۔ یعنی اگر تم اس دنیا میں واقعۃً اللہ کے خلیفہ بن جاؤ گے تو تمہارے دین کو خدا تعالیٰ تمکنت عطا فرمائے گا۔

دین کو تمکنت عطا کرنے کے کیا معنے ہیں؟ عربی لغت کے لحاظ سے اقتدار کو تمکنت کہتے ہیں۔ غلبہ کو تمکنت کہتے ہیں۔ خوف کو دُور کرنے اور امن میں آجانے کو تمکنت کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے یہ جو محاورہ استعمال کیا ہے عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٌ خدا تعالیٰ کے عرش کے پاس یعنی خدا تعالیٰ کی شان کے قریب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے اور یہ بے خوف مقام ہے۔ ایسا مقام ہے جس میں غلبہ بھی شامل ہو جاتا ہے، جس میں مقتدرت شامل ہو جاتی ہے، جس میں بے خوفی شامل ہو جاتی ہے۔ پس اصل میں تمکنت کا تصور ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے پھر آگے مومنین کی جماعت کو نصیب ہوتا ہے۔

تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ اس مقام کے بعد پھر یہ کیوں فرمایا گیا کہ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا جب تمکنت نصیب ہو جائے جو بظاہر خوف دُور ہونے کے بعد نصیب ہونی چاہئے۔ خوف دور ہونے کا مقام انسانی عقل جب سوچتی ہے تو تمکنت سے پہلے رکھتی ہے۔ اس سے بھی معلوم یہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کا یہ خاص اسلوب ہے اور بھی بہت سی جگہ اس قسم کے اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے جس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ کسی بندے کا کلام نہیں۔ چنانچہ انسانی سوچ جو ترتیب مقرر کرتی ہے کلام الٰہی اس ترتیب کو بدل دیتا ہے۔ انسانی سوچ کا جو بہترین حصہ ہے وہ بھی جب کوئی ترتیب سوچتا ہے تو خدا تعالیٰ اس ترتیب کو بدل کر ایک نئی ترتیب میں ڈھال دیتا ہے اور اس وقت غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہی ترتیب درست ہے جو کلام الٰہی میں پیش کی گئی ہے اور کسی بندہ کا یہ کلام نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی صورت میں بیان فرمایا جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لئے کی تھی۔ اس دعا میں یہ مانگا گیا تھا کہ اے خدا! وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ۔ (البقرۃ:130)

اس میں تزکیہ کو سب سے آخر پر رکھا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا صاحبِ علم و رشد نبی بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ آپ کو نبوت میں بہت عظیم مقام حاصل ہے۔ دعا کرتے وقت جو ترتیب انسانی ذہن نے بلکہ اس انسانی ذہن نے قائم کی جو وحی سے صیقل کیا گیا تھا اور بہت اعلیٰ درجے پر پہنچ چکا تھا اس انسانی ذہن نے جو ترتیب سوچی وہ خدا کے نزدیک صحیح نہیں تھی۔ چنانچہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور اس کے مقام کو ظاہر کرنے کے لئے خدا نے یہ ترتیب بدل دی۔ فرمایا: هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ (سورۃ الجمعہ:3) یہ علم و حکمت کے بعد تزکیہ نہیں کرتا اس کا مقام اس سے بلند تر ہے جو مانگا گیا تھا۔ اس میں ایسی عظیم قوت قدسیہ ہے کہ یہ اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ علم و حکمت سکھائے تب جا کر تزکیہ کرے۔ یہ اپنی ذات سے اور اپنے نمونے سے پہلے تزکیہ کر دیتا ہے۔ اور تزکیہ کرنے کے بعد علم و حکمت سکھاتا ہے۔ اس میں اور بھی بڑے لطیف معنی ہیں جو پہلے بھی بیان ہو چکے ہیں اور آئندہ بھی بیان ہوتے رہیں گے۔

اس وقت مَیں صرف یہ مثال دے رہا ہوں کہ انسانی سوچ جو ترتیب ذہن میں لاتی ہے اور انسان جس طرح سوچتا ہے اور انسانوں میں سے جو بہترین سوچنے والے ہیں ان کی ترتیب میں بھی کوئی نہ کوئی کمزوری رہ جاتی ہے اور کلام الٰہی اس کو درست کرتا ہے۔ چنانچہ آیت استخلاف میں بھی یہی دیکھنے میں آتا ہے۔ اگر انسان کا کلام ہوتا تو یہ کہتا کہ پہلے وہ تمہارے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ ایک خلافت کے بعد خوف کا مقام ہوتا ہے اور یہی لگتا ہے کہ یہاں پہلے یہ ذکر ہونا چاہئے کہ خوف کو امن میں بدل دے گا اور تمکنت میں تو خوف ہے ہی نہیں کیونکہ تمکنت نام ہے اس مقام کا جو بے خوفی پیدا کرتی ہے تو بعد میں کس خوف کا ذکر ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اگر آپ دوبارہ اس آیت کو ذہن نشین کر کے جو مَیں مضمون بیان کرتا ہوں اس کے ساتھ چلیں تو آپ کو سمجھ آ جائے گی کہ اس میں کیا حکمت ہے۔ **خلافت کے نتیجہ میں لامتناہی ترقیات نصیب ہوتی ہیں،** ترقی کی کوئی ایک منزل نصیب نہیں ہوتی۔ اور ترقی

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہم جو احمدی کہلاتے ہیں حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں

اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں یقیناً مومنوں کے لئے جائز ہیں بشرطیکہ جائز ذریعہ سے حاصل کی جائیں اور وہ دین کے راستے میں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے راستے میں روک نہ بنیں۔ عبادتوں میں روک نہ بنیں۔

حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔

قرآن و حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں دنیاوی لہو و لعب اور تفاخر اور تکاثر فی الاموال والاولاد میں مبتلا ہونے سے بچنے اور حسنات الدنیا کے حصول کے بارہ میں اہم نصائح

مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم عبداللہ صاحب آف خانپور ضلع رحیم یار خان اور مکرمہ پروفیسر طاہرہ پروین ملک صاحبہ آف لاہور کی شہادتوں کا تذکرہ۔ ہر دو شہداء کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05 مئی 2017ء بمطابق 05 ہجرت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ (الحدید: 21) اس کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چُورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں ایسے دنیاداروں کے لئے سخت عذاب مقرر ہے اور بعض کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ اس طرف توجہ دلائی ہے بلکہ تنبیہ کی ہے کہ اس دنیا کی ظاہری زندگی اور اس کی آسانیاں، اس کی آسائشیں، اس کا مال و متاع یہ سب عارضی چیزیں ہیں اور ان کی حیثیت کھیل کود اور دل بہلاوے کے سامان سے زیادہ کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے غافل اور اپنی زندگی کے مقصد سے غافل انسان تو ان چیزوں اور ان باتوں کی طرف جھک سکتا ہے جو دنیاداری کی باتیں ہیں لیکن ایک مومن جس کے اعلیٰ مقاصد ہیں اور ہونے چاہئیں وہ ان باتوں سے بہت بلند ہے اور بلند ہو کر سوچتا ہے۔ اور اعلیٰ مقاصد کو اور اللہ تعالیٰ کے قُرب اور اس کے پیار کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم جو اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آئے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت میں شامل ہونے اور آپ کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں ہماری سوچ یقیناً بہت بلند ہونی چاہئے۔ ہم جو احمدی کہلاتے ہیں حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں بلکہ دنیا جو آجکل ان لذات میں گرفتار ہے اور قدم قدم پر شیطان نے اپنے ایسے اڈے بنائے ہوئے ہیں جو ہر شخص کو جو اس دنیا میں رہتا ہے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اس سے پوری کوشش کر کے ہمیں بچنا چاہئے۔ ہمارا مقصد دنیاوی دولت کے حصول کے لئے اور دنیاوی لذات سے فائدہ اٹھانا کبھی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان چیزوں کا انجام اچھا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دنیاوی چیزوں کی مثال دیتے ہوئے فرماتا ہے یہ پھلنے پھولنے والی فصل کی طرح ہیں مگر آخر کو سوکھ کر چُورا ہو جاتی ہیں اور تیز ہوائیں اس کو اڑا کر لے جاتی ہیں۔ اسی طرح دنیاداروں کا انجام ہوتا ہے۔ نہ ان کے اموال کی کثرت، ان کے مال و دولت ان کے کام آتے ہیں۔ نہ ان کی اولادیں ان کے کام آتی ہیں۔ بعض تو اس دنیا میں ہی اپنے مال و اولاد سے محروم ہو جاتے ہیں اور اگر کسی کا ظاہری انجام دنیاوی لحاظ سے بہتر لگتا بھی ہے تو آخرت میں جو اُن کا حساب کتاب ہونا ہے وہ صرف دنیاوی لہو و لعب میں پڑنے کی وجہ سے اور خدا تعالیٰ اور دین کا خانہ خالی چھوڑنے اور خالی ہونے کی وجہ سے اور اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دینے کی وجہ سے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ ہاں بعض کی بعض نیکیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ کر ان سے مغفرت کا سلوک فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ اس کے تحت بعض لوگ اپنی بعض نیکیوں کی وجہ سے اس کی رضا، رضائے الٰہی حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تم یہ یاد رکھو کہ اس زندگی کو سب کچھ نہ سمجھو۔ اصل زندگی مرنے کے بعد کی زندگی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، انجام بخیر کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کے حکموں پر چلنا ضروری ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے، اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلے تو نہ صرف انجام بخیر ہوتا ہے بلکہ یہ دنیا بھی اسے حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ تم اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی دنیاوی نعمتوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ لیکن اللہ تعالیٰ یہ ضرور فرماتا ہے کہ ان دنیاوی چیزوں کے حصول میں اتنا نہ ڈوب جاؤ کہ تمہیں دینی فرائض اور اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہی نہ رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے''۔ (صرف دنیا ہی ان کے مدنظر نہیں ہوتی۔ اور جب یہ نہیں ہوتا تو فرمایا کہ) ''اور دنیا ان کی خادم اور غلام ہو جاتی ہے'' اور پھر فرماتے ہیں۔ ''جو لوگ برخلاف اِس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کر لیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 317۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ بات جو آپ نے فرمائی یہ صرف اس زمانے کی یا پرانی بات نہیں ہے بلکہ آجکل بھی جبکہ خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا کا مالی نظام بڑا مستحکم ہے اور نہ صرف یہ بلکہ بڑے بڑے بینک بھی موجود ہیں۔ اس کے باوجود یہ ہوتا ہے کہ بینکوں کے سہارے کاروبار اور تجارت کرنے والے اپنے کاروباروں اور تجارتوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ بینک بھی انتہائی نقصان پر جانا شروع ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں روز خبریں آ رہی ہوتی ہیں۔ کہیں بینکوں نے اپنے ملازمین کو نکال دیا ہے، اس میں کمی کر رہے ہیں۔ کہیں شہروں میں اپنی برانچیں بند کر رہے ہیں۔ بڑی بڑی کمپنیاں اپنے ملازمین کو فارغ کرتی ہیں۔ کئی کمپنیوں کو ان کے ملازمین اور پھر بینک بھی جنہوں نے قرضے دیئے ہوتے ہیں عدالتوں میں گھسیٹتے ہیں جہاں ان کو اپنے کاروباروں کو دیوالیہ ثابت کرنا پڑتا ہے۔ اپنے آپ کو bankrupt ڈیکلیئر (declare) کرنا پڑتا ہے۔ ان کی جائیدادیں فروخت ہو جاتی ہیں اور وہ کوڑی کوڑی کے محتاج بھی ہو جاتے ہیں۔ 2008ء میں جو معاشی انحطاط ہوا اس کے اثرات ابھی تک چل رہے ہیں۔ بڑے بڑے کاروبار دیوالیہ ہو گئے حتی کہ حکومتیں بھی متاثر ہوئیں۔ تیل پیدا کرنے والے ممالک سمجھتے تھے کہ ہماری یہ دولت کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتی لیکن ہو گئی۔ ہوا کیا ان کے ساتھ؟ وہاں بھی حکومتوں کو اپنے اخراجات کم کرنے پڑے۔ اپنے ملازموں کو نکالنا پڑا۔ مسلمان ملکوں کی بدقسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جس دولت سے نوازا اسے وہاں کے بادشاہوں اور حکمرانوں اور سیاسی لیڈروں نے بجائے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنانے کے اپنی عیاشیوں میں لٹایا اور لٹا رہے ہیں۔ جس تیل کی دولت اور دوسری دولت سے انسان کو بچانے اور غریب مسلمان ملکوں اور دوسرے ملکوں کو بھی پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کرتے، اپنے ملکوں کے بھوکوں اور ننگوں کی بھوک اور ننگ ختم کرتے، اس طرف انہوں نے توجہ نہیں دی اور اپنی تجوریوں کو بھرنے میں مصروف ہو گئے اور ابھی تک یہی حال ہے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ دنیا کے سامنے بھی ذلیل ہو رہے ہیں لیکن سمجھتے نہیں اور اس آخرت پر بھی نظر نہیں کر رہے جس کے عذاب سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے جو سخت اور ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

بہرحال اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا کی دولت چاہے وہ افراد سے تعلق رکھنے والی ہے یا بڑے بڑے بزنس مَین یا بزنس کی کمپنیوں سے تعلق رکھنے والی ہے یا اس سے حکومتوں کا تعلق ہے۔ اس کا غلط استعمال اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں لاتا ہے۔ چاہے تو وہ اس دنیا میں اور اگلے جہان میں دونوں جگہ عذاب دے۔ چاہے تو لوگ اس دنیا میں عارضی فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور وہ اگلے جہان میں عذاب دے۔

پس بڑے خوف کا مقام ہے جو ہر عقلمند انسان کو ایک حقیقی مسلمان کو، خاص طور پر اس کو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور صرف ظاہری طور پر ہی نہیں بلکہ عبادتوں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے کے لئے ایک درد اور کوشش ہونی چاہئے۔ کہنے والے تو کہہ دیں گے کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے ہیں، عبادتیں کرتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں اگر ان کے حصول کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں کیا برائی ہے؟ ایک تو عبادتوں میں اخلاص و وفا ہونا چاہئے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری عبادتیں بھی اخلاص و وفا والی ہونی چاہئیں۔ دوسرے نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق بھی ادا کرنے چاہئیں۔ ہمارے ہاں کیا ہے؟ ملکوں کے بادشاہ سیروں پر جانے کے لئے جہازوں کا بیڑا ساتھ لے کے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ساز و سامان ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ کئی ملین ڈالر کے اخراجات ان کے اوپر ہوتے ہیں۔ اور اپنے ملک کے غریب ایسے بھی ہیں جن کو بعضوں کو ایک وقت کی روٹی بھی مشکل سے مل رہی ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دُوری ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور دوسرے اس کا نام لے کر پھر اس کے جو حکم ہیں ان سے انکار کرنا، یہ پھر اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بناتا ہے۔ اور یہ لہو و لعب ہے۔ ظاہری کھیل کود ہے اور ظاہری زینت اور تفاخر ہے۔ اپنے مال کا ناجائز اظہار ہے۔

اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 420۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور ایسے لوگوں کی نمازوں کے بارے میں ہی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ (الماعون:5) کہ ایسے نمازیوں پر ہلاکت ہو۔ اور حقیقت میں تو اللہ تعالیٰ ایسی عبادتیں اور ایسے کام ہم سے چاہتا ہے جو ہماری روحانی حالت میں بہتری پیدا کرنے والے ہوں۔ بندوں کے حقوق اس جذبے کے تحت ہم ادا کرنے والے ہوں جو ہمارے اندر درد پیدا کریں، نہ کہ ہم کسی پر احسان کر رہے ہوں۔ اور ایسی عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کو پھر جذب کرنے والی بنتی ہیں اور ایسی دولت بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کی مال و دولت اور دنیا کمانے سے منع نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں یقیناً مومنوں کے لئے جائز ہیں بشرطیکہ جائز ذریعہ سے حاصل کی جائیں اور وہ دین کے راستے میں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے راستے میں روک نہ بنیں۔ عبادتوں میں روک نہ بنیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمّت سے متعلق اس بات کی فکر تھی کہ جو پاک انقلاب آپ نے صحابہ میں پیدا کیا اور انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی روح کو جس طرح سمجھا وہ آئندہ آنے والے مسلمانوں میں مفقود نہ ہو جائے، ختم نہ ہو جائے۔ چنانچہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں اپنی امّت کے بارے میں جس بات کا سب سے زیادہ اندیشہ کرتا ہوں (مجھے خطرہ ہے، خوف ہے یا فکر ہے۔ خوف تو نہیں فکر ہے) وہ یہ ہے کہ میری امّت خواہشات کی پیروی کرنے لگ جائے گی اور دنیاوی توقعات کے لمبے چوڑے منصوبے بنانے میں لگ جائے گی اور ان خواہشات کی پیروی کے نتیجہ میں وہ حق سے دُور چلی جائے گی۔ دنیا کمانے کے منصوبے آخرت سے غافل کر دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ دنیا رختِ سفر باندھ چکی ہے اور آخرت بھی آنے کے لئے تیاری پکڑ چکی ہے۔ دونوں طرف سے سفر شروع ہے۔ دنیا اپنے انجام کی طرف جا رہی ہے۔ آخر قیامت آنی ہے اور آخرت میں بھی حساب کتاب ہونا ہے وہاں بھی تیاری شروع ہے۔ اَور فرمایا کہ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ غلام اور بندے ہیں۔ دنیا کے بھی کچھ غلام ہیں۔ کچھ آخرت کی فکر کرنے والے بھی ہیں۔ فرمایا پس اگر تم میں استطاعت ہو کہ دنیا کے بندے نہ بنو تو ضرور ایسا کرو۔ تم اس وقت عمل کے گھر میں ہو اور ابھی حساب کا وقت نہیں آیا۔ مگر کل تم آخرت کے گھر میں ہو گے اور وہاں کوئی عمل نہیں ہو گا۔ (بحار الانوار از الشیخ محمد باقر مجلسی الجزء التاسع والستون کتاب الایمان والکفر حدیث 63 صفحہ 264-263 مطبوعہ الامیرۃ بیروت 2008ء)

جو عمل ہونے ہیں جن کا نتیجہ ملنا ہے وہ اسی دنیا میں ملنا ہے۔ اس لئے اپنے اعمال ٹھیک کرو۔

پس یہ دنیا عمل کا گھر ہے اس دنیا کے اعمال اگلے جہان میں جزا یا سزا کا ذریعہ بنیں گے۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اللہ تعالیٰ کی اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ دنیا محض لہو و لعب ہے اور زینت کے اظہار اور ایک دوسرے پر اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے فخر کرنا ہے۔ اور اس کی حیثیت کیا ہے؟ کسی سوکھے ہوئے گھاس پھوس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں۔ جو خشک ہوتا ہے اور چُورا چُورا ہو جاتا ہے اور ہوائیں اس کو اڑا کر لے جاتی ہیں۔ اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے اور یہی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ نیک عمل کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنو۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم ہر وقت اس بات کی تلاش میں رہتے تھے کہ کس طرح اور کون سے ذریعہ سے ہم سیکھیں اور سمجھیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنائیں اور نیک عمل کرنے والے بنائیں۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھتے بھی تھے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا کام بتائیے جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ مجھے چاہنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ہو جائے اور بندے بھی مجھے پسند کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے یعنی دنیاوی مال و متاع۔ اس کی خواہش چھوڑ دو۔ لوگوں کی طرف حریص نظر سے نہ دیکھو۔ لوگوں کے مالوں کو حریص نظر سے نہ دیکھو۔ لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الزھد فی الدنیا حدیث 4102)

دنیا سے بے رغبتی یہ نہیں ہے کہ معاشرے سے انسان کٹ جائے یا دنیا سے بالکل کٹ جائے۔ شادی بیاہ بھی نہ کرو۔ اولاد کے حقوق بھی ادا نہ کرو۔ بیوی کے حق بھی ادا نہ کرو۔ جس کاروبار میں ہو اس کو بھی چھوڑ دو اور ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھ جاؤ۔ دنیاوی کاموں میں محنت نہ کرو۔ سادھو بن جاؤ۔ ہرگز اس کا یہ مطلب نہیں۔ اسلام یہ نہیں چاہتا۔ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہے۔ آپ نے شادی بھی کی۔ آپ نے بیویوں کے حق بھی ادا فرمائے۔ آپ کی اولاد بھی ہوئی۔ آپ نے اولاد کے حق بھی ادا فرمائے۔ آپ کے پاس مال و دولت بھی آیا۔ بکریوں کے ریوڑ کے ریوڑ آپ کے پاس ہوتے تھے جو روایتوں میں آتا ہے کہ بعض دفعہ آپ نے بغیر کسی فکر کے ایک کافر کو دے دیئے کہ اگر تمہیں اتنے ہی پسند ہیں اور اتنی حرص سے دیکھ رہے ہو تو اسے لے جاؤ اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی سخائہ ﷺ حدیث 6020)

لیکن آپ نے ان ساری چیزوں کے ہونے کے باوجود اللہ اور بندوں کے حق ادا کئے اور ان چیزوں کو صرف سامنے نہیں رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا میری سنّت پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ سادھو نہیں بن جانا۔ دنیا میں بھی رہنا ہے۔ ان چیزوں کو سامنے بھی رکھنا ہے کیونکہ میں یہ کرتا رہا ہوں۔ (سنن النسائی کتاب النکاح باب النھی عن التبتل حدیث 3219)

پس ہمیں سمجھنا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا ہماری عبادتوں میں آڑے نہ آئے۔ ہمیں

اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے نہ روکے۔ مال و دولت کی کمائی میں مصروفیت ہمیں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے سے غافل کرنے والی نہ ہو اور اسی طرح دوسرے کی دولت اور جائیداد پر حرص کی نظر نہیں ہونی چاہئے کیونکہ حرص کی نظر ہی ہے جو پھر دوسروں کو نقصان پہنچانے کی سوچ بھی پیدا کرتی ہے اور دنیا میں جو فساد ہے وہ بھی اسی حرص کی وجہ سے ہے۔ بڑی بڑی طاقتیں چھوٹے ملکوں پر صرف اس لئے نظر رکھ رہی ہیں کہ یہ ہمارے زیرِ نگیں ہوں گے اور ان کی جو دولت ہے، ان کے جو قدرتی وسائل ہیں ان سے ہم فائدہ اٹھائیں۔ پس جب دوسروں کی دولت پر نظر ہو تو دنیا میں یہ فساد بھی اسی لئے پیدا ہوتا ہے چاہے وہ افراد کے درمیان میں ہو یا بڑی حکومتوں کے درمیان میں ہو۔ اس لئے فرمایا تم میں قناعت پیدا ہونی چاہئے۔ دوسروں کو حرص سے نہ دیکھو۔ ہاں اپنی صلاحیتوں اور اپنے ہنر کو کام میں لاؤ۔ محنت کرو۔ اور جب انسان محنت کرے تو پھر دولت کمانے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ یہ مال اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے میں بھی روک نہ بنے۔

دنیا کی بے رغبتی کی وضاحت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی ہے۔ فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی اور زُہد یہ نہیں کہ آدمی اپنے اوپر کسی حلال کو حرام کر لے۔ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام کرنا یہ دنیا سے بے رغبتی کا مطلب نہیں ہے۔ اور نہ اس کا یہ مطلب ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہے اس کو برباد کر دو۔ فرمایا بلکہ زُہد یہ ہے کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو۔ اپنے مال پر اعتماد نہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ پر اعتماد ہو۔ اس پر توکل ہو اور جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو اس کا جو اجر و ثواب ملنا ہے اس پر تمہاری نگاہ جم جائے اور تم مصائب کو ذریعۂ ثواب سمجھو۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الزھد فی الدنیا حدیث 4100)

انسان پر مصیبتیں آتی ہیں۔ مشکلات آتی ہیں۔ اس کی وجہ سے جو مال ضائع ہوا ہے اس کے اوپر رونے دھونے نہ لگ جاؤ بلکہ سمجھو کہ اس وجہ سے شاید اللہ تعالیٰ میرا امتحان لے رہا ہے اور اس کا بھی مجھے ثواب ملے گا۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ دنیاوی مالوں کے نقصان پر اتنی جزع فزع انسان نہ کرے جس سے شرک کی بُو آنے لگے۔ کئی کاروباری لوگ ہوتے ہیں جو مالی نقصان پر ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں۔ بعض خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ پر توکّل ہو اور قناعت ہو تو کبھی یہ حالت پیدا نہیں ہوتی۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سے، مومنین سے، اپنی اُمّت کے افراد سے زُہد اور دنیا سے بے رغبتی کے یہ معیار چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے احمدیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے یہ ادراک عطا فرمایا ہے کہ دنیا کے نقصان ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف پہلے سے بڑھ کر رجوع کرنا چاہئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں بھی اور بعض اور جگہوں پر بھی احمدیوں کے لاکھوں اور کروڑوں کے کاروبار مخالفین نے تباہ کئے اور جلائے بلکہ ایک وقت میں پاکستان کے ایک وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ احمدیوں کے ہاتھ میں کشکول پکڑا دوں گا اور اب یہ مانگتے پھریں گے کیونکہ میں نے کشکول پکڑا دیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھنے والے ان احمدیوں نے نہ حکومت سے مانگا، نہ کشکول لے کر کسی اَور سے مانگا بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکّل کی وجہ سے اُن کا ہزاروں اور لاکھوں کا جو کاروبار تباہ ہوا تھا وہ کروڑوں میں بدل گیا۔

پس یہ مثالیں جہاں احمدیوں کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے ہیں وہاں اپنے حالات کی وجہ سے باہر نکلے ہوئے احمدیوں کے لئے، دوسرے ممالک میں، ترقی یافتہ ممالک میں آئے ہوئے احمدیوں کے لئے یہ احساس پیدا کرنے والی بھی ہونی چاہئے کہ پاکستان سے باہر نکل کر اللہ تعالیٰ نے جو مالی لحاظ سے بہتری عطا فرمائی ہے یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ پس جب یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی برکت کی وجہ سے ہے تو پھر ہمارے بہتر حالات کسی قسم کے تفاخر کا ذریعہ نہیں ہونے چاہئیں۔ ہمیں اس پر کوئی فخر نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں مال اور دولت پر دنیاداروں کی طرح گرنا نہیں چاہئے۔ ہمیں حریص نظر سے دوسروں کے مال کو دیکھنا نہیں چاہئے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اگر کسی چیز کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا ہے تو دینی لحاظ سے اپنے سے بہتر کو ہمیں دیکھنا چاہئے۔ (سنن الترمذی ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب منہ حدیث 2512)۔ اور اسے دیکھ کر پھر دینی لحاظ سے ویسا بننے کی کوشش کرنی چاہئے یا اس سے بھی بہتر بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بڑی تفصیل سے اس مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ ہمیں دنیا کے شغلوں اور مالوں کو کس حد تک اپنانا چاہئے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو سمجھتے ہوئے سب سے زیادہ فہم اور اِدراک تو آپ کو تھا۔

چنانچہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلاء آتا ہے۔“ (مطلب یہ ہے اگر دنیاوی کام کوئی نہیں کر رہا۔ مالی حالات بہت برے ہیں تو تب بھی ابتلاء آ جاتا ہے۔ انسان مشکلات میں گرفتار ہو جاتا ہے اور فرمایا کہ اسی ابتلاء کی وجہ سے انسان پھر چور بھی بن جاتا ہے۔ قمار باز بھی بن جاتا ہے۔ جوئا کھیلنے لگ جاتا ہے۔ ٹھگ بن جاتا ہے۔ ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بری عادتیں اختیار کر لیتا ہے۔ مالی کمزوری بھی برائیوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔) فرمایا ”مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو“۔ (یعنی اس سے تمہارا مقصد دین حاصل کرنا ہو۔ یعنی کہ دین کبھی بھی ثانوی حیثیت نہ رکھے۔ دنیا کماؤ، دنیا سے فائدہ اٹھاؤ لیکن ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کا تقویٰ تمہارے سامنے ہو۔ دین کی تعلیم تمہارے سامنے ہو۔) فرمایا کہ ”پس ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔“ (یعنی خدا یاد ہی نہ رہے۔ عبادتوں کے وقت بھی دنیاوی چیزوں میں ملوّث ہو۔ نمازوں کے وقت میں انٹرنیٹ پر مصروف ہو۔ فلمیں دیکھنے میں مصروف ہو یا کوئی اور دنیاوی پروگرام دیکھ رہے ہو۔ یہ نہیں۔) فرمایا کہ ”اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔“ (پھر دعویٰ ہے، حقیقت کی بیعت نہیں ہے۔ ایمان نہیں ہے۔) ”الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 73۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ”کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے۔“ فرمایا کہ ”میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔“ (دنیا سے ہٹ کے رہو گے تو یہ بھی بزدلوں کا کام ہے۔) ”مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں“ (کہ دنیا کے تعلقات بھی ہوں لیکن دنیا مقصود بھی نہ ہو) ”کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصولِ دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے، نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔“

پھر اس تسلسل میں آپ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی سکھائی ہوئی اس دعا کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً (البقرۃ:202) کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً۔ اس میں بھی دنیا کو مقدّم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَۃُ الدُّنْیَا کو۔“ اس دنیا کی حسنات کو، ایسی دنیا کو ”جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصولِ میں حسناتُ الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حَسَنَۃُ الدُّنْیَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصولِ دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو، نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بیشک حَسَنَۃُ الْاٰخِرَت کا موجب بن جاتی ہے۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 92-91۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر عذاب اور جہنم کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ”سمجھنا چاہئے کہ جہنم کیا چیز ہے؟ ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے اور دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متولّی نہیں ہوتا۔ یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہر دولت یا حکومت، مال و عزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان، سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دمِ نقد بہشت ہی ہوتا ہے؟“ (یعنی یہ چیزیں سکینت کا موجب نہیں ہوتیں نہ ان سے جنت ملتی ہے۔) فرمایا ”ہرگز نہیں“۔ (ایسی چیزیں بہشت نہیں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مہیا کرتیں۔ فرمایا کہ) ''وہ اطمینان اور وہ تسلی اور تسکین جو بہشت کی انعامات میں سے ہیں ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے۔'' (وہ تبھی مل سکتی ہے جب ہر وقت اللہ تعالیٰ سامنے ہو۔ دنیاوی حسنات بھی انسان اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق حاصل کرے تو آخرت کی حسنات بھی تبھی مل سکتی ہیں۔ اور وہ خدا جب تک سامنے نہ ہو اور ہر وقت یہ خیال نہ ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے اس وقت تک انسان پھر عمل بھی نہیں کرسکتا۔) فرمایا ''جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی یہی وصیت تھی کہ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (البقرۃ:133)۔'' (کہ ہر گز نہیں مرو مگر اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے اب انسان کو تو نہیں پتا۔ نہ مرنا اور جینا انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے احکام پر نظر ہو اور آخرت کی فکر ہو۔) فرمایا ''لذّاتِ دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ (دنیا کی لذّات کیا ہیں۔ دنیا کی طلب اور پیاس کو بڑھانے والی ہیں۔) ''استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔'' (جس طرح ایک مریض جس کو پیاس کی بیماری ہو اور پانی پیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ پانی پی پی کے ختم ہو جاتا ہے اور اس کی پیاس نہیں بجھتی اسی طرح دنیا کی طلب کا معاملہ ہے۔ دنیا کی طلب تو کبھی ختم ہی نہیں ہوگی) فرمایا ''یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے۔'' (دنیاوی آرزوئیں ہیں۔ حسرتیں ہیں تو یہ بھی آگ ہے اور یہ جہنم ہے۔) فرمایا کہ ''جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطان و پیچان رکھتی ہے۔'' فرمایا ''اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہر گز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند (بیوی اور بچے) کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور ازخود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔'' (اللہ تعالیٰ سے دُوری نہ پیدا ہو جائے ان چیزوں کی وجہ سے۔) فرمایا کہ ''مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے۔ ان سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے اور اس طرح پر یہ بات کہ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَۃِ (الھمزۃ:7تا8)'' (یعنی اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں کے اندر تک جا پہنچتی ہے)۔ فرمایا کہ ''منقولی رنگ میں نہیں رہتا بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلے سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے۔ یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 102-101۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ کے علاوہ بھی کوئی محبت ہے تو وہ آگ بن جاتی ہے۔ اس دنیا میں جہنم بن جاتی ہے۔

پس ہمیں ان ملکوں کی آسائشیں اور آرام خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل کرنے والے نہ ہوں۔ اس کے حق ادا کرنے سے محروم کرنے والے نہ ہوں۔ ہمارے اچھے حالات، ہمارے بہتر مالی حالات جو ہیں ہمیں اپنے کمزور مالی حالات رکھنے والے بھائیوں کے حق ادا کرنے سے کبھی محروم کرنے والے نہ ہوں۔ اسی طرح اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام میں بھی ہم اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ نہ کہ اس مقصد کو بھول جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کئے جائیں اور بندوں کے بھی حق ادا کئے جائیں اور تبلیغ کا جو حق ہے، اشاعت اسلام کا جو مقصد ہے اس کو پورا کیا جائے۔ اسی سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا مقصد ہم پورا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہیں اور اس دنیا کی دھوکے والی زندگی کبھی ہم پر حاوی نہ ہو۔ ہم اس دنیا کی جہنم سے بھی بچنے والے ہوں اور آخرت کی جہنم سے بھی بچنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا ہمارے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنا دے اور آخرت میں بھی ہم جنت حاصل کرنے والے ہوں۔

ابھی نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب خانپور ضلع رحیم یار خان کا ہے جن کو 3 رمئی کو شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں کہ بشارت احمد صاحب شہید کا گھر خانپور میں گرین ٹاؤن میں ہے اور ان کا کاروبار ان کا پٹرول پمپ تھا جو چار پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ 3 رمئی کو یہ رات کو آٹھ بجے حسب معمول اپنے پٹرول پمپ سے موٹر سائیکل پر گھر کے لئے روانہ ہوئے۔ ابھی ایک کلومیٹر کا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ نامعلوم افراد نے روک کر بڑے قریب سے آپ کو گولی ماری جو دائیں طرف کی کنپٹی کے قریب سے لگ کر دوسری طرف نکل گئی جس سے موقع پر ہی آپ شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دس منٹ بعد ان کے داماد بھی پٹرول پمپ سے گھر کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں جا کے انہوں نے دیکھا کہ رستے میں لوگ کھڑے ہیں، رَش پڑا ہے۔ یہ بھی رکے۔ دیکھا تو ان کے سسر وہاں گرے پڑے تھے۔ انہوں نے فوری طور ایمبولینس بلائی لیکن اس کے آنے سے پہلے ہی شہید کی وفات ہو چکی تھی۔ ان کے داماد پہلے تو یہی سمجھتے رہے کہ یہ سڑک کا کوئی ایکسیڈنٹ ہوا ہے لیکن بعد میں رات کو ایک احمدی ڈاکٹر نے دیکھا اور پھر بتایا کہ یہ تو ان کی کنپٹی پہ گولی لگی ہوئی ہے۔ پھر دوبارہ پولیس کو بتایا گیا۔ پھر پوسٹ مارٹم ہوا اور پھر پولیس نے یہی کہا کہ یہ ٹارگٹ کلنگ (target killing) ہے اور احمدی ہونے کی وجہ سے آپ کو شہید کیا گیا ہے۔ وہاں جائے وقوعہ سے پولیس نے بعد میں جا کے پھر گولی کے خول بھی حاصل کر لئے۔ شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم محمد عبداللہ صاحب کے ذریعہ سے ہوا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر پاکستان بننے سے پہلے بیعت کی تھی اور 1947ء میں آپ کا خاندان قادیان سے ہجرت کر کے میانوالی پاکستان شفٹ ہو گیا۔ 1955ء میں بھکر میں ان کی (شہید کی) پیدائش ہوئی تھی۔ وہیں اپنے گاؤں میں انہوں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر اس کے بعد چنیوٹ، احمد نگر ربوہ میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد تربیلا ڈیم میں آپ نے کچھ عرصہ ملازمت کی۔ پھر کچھ عرصہ کے لئے آپ دبئی چلے گئے۔ وہاں سے واپس آ کر کراچی رہائش اختیار کی اور وہاں کاروں وغیرہ کا اپنا کچھ کاروبار کیا اور 1985ء میں کراچی کے خراب حالات کی وجہ سے خانپور شفٹ ہو گئے اور وہاں اپنا پٹرول پمپ بنایا۔ شہید مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 62 سال تھی۔ مختلف عُہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ تین سال تک صدر جماعت خانپور رہے۔ ایک لمبا عرصہ سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بیشمار خوبیوں کے حامل تھے۔ انتہائی مخلص ہنس مکھ انسان تھے اور دوسروں کو بھی خوش رکھتے تھے۔ جو بھی جماعتی ذمہ داری ان کو دی جاتی اس کو پوری محنت اور شوق سے انجام دیتے۔ جماعت احمدیہ کی خانپور مسجد جو ہے وہاں بھی اس کی نگرانی وغیرہ کے کافی کام کرتے تھے اور اس کو بڑا صاف ستھرا رکھنا، اس کے لان وغیرہ کا خیال رکھنا، صفائی کا انتظام کرنا، پودے لگانا سب کچھ اپنی جیب سے یہ کرتے رہے۔ چندہ دینے میں بڑے باقاعدہ تھے۔ اسی طرح اپنے خاندان کے چندہ دینے میں باقاعدہ تھے اور لین دین کے معاملے میں ہمیشہ صاف تھے۔ نمازوں کی پابندی ان کی ہمیشہ رہی۔ خلافت سے بڑا تعلق تھا اور بچوں کو بھی تلقین کرتے تھے کہ خلافت سے جڑے رہنا۔ ان کی اہلیہ اور دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی ہمیشہ احمدیت سے وابستہ رکھے۔

دوسرا جنازہ پروفیسر طاہرہ پروین ملک کا ہے جو ملک محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ پنجاب یونیورسٹی میں یہ پروفیسر تھیں۔ ان کو 17 راپریل کو ان کی یونیورسٹی کے ایک ملازم نے ہی چاقو سے وار کر کے شہید کر دیا۔ گو کہ چوری کی نیت سے وہ آیا تھا اور جب کچھ دیکھا کہ انہوں نے دیکھ لیا ہے تو اس وجہ سے (شہید) کیا۔ لیکن پاکستان میں احمدی ہونا تو دوسروں کو ویسے ہی ایک لائسنس دے دیتا ہے کہ تم بیشک ان کو مار دو تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی اور اسی وجہ سے اس ملازم میں بھی جرأت پیدا ہوئی اور جب اس نے دیکھا کہ میں پکڑا گیا ہوں۔ اور یہ گھر میں اکیلی رہتی تھیں تو چاقو کے وار کر کے ان کو شہید کر دیا۔ ان کے خاوند اور خاوند کا خاندان جماعت سے دُور ہو گیا تھا اور اسی وقت سے انہوں نے اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور اکیلی رہتی تھیں۔ بہت لائق تھیں۔ گزشتہ سال ریٹائر ہونے کے باوجود یونیورسٹی نے ان کی قابلیت کی وجہ سے ان کو ری ایمپلائی کیا ہوا تھا۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا حضرت ملک حسن محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی تھی۔ ان کے والد ملک عبداللہ صاحب بھی واقف زندگی تھے اور لمبا عرصہ ان کو مختلف دفاتر میں بڑی خدمت کی توفیق ملی اور تعلیم الاسلام کالج میں بھی دینیات پڑھانے کی توفیق ملی۔ قیام پاکستان کے وقت ان کے والد کو شعبہ حفاظت میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ 1953ء میں ان کے والد اسیر بھی رہے تھے۔ بڑی لائق خاتون تھیں۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم ربوہ سے حاصل کی۔ پھر اس کے بعد لاہور کالج فار ویمن سے بی۔ ایس۔ سی کیا۔ پھر زرعی یونیورسٹی سے ایم ایس سی کی اور پھر کیلیفورنیا سے انہوں نے بوٹنی (Botany) اور پلانٹ سائنس (Plant Science) میں ایم فِل کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ ہمیشہ ان کا جو صدمہ تھا وہ ان کی بیٹی تھی جو اپنے والد کے ساتھ ہی جماعت سے علیحدہ ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دے کہ دوبارہ جماعت میں شامل ہو جائے اور ان کی دعائیں اس کو لگیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کا جنازہ بھی جیسا کہ میں نے کہا نماز کے بعد پڑھاؤں گا۔

☆...☆...☆

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آ کر کوئی توپیں اور مشین گنیں ایجاد نہیں کی تھیں، بینک جاری نہیں کئے تھے یا صنعت وحرفت کی مشینیں ایجاد نہیں کی تھیں۔ پھر وہ کیا چیز تھی جو آپ نے دنیا کو دی اور جس کی حفاظت آپ کے ماننے والوں کے ذمہ تھی۔ وہ سچائی کی روح اور اخلاقِ فاضلہ تھے۔ یہ پہلے مفقود تھی۔ آپ نے پہلے اُسے کمایا اور پھر یہ خزانہ دنیا کو دیا۔ اور صحابہ اور اُن کی اولادوں اور پھر اُن کی اولادوں کے ذمہ یہی کام تھا کہ ان چیزوں کی حفاظت کریں۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 29 نومبر 2013ء)

بقیہ: دورہ جرمنی از صفحہ 20

Stephan Käfer اپنے میزبانوں کو امن کے پیامبر کہتے ہیں۔

سب لوگ اس شہر میں خوش نظر آ رہے ہیں۔ یہ شہر مذہبی امن کا شہر ہے۔ خلیفہ اپنے خطاب میں یہ بتا رہے ہیں کہ آج کے دور میں کلیسا، یہودی عبادتگاہیں اور مساجد، یہ سب خطرے میں ہیں کیونکہ انسان کا خدا پر ایمان قائم نہیں رہا۔ آپ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا سب انسانوں کا خدا ہے۔ اور آخر میں کہتے ہیں کہ ہم اچھے یا برے انسان ہیں یہ فیصلہ خدا ہماری موت کے بعد خود فرمائے گا۔

....

❁... اخبار Allgemeine Zeitung Mainz نے اپنی 18 اپریل 2017ء کی اشاعت میں اِس سرخی کے ساتھ خبر نشر کی کہ:

’’احمدی دو نئی مساجد بنائیں گے‘‘

احمدیہ مسلم جماعت صوبہ Hessen میں دو نئی مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ جماعت کے امام (حضرت) مرزا مسرور احمد منگل کی شام کو راؤن ہائم میں ایک مینار والی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ بدھ کو جماعت کے خلیفہ ماربُرگ میں سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائیں گے۔ گزشتہ جمعہ کو ہزاروں احمدیوں نے راؤن ہائم میں جماعت کے خلیفہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی۔ خلیفہ لندن میں رہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ عالمگیر اپنے بیان کے مطابق کئی ملین افراد پر مشتمل ہے۔ جرمنی میں جماعت کے ممبران کی تعداد 45 ہزار ہے۔ جن میں سے پندرہ ہزار صوبہ Hessen میں رہتے ہیں۔ یہ بات جماعت جرمنی کے امیر، عبداللہ واگس ہاؤزر نے منگل کے روز فرینکفرٹ میں جماعت کے خلیفہ کی آمد کے موقع پر بتائی۔

جرمنی میں 51 مساجد میں سے آدھی ہیسن میں ہیں۔ پہلی مسجد ہمبرگ میں 1954ء میں بنائی گئی۔ جبکہ دوسری مسجد 1959ء میں بنائی گئی جو نور مسجد کے نام سے جانی جاتی ہے۔ فرینکفرٹ ہی میں جماعت جرمنی کا مرکز بھی موجود ہے۔ جرمنی میں کُل سو مساجد بنانے کا منصوبہ ہے۔ جبکہ اس وقت تقریباً دس مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کام جاری ہے۔

....

❁... اخبار Frankfurter Allgemeine نے اپنی 18 اپریل 2017ء کی اشاعت میں اِس سرخی کے ساتھ خبر نشر کی کہ

خلیفہ جماعت کے ساتھ سنگ بنیاد کی تقاریب

دوسری سرخی یہ لگائی کہ

’’جماعت احمدیہ دو نئی مساجد تعمیر کر رہی ہے‘‘۔

منگل کو راؤن ہائم میں، اور بدھ کو ماربرگ میں، احمدیہ مسلم جماعت ہیسن میں بیک وقت دو مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ ہیسن میں جماعت کے 15 ہزار ممبران ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت صوبہ ہیسن میں دو نئی مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ جماعت کے امام (حضرت) مرزا مسرور احمد منگل کی شام کو راؤن ہائم میں ایک مینار والی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ بدھ کو جماعت کے خلیفہ ماربُرگ میں سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائیں گے۔ گزشتہ جمعہ کو ہزاروں احمدیوں نے راؤن ہائم میں جماعت کے خلیفہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی۔ خلیفہ کی رہائش لندن میں ہے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر اپنے بیان کے مطابق کئی ملین افراد پر مشتمل ہے۔ جرمنی میں جماعت کے ممبران کی تعداد 45 ہزار ہے۔ جن میں سے پندرہ ہزار صوبہ ہیسن میں رہتے ہیں۔ یہ بات جماعت جرمنی کے امیر، عبداللہ واگس ہاؤزر نے منگل کے روز فرینکفرٹ میں جماعت کے خلیفہ کی آمد کے موقع پر بتائی۔

جرمنی میں 51 مساجد میں سے آدھی ہیسن میں ہیں۔ پہلی مسجد ہمبرگ میں 1954ء میں بنائی گئی۔ جبکہ دوسری مسجد 1959ء میں فرینکفرٹ میں بنائی گئی جو نور مسجد کے نام سے جانی جاتی ہے۔ فرینکفرٹ ہی میں جماعت جرمنی کا مرکز بھی موجود ہے۔ جرمنی میں کُل سو مساجد بنانے کا منصوبہ ہے جبکہ اس وقت تقریباً دس مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کام جاری ہے۔

....

20/اپریل 2017ء بروز جمعرات

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر پندرہ منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی خدمت میں روزانہ دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط، فیکسز اور ای میلز وغیرہ موصول ہوتی ہیں اور اسی طرح یہاں جرمنی کی مختلف جماعتوں کے افراد کی طرف سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ ساتھ کے ساتھ یہ ساری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 148 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ Walldorf, Moerfelden, Boeblingen, Bad Nauheim, Eppertshausen, Bad Hersfeld, NIdda, Vechta, Bad vilbel Kolen, Bensheim, Dreiech, Dietzenbach, Schluechtern, Nauheim, Ulm Donau، آفن باغ، کوبلنز، ویزبادن، رُسل ہیم، گیزن سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔ بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ Ulmdonau سے آنے والی فیملیز 310 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ جرمنی کی جماعتوں سے آنے والی ان فیملیز کے علاوہ دوبئی (Dubai) اور پاکستان سے آنے والے احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آج کا دن ان فیملیز کے لئے غیر معمولی سعادتوں اور برکتوں کا دن تھا جو چند گھڑیاں انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ اور ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے یادگار لمحات تھے۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دُور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ بعضوں نے اپنے مختلف معاملات اور کاروبار کے لئے رہنمائی حاصل کی۔ طلباء و طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور یہ مبارک ساعتیں ان کے لئے آبِ حیات بن گئیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس اور مکرم عبدالسمیع صاحب نگران Maintenance بیت السبوح نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔

بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

....

21/اپریل 2017ء
بروز جمعۃ المبارک

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام بیت السبوح سے قریباً 34 کلومیٹر کے فاصلہ پر Raunheim کے علاقہ میں وسیع و عریض مارکیز لگا کر کیا گیا تھا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں اس سے قبل 14 اپریل کو گزشتہ جمعہ ادا کیا گیا تھا۔

Raunheim میں جماعت نے اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے 2750 مربع میٹر کا قطعہ زمین خریدا ہوا ہے۔ اس قطعہ زمین پر اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں تین مارکیز لگا کر چھ ہزار افراد جماعت کے لئے نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ جماعت کے اسی قطعہ زمین میں 18/اپریل بروز منگل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت Raunheim کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

تینوں مارکیز کی وسعت اور محدود جگہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور ہدایات کی روشنی میں انتظامیہ نے فرینکفرٹ کے اردگرد ایک محدود علاقہ تک کی جماعتوں کو Raunheim آنے کی ہدایت کی تھی اور باقی جماعتوں کے لئے یہی ہدایت کی گئی تھی کہ اپنے اپنے سینٹرز میں نماز جمعہ ادا کریں۔ چنانچہ اس بار چھ ہزار کے لگ بھگ افراد جماعت نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر ڈیڑھ بجے بیت السبوح سے روانہ ہوئے اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد دو بجے یہاں تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ مارکی میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

... ...

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ فضل و احسان ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے، آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اس بات کو جہاں ہمیں اپنے ایمانوں میں بڑھنے کا ذریعہ بنانا چاہئے، کیونکہ اگر ماننے کے بعد ہم اپنے ایمان اور یقین میں نہیں بڑھتے تو اس ماننے کا کوئی فائدہ نہیں، وہاں بغیر کسی احساس کمتری کے اور بزدلی کے احساس کے ہمیں کھل کر اسلام کا پیغام پہنچانا چاہئے۔ بعض نوجوانوں میں، لڑکوں اور لڑکیوں دونوں میں، بعض دفعہ یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کی جو حالت ہے اور جو فتنہ اور فساد ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس وجہ سے اسلام کے بارے میں زیادہ بات نہ کریں۔ گو اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی active ہے اور جو لیف لیٹنگ وغیرہ کی رپورٹس آتی ہیں اس میں اظہار ہوتا ہے کہ کافی حصہ لیا گیا ہے۔ لیکن ایک ایسی تعداد بھی ہے جو بعض دفعہ کسی نہ کسی لحاظ سے احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہے۔ مسلمان کہلانا تو ہے کیونکہ مسلمان ہیں۔ لیکن اس کا زیادہ اظہار نہیں کرتے جس طرح ہونا چاہئے۔ حالانکہ دوسرے مسلمانوں کے عمل سے تو ہم میں مزید جرأت پیدا ہونی چاہئے کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھائیں اور بتائیں کہ یہ اسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہو گا، فتنہ و فساد ہو گا اور نام نہاد علماء اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ مسلمانوں پر دنیاداری غالب ہو جائے گی اور اس وقت مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہو گا اور وہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔ وہ اسلام کے حقیقی پیغام کو دنیا میں پھیلائے گا۔ اور ہم احمدی وہ ہیں جو اس مسیح موعود کے ماننے والے ہیں اور حقیقی اسلامی تعلیم جس کے خوبصورت انداز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دکھائے اور سکھائے ان پر عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس کسی احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح

بعض لوگ ان مغربی ممالک میں آ کر دنیاداری کے ماحول کے زیر اثر دنیا کے ماحول میں زیادہ ڈوب گئے ہیں اور زبانی تو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرتے ہیں لیکن حقیقت میں عمل اس سے مختلف ہیں۔ ہمارے احمدی یہاں کے لوگوں سے ملنے جلنے اور بہتر اخلاق غیروں کو دکھانے میں تو بہت بہتر ہیں لیکن عبادت اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے وہ معیار نہیں ہیں جو ایک احمدی کے ہونے چاہئیں۔ اسی طرح آپس کے تعلقات کے معیار میں بھی کمی ہے۔ عہدیداروں کے لوگوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے میں بھی کمی ہے۔ مختلف جگہوں پر شکایتیں آتی ہیں اور لوگوں کا عہدیداروں کے لئے دل میں عزت کے جذبات رکھنے کے معیار کو بہتر کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس جماعت کو قائم کرنے آئے تھے وہ صرف اعتقادی اصلاح کرنے والی نہیں تھی بلکہ ہر سطح اور ہر لحاظ سے عملی اصلاح کرنے والی جماعت تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اس کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ جرمنی میں جوں جوں مسجدیں بن رہی ہیں اور جماعتیں قائم ہو رہی ہیں جماعت کا تعارف بڑھ رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہم پر دنیا کی تنقیدی نظر بھی بڑھتی جائے گی۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جب ہماری تعداد بڑھے گی تو دنیا سے تعارف بھی ہوگا اور جب دنیا سے تعارف ہوگا تو تنقیدی نظر بھی بڑھے گی اور بڑھتی جا رہی ہیں۔ پس یہ چیز ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی حالتوں کے معیار کو بڑھائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے مقصد کو پورا کرے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں ہمیشہ کہتا ہوں اور پھر یاد دہانی کرواتا ہوں کہ کم از کم 99.9 فیصد احمدیوں کو ان ملکوں میں آ کر آباد ہونے کی اجازت ملنا ان کی کسی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ احمدیت کی وجہ سے ہے اور اس لحاظ سے یہاں آ کر آباد ہونے والا ہر احمدی احمدیت کا خاموش مبلغ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے اکثر احمدیوں کے اچھے نمونے اور اچھے تعلقات کی وجہ سے لوگوں پر جماعت کا اچھا اثر ہے جس کا اظہار مختلف موقعوں پر ہو جاتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ چند دنوں میں یہاں مختلف شہروں میں مسجدوں کے افتتاح اور مسجدوں کی بنیاد رکھنے کے پروگرام ہوئے۔ وہاں مقامی لوگوں کی شمولیت اور لوگوں کا جماعت کے بارے میں جو اظہار خیال تھا، جو خیالات انہوں نے پیش کئے، انتظامیہ اور مقامی سیاستدانوں کے بھی جو خیالات تھے جس کا انہوں نے اظہار کیا وہ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی احمدیوں کا مقامی لوگوں پر اچھا اثر ہے لیکن مجھے یہ بھی احساس ہوا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا جس طرح تعارف لوگوں میں ہونا چاہئے تھا اس طرح نہیں ہے کیونکہ جب میں ان موقعوں پر اسلام کی تعلیم کے حوالے سے باتیں کرتا ہوں یا جب بھی میں نے ان لوگوں سے باتیں کیں بہت سے لوگوں نے یہی کہا کہ اسلام کی اس حقیقی تعلیم کا ہمیں پہلے نہیں پتا تھا، ہمیں علم نہیں تھا۔ سب لوگوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے یہ پہلو تو ہم سے چھپے ہوئے تھے۔ ہمارے ذہنوں میں تو اسلام کا وہی تصور ہے جو میڈیا ہمیں دکھاتا ہے۔ ہمارے بعض احمدی واقف ہیں کہ یہ بھی انہوں نے اظہار کیا کہ بیشک ان کی دعوت پر ہم یہاں آ تو گئے ہیں لیکن ہمارے ذہنوں میں تحفظات تھے۔ کسی کا ذاتی تعلق پیدا ہونا اور تعلق رکھنا ایک بالکل مختلف چیز ہے اور جماعتی طور پر کسی کو فنکشن میں بلانا اور لے کر آنا اور جماعت کے حوالے سے بات کرنا بالکل اور چیز بن جاتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ٹھیک ہے یہ میرا دوست ہے جو انفرادی طور پر تو اچھا ہوگا لیکن پتا نہیں بحیثیت جماعت اس کی کیا حالت ہے اور ان لوگوں کے کیسے خیالات ہیں۔ یہ بھی کہیں شدت پسند تو نہیں ہیں؟ اس لئے ان لوگوں کے ذہنوں میں تحفظات تھے۔ یہ عمومی تاثر اور ایسے تحفظات دنیا کے ہر ملک کے غیر مسلموں میں مَیں نے دیکھے ہیں کہ پتا نہیں اگر ہم مسلمانوں کے اس فنکشن میں گئے تو کیا ہوگا؟ شاید دہشتگردی کا سامنا کرنا پڑے۔ لیکن یہ بھی انہوں نے کہا کہ آپ کے فنکشن میں شامل ہو کر ہمیں پتا چلا کہ ہماری سوچیں بالکل غلط تھیں۔ مجھے انہوں نے کہا اور مختلف جگہوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ آپ کی باتیں سن کر ہمیں پتا چلا کہ اسلام ایک پُرامن اور محبت کرنے والا مذہب ہے۔ محبت پھیلانے والا مذہب ہے۔ اور چند لوگوں کے عملوں کو اسلام کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ مَیں نے کہا یہاں بھی ان دنوں مختلف فنکشنز پر بعض لوگوں نے اور دنیا میں اور جگہ بھی ایسے لوگ ملتے ہیں اور یہ اظہار کرتے ہیں کہ آپ کی باتیں سن کر ہمارے اسلام کے متعلق صرف شبہات ہی دور نہیں ہوئے، جو شبہات یا تحفظات تھے صرف وہی دور نہیں ہوئے بلکہ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر ہمیں کبھی کسی مذہب کی طرف آنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی تو جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف ہی آئیں گے۔ اسلام کی باتیں ہم سے سن کر لوگ کس طرح اپنے خیالات بدلتے ہیں اس کی چند مثالیں میں دیتا ہوں۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف تقریبات میں شامل مہمانوں میں سے بعض کے تأثرات پڑھ کر سنائے۔

....

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن ہفت روزہ **الفضل انٹرنیشنل 12 مئی 2017ء** میں شائع ہو چکا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ براہ راست MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔ اور اس کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی حسب طریق Live نشر ہوئے۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Raunheim سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوئے اور تین بجکر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضورانور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

....

پانچ بجکر پندرہ منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور نیشنل سیکرٹری مال جرمنی طارق محمود صاحب نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی۔

....

بعدازاں پانچ بجکر 40 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب (مرحوم) کی تعزیت کے لئے ان کے بیٹے عبدالغفور ڈوگر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب کی 11 جنوری 2016ء کو وفات ہوئی تھی۔ مرحوم کی عمر 87 سال تھی۔ آپ ماسٹر چراغ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء میں مرحوم کا ذکر خیر فرمایا تھا اور بتایا تھا کہ مرحوم کو ساری عمر جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ابتدا میں تقریباً 31 سال حضرت مصلح موعودؓ کے قائم کردہ دواخانہ خدمت خلق میں کام کیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے خود ہی ان کو طبّ سکھائی تھی۔ اسی طرح آپ کو وفات تک مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

....

بعدازاں چھ بجکر 45 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت السبوح تشریف لے آئے۔

....

ممبرات نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور جرمنی میں لجنہ اماء اللہ کی مقامی صدرات کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق آج نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور لجنہ کی تمام مجالس کی صدرات کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔

میٹنگ کا انتظام سپورٹس ہال میں کیا گیا تھا۔ چھ بجکر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور میٹنگ کے آغاز میں دعا کروائی۔

اس میٹنگ میں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ جرمنی کی 25 ممبرات کے علاوہ 26 ریجنل صدرات اور 257 مقامی مجالس کی صدرات شامل تھیں۔

☆... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل جنرل سیکرٹری سے مجالس کی تعداد اور ان مجالس کی طرف سے موصول ہونے والی ماہانہ رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ مجالس کی تعداد 271 ہے اور باقاعدہ رپورٹس بھجوانے والی مجالس کی تعداد 256 ہے، یعنی اوسطاً 95 فیصد ہے۔

حضورانور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری نے بتایا کہ ایسی دو مجالس ہیں جنہوں نے گزشتہ تین ماہ سے کوئی رپورٹ نہیں بھجوائی۔

حضورانور نے ان دونوں مجالس کی صدرات سے رپورٹس نہ بھجوانے کی وجہ دریافت فرمائی اور باقاعدگی سے ہر ماہ رپورٹ بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔ حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ پوسٹل ایڈریس یا فیکس یا ای میل پر بھجوا دیا کریں۔

حضورانور نے فرمایا کہ کام تیزی سے ہونا چاہئے اور رپورٹس موصول ہونے کے بعد ان پر تبصرہ سات دنوں کے اندر صدر لجنہ کے دستخط کے ساتھ مجالس میں پہنچ جانا چاہئے۔

صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ رپورٹ ہر اگلے ماہ کی دس تاریخ تک آتی ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ جو صدرات مجالس دس تاریخ تک رپورٹ بھجوا سکتی ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر کے بتائیں۔ اس پر صدرات نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے اور بتایا کہ وہ رپورٹس تیار کر کے دس تاریخ تک بھجوا سکتی ہیں۔

☆... حضور انور نے نیشنل سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ وہ سال میں کتنے امتحان لیتی ہیں؟

اس پر سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ ہم سہ ماہی امتحان لیتے ہیں۔ اور امتحان دینے والی ممبرات کی تعداد 45 فیصد ہے۔

سیکرٹری تعلیم نے حضورانور کی خدمت میں رہنمائی کی درخواست کی کہ اس تعداد کو کیسے بڑھایا جائے۔ اس پر **حضورانور نے فرمایا** بعض عورتوں کے گھریلو مسائل اور بچے چھوٹے ہوتے ہیں۔ سال میں ایک امتحان میں ہی شامل ہو جایا کریں۔

☆... بعدازاں حضورانور نے سیکرٹری تجنید سے تعداد کے لحاظ سے بڑی مجلس کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ریجنل صدر فرینکفرٹ سے فرینکفرٹ کی تعداد دریافت فرمائی۔

اس پر ریجنل صدر نے بتایا کہ فرینکفرٹ ریجن کی تجنید 847 ہے اور ریجن میں 15 مجالس ہیں۔

بعدازاں حضورانور نے ہمبرگ کی مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر یہ بتایا گیا کہ ہمبرگ کی 15 مجالس ہیں اور تجنید 808 ہے اور وہاں کی سب سے بڑی مجلس بیت الرشید ہے۔

☆... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تبلیغ سے بیعتوں کا ٹارگٹ دریافت فرمایا۔ اس پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہمارا اسپیشل ٹارگٹ نہیں ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ تک آپ کے لئے سو بیعتوں کا ٹارگٹ ہے اور جولائی تک تین ماہ کا عرصہ ہے۔ اپنے گھر، عاملہ سے شروع کریں اور تب فعّال صدارت کو کہہ سکتی ہیں اور آپ کے پاس 1800 داعیات الی اللہ ہیں۔ سو بیعتوں کے ٹارگٹ کو آپ ان پر تقسیم کریں تو ہر اٹھارہ ممبرات کو ایک بیعت کا ٹارگٹ دیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ ایک ایسا بروشر پمفلٹ بنائیں جس میں ختم نبوّت کا مطلب، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل، چاند سورج گرہن کا نشان، خلافت کی اہمیت وغیرہ کے حوالہ سے ایک دو جملوں میں بنیادی علم حاصل ہو سکے اور تبلیغ کے لئے ممبرات اس سے استفادہ کر سکیں۔

☆... حضورانور کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ سہ ماہی رسالہ ''خدیجہ''، ناصرات کا رسالہ ''گلدستہ'' اور الفضل انٹرنیشنل میں 'خدیجہ' کے چار صفحات پر مبنی شمارہ شائع ہوتا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ آپ کی کُل تجنید 13 ہزار پانچصد ہے۔ کیا آپ یہ معلومات دے سکتی ہیں کہ کتنی اردو اور کتنی جرمن پڑھنے والی ہیں اور اسی طرح اردو، انگریزی، جرمن میں کتنی لکھنا پڑھنا جانتی ہیں؟

حضورانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کو اپنے رپورٹ فارم میں شامل کر لیں اور یہ معلومات اکٹھی کریں۔

☆... حضورانور نے نیشنل سیکرٹری تربیت سے پردہ کے معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا ور جملہ حاضر صدرات سے دریافت فرمایا کہ کیا جو صدرات میرے سامنے بیٹھی ہیں کیا وہ اسی حلیہ میں باہر بھی ہوتی ہیں؟

اس پر صدرات نے یک زبان ہوکر اس امر کی تائید کی۔

حضورانور نے فرمایا کہ بالوں کو Cover نہ کرنے کی شکایات آتی ہیں۔ مجالس کی عاملہ میں سر پہ حجاب لینا، بال ڈھانکنا، لمبا کوٹ پہننا یہ کم سے کم حیا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ ''اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان'' حیا ایمان کا حصّہ ہے۔ اصل حیا یہ ہے کہ سر ڈھانکو اور اپنی چادریں اوڑھو، جسم کے اعضاء ظاہر نہ ہوں، ڈھیلا ڈھالا لباس ہو۔ بہت ساری جماعت میں نئی آنے والی یہ شکوہ کرتی ہیں کہ حیا کے معیار اچھے نہیں ہیں۔ اب یہ جرمن خاتون سامنے بیٹھی ہے۔ اس نے اپنا سَر اچھی طرح ڈھانپا ہوا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ ایسی ممبرات جن کو سیکرٹری بنا دیا جاتا ہے اُن کی تربیت کے معیار ایسے نہیں ہوتے تو انہوں نے دوسروں کی تربیت کیا کرنی ہے۔ اس لئے اپنی پسند کی عاملہ نہ بنائیں، یہ دیکھیں کہ آیا وہ اپنے شعبہ کی Requirement کو پورا کر رہی ہے۔ اگر سیکرٹری تعلیم ہے تو دینی علم ہو، مطالعہ کرنے والی ہو۔ سیکرٹری تبلیغ ایسی ہو جس کو تبلیغ کا شوق ہو۔ سیکرٹری ضیافت کے لئے ایسی ممبر ہوں جن کو مہمان نوازی کا شوق ہو۔

☆...حضور انور نے نیشنل سیکرٹری تربیت سے استفسار فرمایا کہ تربیتی سیمینار کا کیا فائدہ ہوا؟ کیا آپ نے کبھی Feedback لیا؟ حضورانور نے صدرات سے بھی اس بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر ایک ریجنل صدر نے سیمینار کے بارہ میں مثبت رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

حضورانور نے فرمایا کہ بہت سی مائیں ایسی ہیں جو پڑھی لکھی نہیں ہیں۔ اُن کی آپس میں بیٹیوں سے دوستی ہونی چاہئے۔ دوستی ہوگی تو مسائل حل ہوں گے۔ بہت سی مائیں ذاتوں میں الجھی ہوئی ہیں۔ کوئی بٹ ہے، چوہدری ہے۔ تو اس لحاظ سے ماؤں کو ٹریننگ دیں۔ یہ چیز بھی ساتھ ساتھ ہے۔ اس پہ نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ تربیت کے شعبہ کا یہ کام بھی ہے کہ جو لڑکیاں بہت جلد خلع کی درخواستیں دے دیتی ہیں۔ انہیں سمجھائیں کہ جلد بازی نہ کیا کریں۔

☆...**حضورانور نے سیکرٹری ناصرات کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ** ناصرات کے لئے ایسے پروگرام بنائیں جو اُن کی دلچسپی کے لئے ہوں۔ نیشنل اجتماعات پر بھی ناصرات کے علیحدہ پروگرام ہوں۔ علیحدہ مارکی ہو، ناصرات کے لئے تقریروں وغیرہ کا پروگرام ہو، بڑوں کے لیکچر ہوں اور صدر لجنہ کی تقریر ہو، جرمن میں اِن کو سمجھائیں کہ ان کو سمجھ آئے۔ ناصرات کو involve کریں۔ ان کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہماری ایک مجلس ہے۔

☆...حضورانور نے سیکرٹری خدمت خلق سے ان کے کاموں اور پراجیکٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر سیکرٹری خدمت خلق نے بتایا کہ ہمارے پروگراموں میں بلڈ ڈونیشن کیمپ، مہاجرین کی امداد، جہیز فنڈ میں معاونت اور لجنہ ہیلپ لائن شامل ہیں۔

☆...شعبہ تحریک جدید اور وقف جدید نے اپنے اعداد و شمار بتائے اور جماعت کی طرف سے موصول شدہ ٹارگٹ کے بارہ میں بتایا۔

☆...حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محاسبہ سے اس شعبہ کے تحت ہونے والے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

☆...سیکرٹری مال سے حضورانور نے کمانے والی ممبرات کی تعداد اور لجنہ کے سالانہ بجٹ کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ جس پر سیکرٹری نے بتایا کہ کمانے والی ممبرات کی تعداد 1086 ہے اور لجنہ کا سالانہ بجٹ سات لاکھ 89 ہزار پانچصد نوّے یورو ہے۔

☆... بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معاونہ صدر (برائے وصیت) سے موصیات کی تعداد دریافت فرمائی۔

اس پر معاونہ صدر نے بتایا کہ موصیات کی کُل تعداد 5228 ہے۔ **حضورانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا** کہ جو کمانے والی ممبرات ہیں ان کی وصیت کروانے کی کوشش کریں۔ کمانے والی 1086 میں سے پانچصد وصیت کرلیں۔

☆...حضورانور کے استفسار پر معاونہ صدر (شعبہ رشتہ ناطہ) نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ایک سہ ماہی میں چار سے پانچ رشتے طے ہوجاتے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ آپ اس بات کا بھی جائزہ لیا کریں کہ کتنے رشتے قائم رہتے ہیں۔

....

❁...بعدازاں ممبرات نے حضورانور کی اجازت سے سوالات کئے۔

☆...**ایک ممبر نے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی ممبر وعدہ لکھوانے کے بعد پورا نہ کرسکے تو کیا اس کے لئے بقایا ادا کرنا ضروری ہوگا؟**

اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ جس نے شوق سے وعدہ لکھوایا اور کسی وجہ سے ادا نہیں کرسکی تو اگر لازمی چندہ معاف ہوسکتا ہے تو یہ تو طوعی چندہ ہے۔

☆...**ایک ممبر نے سوال کیا کہ اگر کوئی ممبر جماعتی چندہ ادا کرتی ہے لیکن تنظیمی چندہ ادا نہیں کرتی تو کیا وہ طوعی چندہ جات کی ادائیگی کرسکتی ہے؟**

اس پر **حضورانور نے فرمایا** کہ دے سکتی ہے، لیکن وہ لجنہ کی عہدیدار نہیں بن سکتی۔ یہ لجنہ کے قواعد و ضوابط میں لکھا ہوا ہے کیونکہ وہ لجنہ کے چندہ کی ادائیگی نہیں کرتی۔

☆...**ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ تقریباً 300 ممبرات ایسی ہیں جن سے رابطہ نہیں ہوتا۔**

اس پر **حضورانور نے فرمایا** کہ اُن کے پاس تربیت کی سیکرٹری جائیں اور رابطہ کریں۔

☆... **ایک ممبر نے سوال کیا کہ جماعتی سطح پر تحریک جدید/ وقف جدید کے سیمینار ہوتے ہیں اور وعدہ جات کو بڑھانے کے لئے پرچیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔**

اس پر **حضورانور نے فرمایا** کہ پرچیاں تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پرچیاں دے کر بھول جاتے ہیں۔ اس کو چھوڑ دیں۔ اگر کوئی چندہ بڑھانا چاہتا ہے تو فارم پر لکھ کر بھیج دے۔

☆...**ایک سوال یہ کیا گیا کہ ہم شہداء کے نام پہ چندہ دے سکتے ہیں؟** اس پر **حضور انور نے فرمایا:** دے سکتے ہیں۔ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پہ، صحابہ کے نام پہ دیتے ہیں۔

☆...**ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا وفات شدگان کا وصیت کا چندہ اُن کی اولاد جاری رکھ سکتی ہے؟** اس پر **حضورانور نے فرمایا** کہ وہ معاملہ ختم ہوگیا۔ اللہ کے پاس ہے۔

☆...**ایک سوال یہ کیا گیا کہ مجلس میں دو ممبرات ایسی ہیں جو تجنید میں تو شامل ہیں لیکن وہ چندہ کی ادائیگی نہیں کرتیں اور نہ اجلاس میں شامل ہوتی ہیں۔**

حضورانور نے دریافت فرمایا کیا اُن کی کسی عاملہ ممبر سے لڑائی تو نہیں ہے؟ آپ رپورٹ میں بھی لکھا کریں، اُن کے گھر جائیں، اُن سے ملیں اور اگر اُن کی کوئی سہیلی ہے تو اُس کے ذریعہ اُن سے تعلقات بنائیں۔ جو ضائع ہو رہا ہے اُس کو ضائع نہیں کرنا۔

☆... **ایک سوال یہ کیا گیا کہ ایسی ممبرات جو مسلسل جماعتی پروگراموں، اجلاسات میں نہیں آتیں، اُن کی وجہ سے صدر مقامی مجلس کے انتخابات میں مسائل ہوتے ہیں اور کورم پورا نہیں ہوگا۔**

اس پر **حضورانور نے فرمایا** کہ آپ یہ لکھ دیا کریں کہ مستقل رابطہ میں نہیں ہیں، اجلاسوں میں نہیں آتیں۔ ایک آدھ کا مسئلہ ہے تو صدر لجنہ کو انتخاب سے قبل لکھ کر بھیج دیں کہ اس ممبر کا رابطہ بالکل نہیں ہے اس لئے انتخاب کے دوران مجلس کی کُل تجنید سے نکال دیں۔ اس طرح آپ کے کورم پر اثر نہیں پڑے گا۔

☆... **ایک سوال یہ کیا گیا کہ جماعت نے 2023ء میں ریڈیو چینل کھولنے کا ارادہ کیا ہے۔ اُس میں لجنہ کیسے مدد کرسکتی ہے؟**

اس پر **حضورانور نے فرمایا** کہ اُس میں لجنہ مدد کرسکتی ہے۔ UK میں ہمارے ریڈیو (Voice of Islam) کی ٹیم ہے، لجنہ بھی اس میں حصہ لیتی ہے۔ اُن سے رابطہ کرلیں۔

☆...**ایک سوال یہ کیا گیا کہ جو وقفِ نَو بچے اپنا وقف جاری نہیں رکھ پاتے، کیا اُن کو کوئی عہدہ دیا جاسکتا ہے؟** اس سوال کے جواب میں **حضورانور نے فرمایا:** دیا جاسکتا ہے۔

....

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور مقامی مجالس کی صدرات کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔

....

تقریب آمین

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور بعدازاں دعا کروائی۔

(بچے): حزیم عبداللہ، نذیر احمد خواجہ خاقان ناصر، امر فاروق جوئیہ، نبیل احمد، شعیب خان، ذیشان عامر، طاہر یاسر کاہلوں، طلحہ غفّار، ذکی احمد عزیز، سعید احمد، اسماعیل رحمان، عبدالمقیت، ملک مامور احمد، موحد احمد، حاشر احمد ساہی۔

(بچیاں): قانتہ احمد، تانیہ رانا، مایا یوسف، اریبہ اعوان، یُسریٰ شاہ، فاتحہ رائے، زائنہ چوہدری، انیقہ احمد، دانیہ سہیل، انجلا عظمت چٹھہ، سویرا، طوبیٰ ندیم، نگارش احمد۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

22/اپریل 2017ء بروز ہفتہ

....

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔ صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والے مبلغین کرام کی دوسری کلاس کو ''شاہد'' کی اسناد دیئے جانے کی تقریب منعقد ہو رہی تھی۔

جامعہ احمدیہ جرمنی۔ مختصر تعارف

جامعہ احمدیہ جرمنی کا آغاز جماعت جرمنی کے مرکز ''بیت السبوح'' کے ایک حصہ میں اگست 2008ء میں ہوا تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ جرمنی کے دوران 20 اگست 2008ء کو جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح فرمایا تھا۔

خدام الاحمدیہ جرمنی نے بیت السبوح میں اپنے مرکزی سینٹر ''ایوان خدمت'' میں اپنے دفاتر کے ساتھ ملحقہ دونوں ہال اور گیلری خالی کردی تھیں۔ اِن دونوں ہالوں میں جامعہ کا دفتر، پرنسپل آفس، سٹاف روم اور کلاس روم قائم کیا گیا اور طلباء کی اسمبلی کے لئے جگہ تیار کی گئی۔ طلباء کے ہوسٹل کے لئے ''بیت السبوح'' میں موجود تین منزلہ رہائشی عمارت استعمال میں لائی جاتی رہی۔

طلباء کی ضرورت کے لئے بڑی وسیع لائبریری پہلے سے ہی بیت السبوح میں موجود تھی۔ اسی طرح مسجد، پروگراموں کے لئے ہال، کچن، ڈائننگ ہال، سپورٹ ہال اور پارکنگ کے لئے وسیع جگہ، یہ سب کچھ بیت السبوح میں پہلے سے ہی مہیا تھا۔

چنانچہ اگست 2008ء میں بیت السبوح میں جامعہ احمدیہ کا آغاز ہوا۔ اس دوران فرینکفرٹ سے 57 کلومیٹر دُور آباد شہر Riedstadt میں ''احمدیہ مسجد عزیز'' کے ساتھ ملحقہ خالی پلاٹ جس کا رقبہ 5700 مربع میٹر ہے جامعہ کی عمارت کی تعمیر کے لئے خریدا گیا۔

15 دسمبر 2009ء کو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ تین سال کے عرصہ میں اس عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی۔

17 دسمبر 2012ء کو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ جرمنی کے دوران اس نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔

اس قطعہ زمین کے مغربی حصّہ میں جامعہ کی تدریسی اور انتظامی امور اور دفاتر، لائبریری پر مشتمل دو منزلہ عمارت ہے۔ اس نئی عمارت میں سات کلاس روم، دو بڑے ہال، لائبریری ہے۔ کمپیوٹر روم ہے۔ پرنسپل کے دفتر اور سٹاف روم کے علاوہ دیگر انتظامیہ کے دفاتر ہیں۔ ایک بڑا کچن اور ڈائننگ ہال ہے، مختلف گیلریز اور Lobbies ہیں۔ جب کہ اس پلاٹ کے مشرقی حصہ میں مسرور ہوسٹل

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

کی دومنزلہ عمارت ہے۔ ہوسٹل کی اس عمارت میں بڑے سائز کے کُل 31 کمرے ہیں اور ایک بڑا ہال ’’کامن روم‘‘ کے طور پر ہے جہاں In door کھیلوں کا انتظام ہے۔ ہوسٹل کے ایک حصّہ میں لانڈری روم بھی ہے۔ طلباء کے کھیل کے لئے فٹ بال، والی بال اور باسکٹ بال کے لئے بھی ایک جگہ تیار کی گئی ہے۔

کچھ عرصہ قبل جامعہ کے قطعہ زمین سے ملحقہ ایک تعمیر شدہ عمارت بھی تین لاکھ ساٹھ ہزار یورو میں خریدی گئی تھی۔ اس کا کُل رقبہ 2500 مربع میٹر ہے اور اس میں سے تعمیر شدہ حصہ 1045 مربع میٹر ہے۔ یہ عمارت دو منزلہ ہے جو ایک بہت بڑے ہال اور 14 کمروں پر مشتمل ہے۔ ان چودہ کمروں کو تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اساتذہ کے لئے تین فیملی رہائشوں اور دو سنگل رہائشوں میں تبدیل کیا گیا ہے۔

....

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجکر چالیس منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Riedstadt کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً پچاس منٹ کے سفر کے بعد ساڑھے گیارہ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ احمدیہ میں تشریف آوری ہوئی۔

مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی اور مکرم مبارک احمد تنویر صاحب صدر تعلیمی کمیٹی نے اساتذہ اور سٹاف کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

آج کی تقریب کے لئے جامعہ کے احاطہ میں ایک مارکی لگائی گئی تھی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں سٹیج پر تشریف لے آئے۔

اس تقریب میں جامعہ احمدیہ جرمنی کے تمام طلباء، اساتذہ کرام، اور دیگر سٹاف کے ممبران کے علاوہ نیشنل مجلس عاملہ جماعت جرمنی کے ممبران، جرمنی میں خدمت پر مامور تمام مبلغین کرام اور آج سندات حاصل کرنے والے مربیان کرام کے والدین اور بعض دیگر مہمان شامل تھے۔

....

جامعہ احمدیہ جرمنی ’شاہدین‘ میں تقسیم اسناد کی تقریب

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ احتشام احمد صاحب نے کی اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم مرتضیٰ منان صاحب (متعلم درجہ خامسہ) نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام

نونہالانِ جماعت! مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو

سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

اس کے بعد مکرم مبارک احمد تنویر صاحب صدر تعلیمی کمیٹی نے درج ذیل رپورٹ پیش کی۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ، جامعہ احمدیہ جرمنی کے لئے آج کا دن بہت ہی بابرکت ہے جس میں یہ ادارہ اپنے پیارے آقا کے دست مبارک سے لگائے گئے اس باغ کا دوسرا پھل حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ آج اِس ادارے سے اپنی تعلیم مکمل کر کے فارغ ہونے والی دوسری کلاس اپنے پیارے آقا کے دستِ مبارک سے اسناد لینے کی سعادت حاصل کرنے والی ہے۔

ہمارے محسن آقا نے اپنی اَنگنت مصروفیات کے باوجود آج وقت نکال کر اپنے غلاموں کو اپنے قرب سے نوازا جس پر ہم سب اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز ہیں اور پیارے آقا کی اس شفقت پر دل کی گہرائیوں سے حضور کے شکر گزار بھی۔

سیدی! 2009ء میں جرمنی، فرانس، سوئٹزرلینڈ اور بلغاریہ کے 23 طلباء نے اِس ادارے میں اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں سے 16 طلباء نے اپنی تعلیم مکمل کی ہے۔ اور یہ سب وقف نَو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو سال میں 32 مربیان یہ ادارہ اپنے آقا کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت کر پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور حضور انور کی راہنمائی میں اِن سات سالوں میں مقررہ نصاب کی تدریس کے علاوہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات اور مختلف احباب کے علمی و معلوماتی لیکچرز کے ذریعہ ان طلباء کی علمی استعداد کو بڑھانے کی کوشش کی گئی۔

موازنۂ مذاہب کے تدریسی نصاب کے علاوہ طلباء کو مختلف مذاہب کے مراکز میں بھی بھجوایا جاتا ہے تاکہ طلباء براہ راست ان کے سسٹم کو سمجھ لیں اور معلومات بھی حاصل کر سکیں۔ اس سلسلے میں عیسائیوں اور یہودیوں کے سنٹرز کا دورہ کروایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ کا ملکی پریس کے ساتھ بھی رابطہ ہے۔ اور وقتاً فوقتاً ٹی وی، ریڈیو اور پرنٹ میڈیا میں رپورٹس آتی رہتی ہیں۔ اس سلسلے میں حال ہی میں جرمنی کے مشہور ٹی وی چینل ZDF نے اپنے ایک پروگرام کے لئے تین بڑے مذاہب (اسلام، یہودیت اور عیسائیت) کے علماء کی تیاری پر ایک ڈاکومنٹری فلم بنائی جس میں حضور انور کے اس لگائے گئے باغ سے بھی، اسلام کی نمائندگی میں ایک طالبعلم عزیزم صادق احمد بٹ صاحب کو چنا گیا۔ اس 54 منٹس کی ڈاکومنٹری میں قریباً تیسرا حصہ جامعہ احمدیہ جرمنی کے طالبعلم کے بارے میں تھا۔ ٹی وی کی انتظامیہ کے مطابق 19 لاکھ ناظرین نے یہ پرگرام دیکھا ہے۔ پھر یہی پروگرام ایک دوسرے ٹی وی چینل ’’3 Sat‘‘ پر ایک ہفتہ کے وقفہ سے چلایا گیا۔

طلباء تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی ٹریننگ کے لئے جرمنی کے علاوہ دیگر ممالک میں وقف عارضی بھی کرتے رہے جن میں کبابیر، سویڈن، یوکے وغیرہ شامل ہیں۔ نیز جرمنی کے Tag der öffnen Tür کے موقع پر شعبہ تبلیغ کے تحت پورے جرمنی کی مختلف جماعتوں میں ڈیوٹی دیتے رہے۔

حضور انور کی ہدایت کے مطابق درجہ خامسہ کے طلباء کا جامعہ احمدیہ UK کی کلاس سے دو ہفتے کے لئے علمی تبادلے کا پروگرام بھی جاری ہے جس سے طلباء کو حضور انور کی مبارک قربت میسر آنے کے علاوہ ایک دوسرے سے تعارف اور ایک دوسرے کے ماحول کو دیکھنے، سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا ہے۔

دیگر جامعات کے طلباء کی طرح جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے پروگراموں میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ بعض پروگراموں میں ٹیکنیکل معاونت کی توفیق ملتی ہے۔

نصابی سرگرمیوں کے علاوہ جامعہ کا اس شہر کی انتظامیہ سے بھی بہت اچھا رابطہ ہے۔ شہر کی انتظامیہ کو جب بھی ضرورت پڑے تو جامعہ کے طلباء و اساتذہ ہر ممکن تعاون کرتے ہیں۔ مہاجرین کی آمد پر انتظامیہ کی جہاں ایک طرف ترجمانی کی ضرورت کو پورا کیا تو ساتھ ہی مہاجرین کی مدد کے لئے جامعہ نے دیگر اشیاء کے علاوہ دو ہزار یورو نقد ادا کئے۔ شہر میں صفائی کی مہم ہو یا بلڈ ڈونیشن کے کیمپس، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ کے طلباء پیش پیش ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال جامعہ کے اندر بھی عطیہ خون کا کیمپ منعقد ہوا جس میں جامعہ کے 59 طلباء نے عطیہ دیا اور ایک طالبعلم عزیزم عقیل احمد صاحب کو مسلسل دس مرتبہ عطیہ خون دینے پر شہر کی انتظامیہ نے انعام سے بھی نوازا۔ دوران سال مختلف تعلیمی اداروں سے 174 طلباء واساتذہ جامعہ کا وزٹ کرنے کے لئے آئے۔ امسال مختلف اوقات میں کل 441 غیر مسلم وغیر احمدی احباب جامعہ میں آئے جن میں جرمن، عرب اور دیگر قومیتوں کے افراد شامل تھے اور اسی طرح مختلف جماعتی وفود پر مشتمل 180، احباب جامعہ دیکھنے کے لئے آئے جن میں ایک بڑی تعداد واقفین نَو کی تھی۔

درجہ شاہد کے طلباء نے اپنے تعلیمی سفر کو جاری رکھتے ہوئے ساتویں سال میں حضور انور کی طرف سے منظور کئے گئے عناوین پر مقالے لکھے۔ حضور انور کی منظوری سے انہیں مختلف ممتحن حضرات کو چیکنگ کیلئے بھجوایا گیا۔ چیکنگ کے بعد مقالوں کے انٹرویوز ہوئے۔ ان انٹرویوز میں جرمنی کے علاوہ فرانس، یوکے اور سوئٹزرلینڈ کے ممتحن حضرات بھی شامل تھے۔

2016ء میں درجہ شاہد کے امتحانات کے لئے حضور انور کے ارشاد کے مطابق بعض امتحانی پرچہ جات جامعہ احمدیہ UK اور جرمنی سے تعلق رکھنے والے مختلف علماء نے تیار کئے اور انہوں نے ہی پیپرز چیک کئے۔

مئی 2016ء میں حضور انور کی طرف سے مقرر کردہ پانچ رکنی بورڈ نے طلباء کا فائنل انٹرویو کیا۔ اِن تمام امتحانات کے رزلٹ ساتھ ساتھ برائے ملاحظہ و منظوری حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کئے جاتے رہے۔

حضور انور کی دعاؤں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اِن تمام طلباء نے امتحانات، مقالہ جات اور انٹرویوز میں کامیابی حاصل کی۔ الحمدللہ علی ذالک

دیگر کھیلوں کے علاوہ طلباء کو ہائیکنگ کا موقع بھی ملا۔ درجہ شاہد کے امتحانات کے بعد اس کلاس کے طلباء کو تدریس کے ساتھ کچھ عملی ٹریننگ بھی کروائی جاتی ہے جس میں کھانا پکانا، بجلی کا کام، ہومیو پیتھی سے تعارف اور گاڑی کے بعض بنیادی کاموں کی واقفیت شامل ہے۔

پیارے آقا! جامعہ کی تدریس اور جامعہ کے اساتذہ وانتظامیہ کی کوششیں اپنی جگہ لیکن حقیقت وہی ہے جس کا اظہار حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’میں نے قرآن بھی پڑھا تھا۔ مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے طفیل سے حدیث کا شوق بھی ہو گیا تھا۔ گھر میں صوفیوں کی کتابیں بھی پڑھ لیا کرتا تھا۔ مگر ایمان میں وہ روشنی اور نور معرفت میں ترقی نہ تھی جو اَب ہے۔ اس لئے میں اپنے دوستوں کو اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ یاد رکھو اس خلیفۃ اللہ کے دیکھنے کے بدُوں صحابہ کا سا زندہ ایمان نہیں مل سکتا۔‘‘ (تاریخ احمدیت، جلد اول، صفحہ 342)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس حقیقت کی طرف احباب جماعت کی توجہ مبذول کرواتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ایک روحانی اثر ہوتا ہے جو سامنے آنے والے لوگوں پر پڑتا ہے۔ اس کو ہر ایک نہیں سمجھ سکتا۔.... دعا کے علاوہ قلب کا ایک اثر ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ بہت سی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور اس اثر کو وہی حاصل کر سکتا ہے جو مجلس میں آ کر بیٹھے اور جو مجلس میں نہیں آتا اس پر یہ اثر نہیں ہو سکتا۔‘‘ (خطاب جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1920ء، بحوالہ روزنامہ الفضل 21 مارچ 2011ء، صفحہ 11)

حضور انور سے ملاقات، تعلق اور قرب نہ ہو تو صرف نصابی کتب کے الفاظ تو اپنی ذات میں نور ایمان عطا کرنے سے عاری ہیں۔ اسی لئے اِن سات سالوں میں پیارے آقا کی جرمنی آمد کے موقع پر کوشش کی جاتی رہی کہ حضور انور کی قربت کے جو لمحے بھی میسر آ سکیں ان سے استفادہ کیا جائے۔ حضور انور ہی کی شفقت سے طلباء کو جب بھی موقع ملا، پیارے آقا کے ساتھ کلاسز میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ اِسی طرح جامعہ احمدیہ کی انتظامیہ کی طرف سے ہر ممکن کوشش کی گئی کہ طلباء زیادہ سے زیادہ حضور انور کی خدمت اقدس میں لندن ملاقات کیلئے جائیں اور حضور انور سے براہ راست فیض حاصل کریں۔ الحمدللہ، سوائے چند ایک طلباء کے جن کو ویزا کا مسئلہ ہے سب ہی پیارے آقا کی ملاقات کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

آج ہم ایک طرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ یہ طلباء اپنے سات سال کے تعلیمی سفر کا ایک مرحلہ بخیر و خوبی مکمل کر کے میدان عمل میں جانے کے لئے حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش ہیں تو دوسری طرف اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ہم جامعہ احمدیہ جرمنی کے تمام اساتذہ و طلباء اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ اور خدا اور خدا کا پیارا امام ہم سے جس خدمت کی توقع رکھتے ہیں اور جس مقام پر ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں وہ قادر خدا محض اپنے فضل سے ہمیں ویسا ہی بنا دے۔ آمین اَللّٰھم آمین۔

آخر میں حضور انور کی خدمت اقدس میں عاجزانہ درخواست ہے کہ جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان سلسلہ کو قرآن کریم کے ترجمہ اور درجہ شاہد کی ڈگری سے نوازیں۔ نیز باقی کلاسز میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو بھی انعامات سے نوازیں۔

....

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ کی چھ کلاسز کے سالانہ امتحانوں میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات سے نوازا۔

اس کے بعد جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی دوسری کلاس کے درج ذیل مربیان کو تفسیرِ صغیر اور درجہ شاہد کی ڈگری سے نوازا۔

نمبر شمار	نام طالبعلم
1	مکرم شیخ عبدالحنان صاحب مبلغ سلسلہ
2	مکرم منصور احمد گھمن صاحب مبلغ سلسلہ
3	مکرم ارسلان احمد سندھو صاحب مبلغ سلسلہ
4	مکرم عزیز احمد گھمن صاحب مبلغ سلسلہ
5	مکرم آفتاب اسلم صاحب مبلغ سلسلہ
6	مکرم محمد مصور احمد گوندل صاحب مبلغ سلسلہ
7	مکرم جواد احمد جٹ صاحب مبلغ سلسلہ
8	مکرم محمد سرفراز خان صاحب مبلغ سلسلہ

9 مکرم فخر احمد آفتاب صاحب مبلغ سلسلہ
10 مکرم رانا محمد منور صاحب مبلغ سلسلہ
11 مکرم عدیل احمد خالد صاحب مبلغ سلسلہ
12 مکرم جواد الدین عفان صاحب مبلغ سلسلہ
13 مکرم احمد بہزاد چوہدری صاحب مبلغ سلسلہ
14 مکرم وفا محمد صاحب مبلغ سلسلہ
15 مکرم حبیب الرحمان ناصر صاحب مبلغ سلسلہ
16 مکرم اسامہ احمد صاحب مبلغ سلسلہ
17 مکرم عبداللہ صاحب (بلغارین) مبلغ سلسلہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فارغ التحصیل طلباء مربیان سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تقریب سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

جامعہ کی انتظامیہ کی طرف سے جو ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی گئی ہے اس میں مختلف Activities کا بھی ذکر کیا گیا۔ جامعہ کے تعلیمی نصاب کے علاوہ جو یہ باتیں ہیں، ان کا تعارف اس لئے کروایا جاتا ہے یا ان چیزوں میں شامل ہونے کے لئے کہا جاتا ہے تا کہ مربیان جب میدانِ عمل میں آئیں تو انہیں جہاں ان باتوں کا علم ہو وہاں ان پر ان باتوں کی اہمیت بھی واضح ہو اور وہ اس بارے میں کوشش کرنے والے بھی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

میدانِ عمل میں آکر آپ لوگوں کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ اگرچہ ایک طالب علم جو جامعہ میں آتا ہے اس سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ اس کا دینی معیار، اس کا اخلاقی معیار، اس کا رہن سہن، اس کا بات چیت کا طریق، باقی دوسروں سے مختلف ہو اور اس میں آہستہ آہستہ تدریجی ترقی اور بہتری پیدا ہوتی رہے۔ لیکن میدانِ عمل میں آکر آپ کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی ہے۔ اب آپ صرف طالبعلم نہیں رہے۔ ویسے طالبعلم تو انسان ہمیشہ رہتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے یہی فرمایا ہے کہ ’قبر تک علم حاصل کرنا چاہئے‘۔ بلکہ اس کے ساتھ آپ کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ جہاں اپنوں کی تربیت کرنی ہے وہاں غیروں کو اسلام کا خوبصورت پیغام بھی پہنچانا ہے اور یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ابھی جو نظم پڑھی گئی ہے اس میں بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا ہے کہ ایک مقصد حاصل کرنا ہے جو کہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پس آپ میں ہمیشہ اس ذمہ داری کا احساس نہ صرف پیدا ہونا چاہیے بلکہ بڑھتے رہنا چاہیے۔ اب دنیا کی نظر آپ پر ہے۔ چاہے وہ احمدی ہیں یا غیر احمدی ہیں یا غیر مسلم ہیں۔ آپ لوگوں کے دلوں سے اب ہر قسم کا دنیاوی خوف دُور ہو جانا چاہیے اور اس دنیاوی خوف کو دل سے دور کر کے اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ہر لمحہ آپ کو بڑھتے رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق ہی ہے جو ہر موقع پر آپ کے کام آئے گا۔ اگر خدا تعالیٰ سے تعلق کا وہ معیار نہیں جو ایک مربی اور مبلغ کا ہونا چاہیے، جس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں دین کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہوں، میں نہ صرف اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرنے والا ہوں اور اس تبدیلی میں بڑھتا چلا جاؤں گا بلکہ دنیا کی اصلاح کر کے ان کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب لاؤں گا۔

جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل شاہدین۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک معیت میں۔

پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ کام نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا نہ ہو اور تعلق پیدا کرنے کے لئے آپ نے اپنے نوافل اور نمازوں کی نہ صرف یہ کہ سستی نہیں دکھانی بلکہ انتہائی کانشس ہو کر اس طرف توجہ دینی ہے۔ کوشش کر کے اس کو حاصل کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ اکثر مربیان سے جب بھی میں سوال کرتا ہوں تو نوافل میں بہت سستی ہے۔ تہجد کے لئے اٹھنے میں بڑی سستی ہے۔ یہاں خاص طور پر یورپ میں گرمیوں کے دنوں میں جب راتیں چھوٹی ہو جاتی اور دن لمبے ہو جاتے ہیں، بہت تھوڑا سونے کا وقت ملتا ہے لیکن اس میں بھی آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ نفل کی ادائیگی کے لئے جاگیں اور نفل ادا کریں۔ اور یہی چیزیں یا نوافل ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے میں اور تعلق بڑھانے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ فرائض تو ہر احمدی اور ہر مسلمان کے لئے فرض ہیں اور احمدی مسلمان کے لئے خاص طور پر جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور اس نے یہ عہد کیا کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ لیکن ایک مربی کا عہد اس سے بڑھ کر ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ لوگوں کی نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔ اور بعض میدانِ عمل میں آنے کے باوجود فجر کی نماز میں سستی دکھاتے ہیں۔ یہ سستیاں اب دُور ہونی چاہئیں۔ یہ سستیاں دُور کریں گے تو اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ترقی بھی کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

آپ کا سب سے بڑا مقصد توحید کا قیام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے میں اسی مقصد کے لئے آئے ہیں کہ توحید کا قیام ہو اور بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ یہ ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اور دوسرا مقصد انسان کے آپس کے حقوق ہیں ان کی طرف توجہ دلانا۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں ہو، اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو تبھی آپ توحید کے قیام کے لئے حقیقی کوشش کر سکتے ہیں۔ تبھی آپ کو وہ اِدراک حاصل ہو سکتا ہے کہ توحید کیا چیز ہے۔ ورنہ اگر عبادتیں نہیں اور عبادتوں کے مقابلہ پر بعض سستیاں آڑے آ رہی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے توحید کے مقابلہ پر کسی اور چیز کو کھڑا کر دیا ہے۔ یہ عموماً مَیں افرادِ جماعت کو بھی کہتا رہتا ہوں لیکن مربیان کے لئے یہ سب سے اہم چیز ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں گے تو تب ہی آپ توحید کے قیام کے لئے بھر پور کوشش کر سکتے ہیں۔ عبادت کے بغیر یہ ناممکن ہے کہ آپ توحید کا قیام کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پھر عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دینے کے بعد قرآن کریم کا پڑھنا، اس پر غور کرنا، اس کی تفاسیر پڑھنا، یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ آپ کو یہاں جامعہ احمدیہ میں تفسیر پڑھائی گئی اور تفسیر کا مختصر تعارف کروایا گیا ہو گا یا کچھ حد تک تفسیر پڑھائی گئی ہو گی لیکن اب اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے، اپنے علم کو مزید بڑھانے کے لئے آپ کو خود جہاں قرآن کریم پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہاں جو مختلف تفاسیر ہیں ان کو بھی پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں مختلف آیات کی تشریح فرمائی ہے وہ تفسیر کی صورت میں ایک جگہ جمع ہے۔ اس کو مسلسل آپ کو مطالعہ میں رکھنا چاہیے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقریباً 54 سورتوں کی تفاسیر ہیں، ان کو پڑھنا چاہیے اور ہمیشہ اپنے مطالعہ کو بڑھاتے چلے جائیں۔ یہی چیزیں آپ کے دین میں کام آئیں گی۔ ہر موقع پر یہ کوشش کریں کہ آپ کو آپ کے جواب قرآن کریم سے ملیں اور وہ اسی صورت میں مل سکتے ہیں جب آپ کو اس پر غور کرنے کی اور تدبر کی عادت ہو گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کا مختصر ذکر کر دیا جو چار جلدوں میں تفسیر کی صورت میں جماعت کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ آپ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی نہایت ضروری ہے۔ آپ کو کم از کم آدھا گھنٹہ روزانہ، اس سے زیادہ ہو تو اور بھی بہتر ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔ اور یہ چیز آپ کے علم کو بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کرے گی، ورنہ دنیاوی علم جو آپ نے مختلف جگہوں سے سیکھا یا پڑھ کر آئے ہیں یا آئندہ بھی شائد آپ کو پڑھنے کا موقع ملے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ لوگوں کو تحریک کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھو لیکن جب تک خود نہیں پڑھ رہے ہوں گے آپ کی تحریک میں اور توجہ دلانے میں برکت نہیں پڑے گی۔ پس اس لحاظ سے ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پھر ایک اہم بات یہ ہے کہ آپ لوگ میدانِ عمل میں خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں اور آپ نے اس نمائندگی کا حق ادا کرنا ہے جس میں تربیت بھی شامل ہے اور تبلیغ بھی شامل ہے۔ کسی بھی قسم کی مداہنت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں آپ نے سامنے شعر لکھ کر لگائے ہوئے ہیں کہ

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

بعض دفعہ مَیں نے دیکھا ہے کہ روئے زمین کو کیا ہلانا ہے بعض لوگ ذرا سے پریس کے دباؤ سے یا معاشرے کے دباؤ سے یا ان ملکوں کے غلط قوانین جو انہوں نے آزادی کے نام پر بنا دیئے ہیں ان کے زیرِ اثر آ کر حکمت کی بجائے مداہنت سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں۔

رُوئے زمیں کو تو ہم اسی وقت ہلا سکتے ہیں جب ہمارا اپنا ایمان مضبوط ہو اور اس مضبوط ایمان کے ساتھ ہم دنیا کا مقابلہ کرنے والے ہوں۔ اگر قرآن کریم کہتا ہے کہ ہم جنسی ایک برائی ہے تو اس کا مقابلہ ہم نے کرنا ہے چاہے جتنے بھی دنیاوی قوانین پاس ہوتے رہیں۔ اگر اسلام ہمیں کہتا ہے کہ عورتوں اور مَردوں میں ایک تقسیم کار بھی ہے اور فرق بھی ہے اور علیحدگی ہونی چاہیے اور مصافحہ سے بچنا چاہیے تو اس میں آپ کو جرأت سے کام لینا چاہیے۔ اسی طرح بعض دوسرے حقوق ہیں۔ اگر آزادی کے نام پر یہ لوگ بگڑ رہے ہیں تو ان کو بگڑنے سے بچانے کے لئے آپ نے اپنا کردار ادا کرنا ہے، نہ کہ مصلحت کے نام پر مداہنت دکھانا شروع کر دیں۔ مصلحت اور مداہنت میں بڑا فرق ہے۔ مصلحت یہ ہے کہ ایک چیز کو آپ حکمت سے بیان کریں لیکن کمزوری نہ دکھائیں۔ یہ نہ ہو کہ آپ یہ کہنے والے ہو جائیں کہ اگر کسی سے مقابلہ ہو جاتا ہے کہ اچھا ٹھیک ہے ہم مان لیتے ہیں یا اس کی ایسی توجیہیں پیش کریں جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہوں، یہ ہمارا مقصد نہیں۔ ہاں اگر لڑائی ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں۔ بہرحال ہم نے لڑائیاں نہیں کرنیں لیکن ہمارا جو مؤقف ہے، جو ہماری بنیادی تعلیم ہے جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیئے ہوئے ہیں ان سے ہم نے بہرحال پیچھے نہیں ہٹنا چاہے ایک خبر کیا اخباروں کے اخبار آپ کے خلاف کالم لکھنا شروع کر دیں تب بھی آپ نے اپنے مؤقف پر قائم رہنا ہے اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کرنی، نہ اس کی فکر کی ضرورت ہے کہ اگر ہم نے ان لوگوں کی باتیں نہ مانیں تو ہم شائد جماعت احمدیہ کا پیغام یا اسلام کا پیغام نہ پہنچا سکیں۔ اسلام کا پیغام تو بہرحال پہنچنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ ”مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“ جب اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے ’میں اور میرے رسول

غالب آئیں گے۔' جب یہ وعدے ہی اتنے زیادہ ہیں تو پھر ہمیں کسی بھی قسم کے خوف کی ضرورت نہیں ہے کہ شائد ہمارا پیغام نہ پہنچے۔ یہ مصلحت اندیشی نہیں، یہ بزدلی ہے۔

اور ایک مبلغ سے، ایک مربی سے بلکہ عہدیداروں سے بھی ایسی بزدلی کا اظہار نہیں ہونا چاہیے۔ تبھی آپ خلیفۂ وقت کی نمائندگی کا صحیح حق ادا کرسکتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پھر آپ نے افرادِ جماعت کو یہ احساس بھی دلانا ہے کہ آپ لوگ عالم باعمل ہیں۔ ان مولویوں کی طرح نہیں ہیں جو منبر پر کھڑے ہو کر تقریریں تو کر لیتے ہیں لیکن جب اپنی باری آئے تو ان کے معیار بالکل بدل جاتے ہیں۔ بلکہ آپ جو کہتے ہیں وہ کر کے دکھاتے ہیں اور اگر آپ جماعت کے ہر فرد میں یہ احساس پیدا کر دیں تو افرادِ جماعت کے اندر آپ کی عزت کئی گنا بڑھ جائے گی۔ عزت کسی دنیاوی خوشامد سے یا مصلحت سے نہیں بڑھتی، عزت اللہ تعالیٰ نے دینی ہے اور وہ اسی صورت میں ہوگی جب آپ کا قول و فعل ایک جیسے ہوں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اسی طرح میدانِ عمل میں بعض عملی معاملات آپ کے سامنے آئیں گے، ان میں آپ نے ہمیشہ غور کر کے، سوچ کر وہ فیصلے کرنے ہیں جو جماعتی مفاد میں ہوں مثلاً اخراجات وغیرہ ہیں۔ جہاں آپ خود قناعت دکھائیں وہاں عہدیداروں کو سمجھانا بھی آپ کا کام ہے کہ ہمارے اخراجات میں قناعت ہونی چاہیے۔ ہم ایک غریب جماعت ہیں اور چند افراد کے چندوں سے ہمارے اخراجات پورے ہوتے ہیں اور جماعت کے افراد کی اکثریت غریب ہے یا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بہت امیر ہیں۔ اس لئے آپ کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ ہمارے جو چندے آتے ہیں ان کے مقابل پر اخراجات کم سے کم ہوں اور کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اکنامکس کا یہ ایک اصول ہے کہ کامیاب وہی ہوتا ہے جو کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔ پس آپ کو بھی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ ہمارے منصوبے بہت بڑے بڑے ہیں اور انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ان کو پورا کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے لیکن اس کے لئے ہمیں بھی کوشش کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو ذرائع اور وسائل دیئے ہیں ان کو استعمال کرتے ہوئے ہم نے اِن بڑے منصوبوں کو حاصل کرنا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ 'سلسلہ کی عزت اور عظمت کا خیال رکھو۔' اور یہ سلسلہ کی عزت اور عظمت کا خیال رکھنا ایک مربی، مبلغ، واقف زندگی کا سب سے بڑھ کر کام ہے۔ ہمیشہ آپ کے سامنے سلسلے کی عزت اور عظمت اور وقار کا سوال رہنا چاہیے اور یہ تبھی ہوسکتا ہے کہ، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، جب آپ کا ہر لمحہ اپنے اوپر نظر رکھتے ہوئے گزرے گا۔ جہاں آپ کی عبادتوں کے معیار بلند ہوں وہاں آپ کے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں۔ اور آپ ہر معاملہ میں ایک مثالی اخلاق رکھنے والا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ گھروں میں ہیں تو عائلی طور پر آپ کے بہترین نمونے ہوں۔ باہر ہیں تو بول چال میں، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، اعلیٰ نمونے ہوں۔ آپ کے لباس میں آپ کے اچھے نمونے ہوں اور ہر شخص آپ کو دیکھ کر یہ کہنے والا ہو کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جماعت کی سچی نمائندگی کرنے والے ہیں، جو جماعت کی حقیقی نمائندگی کرنے والے ہیں اور ان سے کوئی ایسی حرکت کبھی نہیں ہوتی جو جماعتی مفادات کے خلاف ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عزتوں کو تو داؤ پر لگا سکتے ہیں لیکن جماعت کی عزت و عظمت پر کبھی فرق نہیں آنے دیں گے۔ پس یہ وہ معیار ہیں جو آپ نے حاصل کرنے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو فرمایا کہ 'تمہارا ایک نصب العین ہونا چاہیے۔' اور وہ نصب العین کیا ہے؟ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ یہ وہ نصب العین ہے جو عمومی طور پر جماعت کے ہر فرد کے لئے ہے لیکن مربی کے لئے سب سے بڑھ کر ہے۔ یہ بڑا وسیع کام ہے۔ جب ہم اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کہتے ہیں تو پھر، جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ آیا ہوں، اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ یہ صرف فرض نہیں ایک نصب العین ہے اور جماعت کی عظمت اور وقار کو قائم کرنے کے لئے بھی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا یعنی اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے۔ کبھی کسی انسان کے آگے نہیں جھکنا۔ کسی انسان سے، دنیا سے متأثر نہیں ہونا بلکہ ہر مدد اللہ تعالیٰ سے لینی ہے کہ انسان خطاؤں اور غلطیوں کا پُتلا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہیے اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کہ مجھے سیدھے راستے پر چلاتا رہ۔ کبھی ایسی لغزشوں میں نہ پڑ جاؤں جس سے جماعت کی عزت اور وقار پر حرف آئے، جس سے جماعت کی عظمت پر حرف آئے، جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہو کر اور پھر اپنے آپ کو مربی کا ٹائٹل دلوا کر اس پر حرف آئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک مربی غلط حرکت سے صرف اپنے آپ کو بدنام نہیں کرتا بلکہ پورے نظام کو بدنام کر رہا ہوتا ہے پس اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ہمیشہ آپ کے سامنے ہو اور اس پر ہمیشہ غور کرتے رہیں اور انعمت علیھم یعنی ان لوگوں میں شمار ہونے کی کوشش کریں جن پر اللہ تعالیٰ انعام کرتا ہے۔ پس ایسے انعام یافتہ جب بنیں گے تو پھر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق ہم ان چار باتوں پر عمل کرنے والے بنیں گے اور تبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق اپنے نصب العین کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اس بات کو ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور ان چیزوں کے لئے سب سے بڑھ کر چیز یہ ہے کہ تقویٰ بھی ہو۔ ہر ایک مربی کا تقویٰ کا میعار بلند ہو۔ ایک بزرگ کے کپڑے پر ہلکا سا داغ لگا ہوا تھا اور وہ اسے دھو رہے تھے۔ ان کے ایک مرید نے پوچھا کہ حضور آپ نے تو یہ فتویٰ دیا ہوا ہے کہ اتنے سے داغ سے گندگی نہیں ہوتی کوئی حرج نہیں ہے اور نماز وغیرہ جائز ہے اور کپڑے بھی پاک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو میں نے تمہیں دیا تھا وہ فتویٰ تھا اور یہ جو میں کر رہا ہوں یہ تقویٰ ہے۔ پس ایک مربی کو فتویٰ اور تقویٰ میں فرق کرنے کے لئے اپنے میعاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں اور اگر ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ میدانِ عمل میں بہترین مربی اور مبلغ کا کردار ادا کرسکنے والے ہوں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر میں فرمایا: اللہ کرے کہ آپ لوگ میدانِ عمل میں جا کر صرف ان باتوں کو اپنی ڈائریوں تک نوٹ کرنے والے نہ ہوں بلکہ عمل کرنے والے بھی ہوں اور ایک مثالی مربی اور مبلغ بن جائیں۔ وہ انقلاب پیدا کرنے والے ہوں جس کے پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے اور خلافت احمدیہ کے صحیح دست و بازو بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

....

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب بارہ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد جامعہ احمدیہ جرمنی کی تمام کلاسز نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ فارغ التحصیل مربیان کی تصویر کے بعد جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور کارکنان نے بھی اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ کے درج ذیل اساتذہ کرام کی رہائشگاہوں پر کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے۔

مکرم محمد فاتح ناصر صاحب۔ مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب۔ مکرم حامد اقبال صاحب، مکرم رحمت اللہ صاحب اور مکرم سہیل ریاض صاحب۔

ان اساتذہ کرام کی رہائشگاہیں جامعہ احمدیہ کے احاطہ کے ایک حصہ میں ہیں۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس ہال میں تشریف لے آئے جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء اور آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے اپنے پیارے آقا کی معیّت میں کھانا کھایا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعض طلبا سے گفتگو بھی فرمائی۔ ہال کے ایک طرف جامعہ کے کچن کا سٹاف کھڑا تھا جنہوں نے کھانا تیار کیا تھا۔ حضورانور نے ازراہ شفقت ان سے بھی گفتگو فرمائی۔

....

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے اعجازی شفا کا روح پرور واقعہ

استاد جامعہ احمدیہ مکرم شمس اقبال صاحب کی اہلیہ گزشتہ دنوں شدید بیمار رہی ہیں۔ اُن کی حالت اس حد تک

بگڑ گئی تھی کہ قومہ میں چلی گئی تھیں اور Ventilator پر ڈالنا پڑا تھا۔ پھیپھڑوں نے کام کرنا مکمل طور پر چھوڑ دیا تھا۔ ایک دن ڈاکٹر نے یہاں تک کہہ دیا کہ اب زندگی کی امید نہ ہونے کے برابر ہے اور حالت انتہائی خرابی کی طرف جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصوفہ کی بیماری کی رپورٹس پیش ہوتیں۔ حضور انور حال دریافت فرماتے اور دعاؤں سے نوازتے۔ ایک رپورٹ پر حضور انور نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اعجازی رنگ میں لمبی عمر عطا فرمائے''۔ حضور انور نے ہومیو نسخہ بھی عطا فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ حرف بحرف پورے ہوئے۔

شمس اقبال صاحب بتاتے ہیں کہ بظاہر زندگی کے کوئی آثار نہ تھے لیکن پیارے آقا کی دعاؤں سے ایک عظیم معجزہ رونما ہوا۔ اگلے ہی روز ڈاکٹر نے مجھے بلایا اور کہا کہ راتوں رات ایک معجزہ ہوا ہے کہ Ventilator جس کی طاقت انتہائی حد پر کی ہوئی تھی اور اس صورت میں بھی وہ کام نہیں کر رہا تھا کہ اچانک زندگی بحال ہونا شروع ہوئی اور اب صورتحال یہ ہے کہ مریضہ کے پھیپھڑے تیس فیصد کام کر رہے ہیں اور Ventilator سے ہم صرف 70 فیصد مدد لے رہے ہیں۔

چند دن کے بعد ڈاکٹر نے کہا کہ اب ان کے پھیپھڑے صحیح کام کر رہے ہیں اور جسم میں آکسیجن کی مقدار 98 فیصد ہے جو اس حالت میں حیران کُن ہے۔ ان کو Ventilator سے اتار دیا گیا اور گھر بھجوا دیا گیا اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم اور پیارے آقا کی دعاؤں سے مُردہ زندہ ہو گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شمس اقبال صاحب سے اہلیہ کی طبیعت کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر شمس اقبال صاحب نے عرض کی کہ وہ آج کے اس پروگرام میں شامل ہیں اور لجنہ کی طرف ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت لجنہ کی طرف تشریف لے گئے اور موصوفہ سے فرمایا کہ ''اب تو یہ بالکل ٹھیک ہو گئی ہیں''۔

بعد ازاں ایک بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت العزیز'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ مسجد سے باہر تشریف لائے تو جامعہ کے تمام طلباء راستہ کے ایک طرف قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام طلباء کو باری باری شرف مصافحہ سے نوازا اور بعض طلباء سے گفتگو بھی فرمائی۔

اس موقع پر اساتذہ کرام نے بھی مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں دو بجکر بیس منٹ پر جامعہ سے ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی اور تین بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 142 افراد اور تین احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی 28 جماعتوں اور شہروں سے آنے والے احباب اور فیملیز کے علاوہ پاکستان سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔

ملاقات کرنے والی ان سبھی فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

....

اعلان نکاح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے درج ذیل بارہ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

۱۔ عزیزہ عاتکہ ظفر صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد صاحب کا نکاح عزیزم مدثر احمد صاحب ابن مکرم منور احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۲۔ عزیزہ ماریہ احمد صاحبہ بنت مکرم بدر احمد صاحب (یوکے) کا نکاح عزیزم عرفان احمد اعظم صاحب ابن مکرم چوہدری منور احمد اعظم صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۳۔ عزیزہ کنول ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب کا نکاح عزیزم عمر مبشر صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۴۔ عزیزہ بادیہ یوسف صاحبہ بنت مکرم راجہ محمد یوسف خان صاحب کا نکاح عزیزم سفیر احمد صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۵۔ عزیزہ نمیرہ طارق صاحبہ بنت مکرم طارق محمود احمد صاحب کا نکاح عزیزم برہان احمد لون صاحب ابن مکرم فہیم احمد لون صاحب کے ساتھ طے پایا۔

٦۔ عزیزہ فریحہ محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب کا نکاح عزیزم حسن نعیم صاحب ابن مکرم نعیم احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۷۔ عزیزہ راحین کلیم شیخ صاحبہ بنت مکرم شیخ کلیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم ماہر احمد ممتاز صاحب ابن مکرم ممتاز احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۸۔ عزیزہ آمنہ اظہر خان صاحبہ بنت مکرم محمد اظہر صاحب کا نکاح عزیزم ودود راشد خان صاحب ابن مکرم مسعود ارشد خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۹۔ عزیزہ ماریہ بتول راجہ صاحبہ بنت مکرم راجہ طاہر محمود صاحب کا نکاح عزیزم فرید احمد طور صاحب ابن مکرم رحمت اللہ شمس طور صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۱۰۔ عزیزہ فاطمہ طاہرہ یونس صاحبہ بنت مکرم محمد یونس بلوچ صاحب کا نکاح عزیزم عدیل بابر صاحب ابن مکرم بابر جلال صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۱۱۔ عزیزہ نائمہ احمد طاہرہ صاحبہ بنت مکرم لطیف احمد صاحب کا نکاح عزیزم نعمان احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد طاہر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۱۲۔ عزیزہ سیماب آصف صاحبہ بنت مکرم آصف محمود صاحب کا نکاح عزیزم فرہان داؤد حیدر صاحب ابن مکرم داؤد حیدر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

... ... (باقی آئندہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 28/اپریل 2017ء بروز جمعۃ المبارک نماز عصر سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب (آف جلنگھم۔یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب (آف جلنگھم۔یوکے)

21 اپریل 2017ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو غانا اور سیرالیون میں بطور مبلغ سلسلہ طویل عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب :

1۔ مکرم کنج احمد ماسٹر صاحب (آف پنگاری کیرلہ۔انڈیا)

15 مارچ 2017 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 1962ء میں بیعت کی۔ شدید مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے اور ایمان میں ترقی کرتے ہوئے مختلف رنگ میں قربانیاں پیش کیں۔ بطور زونل امیر، صوبائی زعیم اور مقامی جماعت میں بطور امام الصلوٰۃ کے علاوہ مختلف دیگر حیثیتوں میں پچاس سال تک جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ ملیالم ترجمہ قرآن اور دیگر جماعتی تراجم کے کاموں میں بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ مرحوم نمازوں کے پابند، قرآن کریم کے عاشق، فعال داعی الی اللہ اور بڑے مخلص احمدی تھے۔ 1989ء میں ضلع کالی کٹ میں غیر احمدیوں کے ساتھ جو مباہلہ ہوا تھا اس میں اپنی اہلیہ اور بڑے بیٹے کے ساتھ شامل ہوئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مصدق احمد صاحب بطور امیر جماعت بنگلور خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب (آف لاہور)

23 فروری 2017ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور پرہیزگار انسان تھے۔ خلافت سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ یہاں ہر سال جلسہ سالانہ پر آتے اور حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے۔ اولاد کو بھی خلافت سے وابستگی سکھائی۔ اپنی جماعت میں شعبہ مال میں خدمت کی توفیق پائی۔ بڑے شفیق باپ اور اولاد کے لئے دعائیں کرتے رہتے۔ آڈٹ آفیسر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

3۔ مکرم عبدالحئی فاروقی صاحب (ابن مکرم عبداللطیف فاروقی صاحب۔کینیڈا)

بقضائے الٰہی کینیڈا میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰ کی نسل سے تھے۔ پنجگانہ نمازوں کے پابند، دعا گو انسان تھے۔ خلافت کے شیدائی اور خلیفۂ وقت سے محبت اور اطاعت گذاری کا تعلق رکھتے تھے۔ مالی قربانی میں بھی بہت اچھے تھے۔ نہایت شریف النفس، ملنسار، غریب پرور اور جماعتی عہدیداران کی اطاعت میں مثالی تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

4۔ مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب (آف کینیڈا)

28 مارچ 2017ء کو 87 سال کی عمر میں کیلگری میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت کے فدائی اور بڑے محنتی انسان تھے۔ لاہور اور پشاور میں مختلف جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ الفضل میں آپ کی نظمیں بھی چھپتی رہی ہیں۔ مرحوم مکرم شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل کے داماد تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

5۔ مکرم نعیم الرحمن صاحب (ابن مکرم حکیم عطاء الرحمن صاحب مرحوم معلم وقف جدید۔ربوہ)

19 فروری 2017ء کو 59 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ وقف جدید کے معلم رہے۔ وکالت علیاء میں بھی ایک سال تک بطور محرر کام کیا۔ نیز طاہر آباد ربوہ کے پلاٹوں کی فروخت اور ریکارڈ وغیرہ کا کام کرتے رہے۔ مرحوم بہت خیال رکھنے والے، غرباء کے ہمدرد، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ مکرم ضیاء الرحمان صاحب (کارکن وقف جدید) اور مکرم حافظ حفیظ الرحمان صاحب (مربی سلسلہ۔نائب ناظر بیت المال خرچ) کے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بچوں کو پانچ وقت نمازوں کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں۔ اس کی عادت بھی بچوں کو ڈالنی چاہئے اور اس کے لئے سب سے بڑا والدین کا اپنا نمونہ ہے۔ اگر وہ خود نمازی ہوں گے تو بچے بھی نمازی بنیں گے۔ نہیں تو صرف ان کی کھوکھلی نصیحتوں کا بچوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 20)

بقیہ: اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بر موقع مجلسِ شوریٰ مرکزیہ (ربوہ) 1984ء

از صفحہ نمبر 4

کی ہر منزل کے حصول کے نتیجہ میں خوف پیدا ہوتے ہیں جو دشمن کی تکلیف کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے حسد کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ وہ خوف ہے جو تمکنت سے پہلے پیدا نہیں ہوا کرتا۔ یہ ہر تمکنت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ وہ جماعت جو ترقی نہیں کر رہی اور جو نشو ونما نہیں پا رہی اس کے اندر بھی ایک بے خوفی پیدا ہو جاتی ہے اور بے خوفی کے نتیجہ میں پھر اس کو کوئی خوف نہیں آتا وہ اپنی ذات میں سکڑی رہتی ہے۔ مسلمانوں کے اندر بھی ایسی بہت سی جماعتیں ہیں جن کے ساتھ مسلمانوں کو اس سے بہت زیادہ اختلافات ہیں جو ہمارے بعض عقائد سے وہ رکھتے ہیں لیکن ان سے خوف کوئی نہیں رکھتے۔ کیونکہ ان کو جو امن نصیب ہے وہ نشو ونما نہ پانے کا امن ہے۔ وہ زندگی کے فقدان کا امن ہے۔ وہ چار دیواری میں قلعہ بند ہونے کا امن ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اس جماعت سے یہ توقع نہیں رکھتا جو خلافت سے وابستہ ہو یا جس کو خلیفہ بنایا گیا ہو۔ اس کو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تم ایسے کام کرو جس کے نتیجہ میں تمہیں تمکنت نصیب ہو یعنی یہاں حوالہ ہو جائے گا شروع کی طرف جہاں یہ شرط لگائی گئی تھی۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ ۔وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ۔ یہ اس آیت کی مکمل شکل بن جائے گی کہ اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے جو عمل صالح کے ذریعہ مسلسل ترقی کے لئے کوشاں ہیں اور ہر آن ان کا قدم نیک اعمال کے نتیجہ میں آگے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کے دین کو ضرور تمکنت نصیب فرمائے گا اور ہر تمکنت کے بعد ایک ایسا مقام ان کو عطا ہو گا کہ دنیا ان سے خوف محسوس کرے گی اور ان سے خوف محسوس کرنے کے نتیجہ میں جو ردّ عمل پیدا ہوتا ہے اس سے ان کے لئے ایک خوف پیدا ہو جائے گا۔ ان کیلئے بظاہر خطرناک حالات پیدا ہوں گے۔ خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تم تمکنت کے حصول کے لئے نیک اعمال کے ذریعہ کوشش کرتے چلے جاؤ ہم تمہیں تمکنت دیتے چلے جائیں گے اور یہ یقین دلاتے ہیں کہ اس وجہ سے جو خوف تمہارے لئے پیدا ہوں گے ان کے ہم ذمہ دار ہیں۔ ہر خوف جو تمہاری ترقی کے نتیجہ میں تمہارے لئے پیدا ہو گا خدا اس کا ضامن ہے جس طرح کہتے ہیں ؎

تُو مشقِ ناز کر، خونِ دو عالم میری گردن پر

(دیوان غالب صفحہ 52 مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور 1969ء)

اسی قسم کا مفہوم یہ آیت بیان کر رہی ہے کہ تم آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ تمہارے لئے کوئی آخری منزل نہیں ہے۔ تمہارا ہر قدم جو آگے بڑھے گا اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تمہیں ایک تمکنت نصیب فرمائے گا۔ تم ہر تمکنت کی جو منزل حاصل کرو گے اس کے نتیجہ میں مخالفت کی ایک آگ لگ جائے گی۔ اور تم گرجتے ہوئے بے انتہا خطرناک بادل دیکھو گے جو تمہیں ڈرائیں گے اور دھمکائیں گے کہ اچھا تم ترقی کرنے کی جرأت کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ان کی بالکل پرواہ نہ کرو۔ ان کا جواب دینا ہمارا کام ہے۔ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا۔ یہ وعدہ بڑی شدت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ وعدے کی شدت کے جو ذرائع عرب اختیار کرتے ہیں یا عربی زبان میں اختیار کئے جاتے ہیں وہ سارے یہاں اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔ لام جو شروع میں آیا ہے یہ شدّت پیدا کرنے کے لئے ہے۔ نون خفیفہ بھی شدت کے لئے آتا ہے اور نون خفیفہ سے زائد کر کے اسے نون ثقیلہ میں تبدیل کر دیا جائے تو شدت میں انتہا پیدا ہو جاتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ اس شدت کے ساتھ آپ کو مطمئن فرما رہا ہے کہ ہر تمکنت کے نتیجہ میں جس کا تمہارے اعمال صالح سے تعلق ہو گا خدا تعالیٰ ان کو قبول فرما کر تمہیں تمکنت نصیب فرمائے گا۔ جو بھی خوف پیدا ہوں گے ان سے تم نے ہرگز نہیں ڈرنا اور نہ خوف کھانا ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو تم مشرک بن جاؤ گے۔

یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا۔ ہم تمہیں ایسی جماعت دیکھنا چاہتے ہیں کہ جس میں شرک کا ادنیٰ پہلو بھی نہ ہو۔ تم اعمال صالحہ کے ذریعہ ترقی پر ترقی کرتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ان اعمال صالح کو قبول فرمائے اور اتنے زیادہ نتیجے پیدا فرمائے کہ اعمال صالحہ کے ساتھ بظاہر ان نتائج کو کوئی نسبت نہ رہے اور یوں محسوس ہونے لگے کہ تمکنت خالصۃً اللہ ہی کی طرف سے آئی تھی ہمارے اعمال صالح کا اس میں کوئی بھی دخل نہیں ہے۔ یہ مکمل نقشہ بن جاتا ہے۔ تم اعمال کرو گے لیکن اعمال صالحہ کو براہ راست تمکنت کا پھل نہیں لگے گا بلکہ اعمال صالحہ کو قبول فرما کر اللہ تعالیٰ تم پر اتنے فضل نازل فرمائے گا کہ پھر تمہیں جو تمکنت عطا ہو گی وہ خدا کی طرف سے آئے گی اور تمکنت جب خدا بھیجے گا تو دنیا میں حسد کی ایک آگ لگ جائے گی۔ تمہاری ترقیات لوگوں کو ہضم نہیں ہوں گی۔ وہ بے قرار اور بے چین ہو جائیں گے۔ وہ تم سے خطرہ محسوس کرنے لگیں گے اور اس کے نتیجہ میں وہ تمہاری مخالفت کریں گے اور تمہارے لئے خطرات پیدا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان خطرات سے نکالنا یہ ہمارا ذمہ ہے ہم اتنا وعدہ کرتے ہیں جتنا شدت اور روزمرہ کے لحاظ سے ممکن ہے۔ تم ہمارے وعدہ پر یقین رکھو۔ یہ مختلف قسم کے خوف تمہاری تمکنت کی حالت کو کسی قیمت پر بدل نہیں سکیں گے۔ خدا کی طرف سے لازماً ہر خوف کی حالت کو ناکام بنا دیا جائے گا اور اسی خوف سے ایک نیا امن تمہیں نصیب ہو گا۔ یعنی تمکنت کا مضمون لفظ امن کے ساتھ دوبارہ داخل کر دیا ہے۔ یعنی خوف کے نتیجہ میں بھی ترقی ہی نصیب ہو گی۔ مخالفانہ کوششوں کے نتیجہ میں بھی تمکنت ہی نصیب ہو گی کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے تمکنت کا عربی لغت میں ایک معنی امن کی حالت کا بھی ہے۔ پس اللہ کی طرف سے ایک امن کی حالت تمہیں نصیب ہو گی جسے لوگ بدلنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر تم نہیں ڈرو گے اور خدا پر توکّل رکھو گے اور تمہاری آگے بڑھنے کی رفتار میں خوف کی وجہ سے کمی نہیں آئے گی (یہ ساری باتیں اس کے مفہوم میں شامل ہیں) تو پھر اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ اس خوف میں سے بھی خدا تعالیٰ امن کے حالات پیدا کر دے گا اور تمہارے لئے نئی تمکنت کے حالات پیدا کر دے گا۔ مگر یاد رکھو اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا۔ تم نے میرے سوا ہرگز کسی کی عبادت نہیں کرنی۔ کسی بندہ پر انحصار نہیں کرنا۔ کسی اور کو اپنا رب نہیں بنانا اور خالصۃً میرے لئے ہو رہنا ہے۔ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا۔ اور غیر کے خوف کو دل سے کلیۃً نکال ڈالنا ہے ورنہ تم خدا کے نزدیک مشرک شمار کئے جاؤ گے۔ جب یہ سب کچھ ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس تقدیر الٰہی کو دیکھنے کے باوجود یعنی باوجود اس کے کہ ہزارہا ایسے واقعات رونما ہو چکے ہوں گے جو الٰہی سلسلہ کی تاریخ سے وابستہ ہوں گے وہ سلسلہ جو من حیث الجماعت خلیفہ ہے اور جس کا ارتکاز ہو گیا ہے ایک خلیفہ کی شکل میں اور اس کی بیعت کر کے وہ مرتکز ہو گئے ہیں طاقت کے لحاظ سے ایک مقام پر، ان لوگوں کے اوپر بارہا دنیا دیکھ چکی ہے کہ ایسے حالات آئے لیکن ہر دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو پورا فرمایا۔ ہر دفعہ تمکنت کو بڑھایا۔ ہر دفعہ خوف کو بدلا اور خوف میں سے تمکنت کے سامان پیدا فرمائے۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد اگر پھر بھی تم نے انکار کیا تو یہ تو پھر بڑی ناشکری کے مترادف ہو گا۔

مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ الٰہی فضلوں کے بعد بھی تم میں کسی نے اگر انکار کیا اور محروم رہ گیا۔ دوسرے معنے ہیں اگر تم نے ان فضلوں کی ناشکری کی اور خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کے نتیجہ میں پہلے سے زیادہ تسبیح وتحمید میں مصروف نہ ہوئے اور اس کی حمد کے گیت نہ گائے تو پھر یہ خدا کے نزدیک فِسق ہے۔ اس لئے جماعت پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ کسی شکل میں بھی ناشکری نہ کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھیں تو اس کے شکر اور حمد کے گیت گاتے ہوئے اس کثرت کے ساتھ اس کے حضور سربسجود ہوں کہ اس کے نتیجہ میں آپ کے لئے پھر تمکنت کا ایک نیا دَور شروع ہو جائے۔

یہ وہ لامتناہی ترقی کا سلسلہ ہے جس کو قرآنی اصطلاح میں خلافت کہا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ حسین اور کامل نظام سوچا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ ایک جاری سلسلہ ہے جس میں ایک کے بعد دوسرا، دوسرے کے بعد تیسرا نمائندہ آپ کو عطا ہوتا ہے اور اس کی ذات کے اردگرد اکٹھے رہنے کے نتیجہ میں آپ خلیفہ ہیں۔ اگر اس کی ذات سے الگ ہوتے ہیں تو آپ خلیفہ نہیں رہتے۔ یہ ایک اور پہلو ہے جس کی طرف آپ کو متوجہ رہنا چاہئے کہ **من حیث الجماعت خلافت اس وقت تک ہے جب تک یہ خلافت مرتکز ہے ایک خلیفہ کے وجود میں اور یہ وجود وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے تصرّف کے تابع آپ کا نمائندہ بنا دیتا ہے یا اپنا نمائندہ بنا دیتا ہے۔** دونوں صورتیں ہیں۔ لیکن جو شخص اس سے الگ ہو جاتا ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ جو اس سلسلۂ خلافت سے پھر الگ ہوتا ہے وہ گویا اس کا انکار کرتا ہے جس نے اس کو خلیفہ بنایا ہوتا ہے۔

فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔ مختلف علماء کی طرف سے فِسق کے مختلف معنے کئے گئے ہیں۔ فِسق کا ایک مطلب یہ ہے کہ وہ کافر ہو گیا یعنی خدا کے نزدیک اس نے انکار کر دیا۔ اس کا دین سے کوئی تعلق نہ رہا۔ اس کا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ تو مراد یہ ہے کہ اگر تم خلافت کا کفر کرو گے تو وہ فسق پر منتج ہو جائے گا اور تمہارا اسلام سے کوئی تعلق باقی نہیں رہے گا۔

فسق کا ایک اور معنی یہ بھی ہے کہ تمہارا امن اٹھ جائے گا کیونکہ جب عرب کسی کھجور کے متعلق محاورۃً کہتے ہیں کہ فلاں کھجور فاسق ہو گئی۔ (تاج العروس زیر مادہ فسق) ۔ تو مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کا گودا اپنے خول کو توڑ کر اس کا کچھ حصہ کیڑوں اور دوسری چیزوں کا شکار ہونے کے لئے باہر آ گیا۔ وہ حفاظت جو خول کے اندر اس کو ملی ہوئی تھی اس حفاظت سے اس کا کچھ حصہ باہر آ گیا۔

پس یہاں فِسق کے معنے یہ ہوں گے کہ **اگر تم نے خلافت کی ناشکری کی تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ نظام خلافت کے اندر جو امن تمہیں نصیب ہے وہ اٹھ جائے گا اور تم جُنَّۃٌ کے پیچھے نہیں لڑ رہے ہو گے۔ بلکہ تمہارے بعض اعضاء اور بعض حصے اس حفاظت کی ڈھال سے آگے نکل کر دشمن کی زد میں آجائیں گے۔** پس یہ مضمون بھی چونکہ consistent چل رہا ہے اس لئے اس کا مطلب یہی ہے کہ تم اپنا امن کھو دو گے۔ تم خلافت کی جس حد تک بھی ناشکری کرو گے، جس حد تک اس کے دائرہ سے باہر نکلو گے اس حد تک تم دنیا کے عذابوں کے شکار ہونے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہے ہو گے۔ اس لئے خلافت کے ساتھ چمٹے رہنا ہے۔ کسی طرح اور کسی حالت میں بھی اس سے باہر نہیں نکلنا۔ یہ ہے ایک پہلو اور ایک مضمون آیت استخلاف کا جس کی طرف آج میں نے احباب کو توجہ دلانا ضروری سمجھا۔

اس کے کچھ نتائج نکلتے ہیں۔ کچھ ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ دین کے لئے تمکنت کی جو کوشش ہے جس کے نتیجہ میں دشمن کو تکلیف پہنچی ہے وہ کوشش آپ نے کرنی ہے اور وہ تکلیف اب لوگوں کو ہو رہی ہے۔ مثلاً دعوت الیٰ اللہ کا پروگرام ہے اس کے نتیجہ میں اس وقت دنیا میں بہت شدید ردّ عمل ہوا ہے۔ بعض کمزور لوگ شاید خوف محسوس کر رہے ہوں اور وہ سمجھیں کہ ہم دعوت الیٰ اللہ کے پروگرام میں بہت ہی زیادہ تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اس کے نتیجہ میں کہیں یہ نہ ہو جائے اور کہیں وہ نہ ہو جائے۔ دشمن بیزار ہو رہا ہے۔ دشمن کی توجہ ہماری طرف ہو رہی ہے۔ وہ نئے نئے منصوبے بنا رہا ہے۔ لیکن میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس آیت کے مضمون میں یہ بات اچھی طرح کھول دی گئی ہے کہ اگر اس کوشش کے نتیجہ میں جو اعمال صالحہ کے ذریعہ کی جاتی ہے تم آگے بڑھنے لگو۔ نئے نئے لوگ تمہارے اندر داخل ہونے شروع ہو جائیں۔ نئی نئی قومیں تمہارے اندر داخل ہونے لگیں یعنی تمہیں غلبہ نصیب ہونا شروع ہو جائے۔ کیونکہ اس آیت میں ایک معنی غلبہ کا ہے۔ چنانچہ اب دشمن بڑی شدت کے ساتھ مشتعل ہو چکا ہے اور وہ ہمارے مٹانے کے منصوبے بنا رہا ہے اس لئے اگر کوئی یہ کہے کہ ہمیں ذرا دھیما ہو جانا چاہئے۔ ہمیں اپنی کوششوں کو کچھ سست کر دینا چاہئے تو ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نے یہ بات سوچی تو تم مشرک ہو جاؤ گے۔ تمہارا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ تم وہ اُمّت واحدہ نہیں رہو گے جو توحید کے نتیجہ میں وجود میں آتی ہے۔

پس مَیں جماعت کو اچھی طرح متنبہ کر دینا چاہتا ہوں کہ **اگر کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات گزری ہو کہ تبلیغ کے نتیجہ میں خطرات پیدا ہو رہے ہیں اس لئے ہمیں تبلیغ میں کمی پیدا کر دینی چاہئے تو یہ مشرکانہ خیال ہے اس کو دل سے نکال دیں** ورنہ اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا۔ وہ شجر توحید سے کاٹا جائے گا جو یہ خوف اپنے دل میں پیدا کرتا ہے۔ یاد رکھیں صرف اللہ پر ہمارا توکّل ہے اور وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ وہ ہمیشہ ہمارے لئے کافی رہا ہے اور کبھی بھی اس نے ہمیں خوف کی حالت میں اکیلے نہیں چھوڑا۔ وہ سب وفاؤں سے بڑھ کر وفادار خدا ہے۔ ہم نے اس سے بے وفائی نہیں کرنی۔ ایک ایک بچے کے لئے بھی اگر کاٹے جانے کا خوف ہمارے سامنے ظاہر ہو جائے اور ہر طرف سے بھیانک شکلیں ہمیں ڈرانے کے لئے ابھر آئیں اور بظاہر ہر طرف اندھیرے پھیل جائیں تب بھی ہم

نے ثبات قدم دکھانا ہے۔ ایک قدم پیچھے نہیں ہٹنا۔ ایک قدم رکنا نہیں بلکہ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اللہ پر توکل کرتے ہوئے ہر میدان میں آگے بڑھنا ہے۔

یہ عہد کر کے آج آپ نے واپس جانا ہے اور اس روح کو جماعتوں میں پھیلانا ہے اور اس روح کے مبلغ بن جانا ہے کیونکہ خلافت کا یہ خلاصہ ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔

دوسرا پہلو ہے چندوں میں اضافہ۔ یہ بھی تکلیف کا موجب بن رہا ہے یعنی اَنْفُس میں خدا کی طرف سے جو تمکین نصیب ہو رہی ہے اور برکت مل رہی ہے اس کے نتیجہ میں بھی حسد کی ایک آگ لگ گئی ہے اور وہ کہتے ہیں یہ کیوں بڑھ رہے ہیں اور آپ کیوں زیادہ مالی قربانی کر رہے ہیں۔ مالی قربانی میں اضافہ کے نتیجہ میں بھی حسد کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ بھئی چندہ ہم دیتے ہیں۔ ہم اپنی جائز کمائی میں سے خدا کے حضور ادا کرتے ہیں۔ اس میں آپ کو تکلیف کیا ہے۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ جماعت چندے اکٹھے کر رہی ہے تو یہ تو ایک کھلی دوڑ ہے۔ قرآن کریم نے جو دوڑ بتائی ہے وہ تو نیکیوں کی دوڑ ہے تم بھی اس میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تمہیں ہمارے چندے سے کیا تکلیف ہے۔ عقلی نتیجہ تو یہی نکلتا ہے کہ نہیں ہونی چاہئے بلکہ ان کو تو خوش ہونا چاہئے بڑے بیوقوف لوگ ہیں اپنے اموال محنت سے کماتے ہیں لیکن ان کے نزدیک جو غلط مقصد ہے اس میں ضائع کر رہے ہیں۔ اگر وہ واقعۃً یہ سمجھتے ہیں کہ اموال ضائع ہو رہے ہیں تو ان کو تو اس پر بڑی خوشی ہونی چاہئے کہ لو جی اور زیادہ بیوقوف ہو گئے۔ اب پہلے سے بھی زیادہ بڑھ کر بیوقوف ہو گئے۔ پہلے تھوڑا چندہ دیا کرتے تھے اب زیادہ چندہ جھونک رہے ہیں اس مقصد کیلئے جسے وہ احمقانہ مقصد سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کا دل کچھ اور گواہی دے رہا ہے۔ ان کا دل بتا رہا ہے کہ یہ ایک بامقصد جماعت ہے۔ ان کا ہر روپیہ ایک اعلیٰ مقصد کیلئے استعمال ہو رہا ہے جو ان کے لئے مزید تمکنت کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو نتیجہ نکالا وہ کتنا درست ہے۔ اور اسی طرح اس آیت کی ترتیب ہونی چاہئے کہ تمہارے اعمال صالح کو خدا قبول فرمائے گا اور تمہاری جانوں میں بھی برکت دے گا اور تمہارے اموال میں بھی برکت دے گا اور ہر برکت کے نتیجہ میں تمہیں خوف کے حالات پیدا ہوتے دکھائی دیں گے۔ لیکن خدا فرماتا ہے کہ اس وقت ہم تمہیں یہ نصیحت کرتے ہیں کہ تم نے شرک بالکل نہیں کرنا۔ ہم پر توکّل رکھنا ہے۔ صرف ہماری عبادت کرنی ہے۔ پھر دیکھنا کہ خدا کس طرح تمہارے ہر خوف کو امن میں تبدیل کرتا چلا جائے گا۔ پس چندوں کے نظام میں بھی خدا تعالیٰ نے جو برکت عطا فرمائی ہے اس میں بھی آپ نے آگے ہی آگے بڑھنا ہے اور آگے بڑھنے کے لئے جو ذرائع آپ کے سامنے آج یا کل یا پرسوں رکھے گئے ان کو واپس جانے کے بعد عمل کی دنیا میں ڈھالیں اور کوشش کریں کہ مجوزہ طریقوں پر عمل کر کے بجٹ کو پہلے سے بہت زیادہ بڑھا دیں۔

اب ہم دعا کے بعد رخصت ہوں گے۔ دعا کے سلسلہ میں ایک بات یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے اور درود پڑھنے کی طرف جماعت کو توجہ دلائیں اور اس کی باقاعدہ ایک مہم چلائی جائے خصوصیت کے ساتھ جن تاریخوں میں جماعت کو الٹی میٹم دیا گیا ہے ان تاریخوں سے پہلے غیر معمولی پروگرام بنایا جائے تہجد کی نمازوں کا بھی اور سارے سارے دن دعائیں کرنے کا بھی۔ دعا کا طریقہ یہ ہوگا کہ سب سے پہلے حمد باری تعالیٰ یعنی تسبیح و تحمید کی جائے اور دل کو خوب خدا کی یاد میں غرق کر کے اس کے پیار، اس کے حسن اور اس کی اعلیٰ ذات و صفات کا تصور باندھ کر دعا کی جائے تب حمد باری دل سے جاری ہوگی۔ اس کے بعد بڑے درد اور گہرے جذبۂ عشق اور محبت کے ساتھ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجے جائیں۔ اور پھر بڑے دردمند دل کے ساتھ یہ دعا کی جائے کہ اے اللہ! ہماری تو ساری کائنات اور سارا وجود تو ہے یا تیرا محبوب رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ ہمیں اس سے کاٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے ہم نہیں کٹ سکتے۔ ہم اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے اے خدا! اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا فرما کہ یہ جو کاٹنے والے ہیں یہ ہمارے اندر شامل ہو کر اس لذت کو پا جائیں جو حقیقی وصال کی لذت ہے۔ وہ ہمیں کاٹنے میں کلیۃً ناکام رہیں اور خود جماعت میں داخل ہو ہو کر اس زندہ خدا سے تعلق جوڑ لیں جس کو ہم نے دیکھا ہے ایک محسن خدا کے طور پر اور اس زندہ رسول سے تعلق جوڑ لیں جس کو ہم نے ایک زندہ رسول کے طور پر دیکھا ہے۔ اور جو بنی نوع انسان میں ہمارے لئے محبوب ترین وجود ہے اور جس کے لئے ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ یہ دعا کریں۔

اور پھر وہ مسنون دعا بھی کریں اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِ ھِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ (سنن ابی داوٗد۔ ابواب الوتر باب مایقول الرجل اذا خاف قوماً حدیث 1537)

دیہاتی جماعتوں کو بھی یہ دعا اور اس کا ترجمہ سکھائیں اور باقاعدہ کثرت سے یہ دعائیں کرتے رہیں۔ یہ وہ دعائیں ہیں جنہوں نے اس سے پہلے بڑے بڑے دعوے کرنے والوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ ان کے پاؤں تلے سے زمینیں نکال دی تھیں۔ بڑی بڑی طاقتوں کو اس طرح مٹا دیا کہ ان کا کوئی وجود باقی نہ چھوڑا اور جماعت کو ایک نئی سے نئی تمکنت عطا ہوتی رہی۔ اس لئے ان آزمودہ دعاؤں پر بہت زور دیں اور پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح فضل فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو خیر و عافیت کے ساتھ خوشی کے ساتھ اور اپنی حفاظت میں واپس لے کر جائے اور آپ واپس جا کر جماعت میں ایک نئی زندگی کی لہر دوڑانے کا موجب بنیں اور اس کے نتیجہ میں ہم اللہ تعالیٰ کے نئے سے نئے فضلوں کو ہمیشہ اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آیئے اب دعا کر لیتے ہیں۔"

اس کے بعد حضور انورؒ نے نہایت ہی تضرع اور ابتہال میں ڈوبی ہوئی پُرسوز اجتماعی دعا کروائی اور اسی پر اس سال کی بابرکت مجلسِ شوریٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(رپورٹ مجلسِ شوریٰ 1984ء)

☆...☆...☆

Morden Motor(UK)

Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

میرے حضور

یہ حُسن یہ جمال مبارک میرے حضور!
زیبائے لازوال مبارک میرے حضور!

یہ شان یہ جلال مبارک میرے حضور!
رُتبۂ بے مثال مبارک میرے حضور!

یہ سوز یہ شعاعِ شمع روئے انوری
یہ سحر یہ کمال مبارک میرے حضور!

حَبَّذَا! یہ فریضہ یہ آغاز مرحبا
اسلام کی سنبھال مبارک میرے حضور!

تشنہ لبوں کو لذّتِ آب بقا ملے
مئے خانۂ زلال مبارک میرے حضور!

تحریک وقف عارضی تحریک زندگی
الہامیہ خیال مبارک میرے حضور!

بُشْرٰی لَکُمْ کی جاوداں تبشیر بخش دی
مولا کے ناز و ڈھال مبارک میرے حضور!

تصویرِ دین حق و تفسیر دین حق
احمد کے خد و خال مبارک میرے حضور!

ہر ایک خوش مزاج و خوش اخلاق و خوش خیال
یہ دَورِ خوش نہال مبارک میرے حضور!

فضلِ عمر کے چشمۂ فیوض کے امیں
ہر لمحہ ، روز و سال مبارک میرے حضور!

ساؔحر ہو بارگاہ خلافت میں سرخرو
معروض ہے بلال مبارک میرے حضور!

(ایچ۔آر۔ساؔحر۔)

نظارت نشر و اشاعت قادیان کی طرف سے شائع شدہ نئی کتب

Nizam-e-Nau(Urdu)
by Hadhrat Khalifatul Masih 2nd[ra]
P.B, Pages-128, Code-U-209

یہ کتاب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا وہ لیکچر ہے جو آپؓ نے جلسہ سالانہ قادیان 1942ء کے موقعہ پر 27 دسمبر کو بیان فرمایا تھا۔ اس لیکچر میں حضورؓ نے تحریک جدید کی اجتماعی لحاظ سے اہمیت کو عارفانہ رنگ میں بیان فرماتے ہوئے دنیا میں موجود نظاموں کا ذکر فرمایا ہے اور اسلام کی بے نظیر تعلیم اور نئے نظام کے بارہ میں اسلامی نقطہ نگاہ بیان فرمایا ہے۔ یہ کتاب نہایت عمدہ اور مذکورہ مضمون کے بارہ میں اسلامی نقطہ نگاہ کو سمجھنے کے اعتبار سے بہت مفید کتاب ہے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

ایک حیرت انگیز ذرّہ... نیوٹرینو

سائنس کی دنیا میں ہر روز نئی دریافتوں سے عبارت ہوتا ہے لیکن بعض دریافتیں اتنی اہم ہوتی ہیں جو سالہا سال کے پرانے نظریات پر خطِ تنسیخ پھیرتے ہوئے انسانی شعور کو نئے زاویے عطا کرتی ہیں۔ ایسی ہی ایک اہم دریافت نیوٹرینو کی ہے۔

رسالہ ’’انصارالدین‘‘ لندن کے جنوری و فروری 2012ء کے شمارہ میں مکرم آصف علی پرویز صاحب اس ذرّہ کے شاندار خواص بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہر مادی چیز مختلف ایٹموں سے مل کر بنی ہے جبکہ ہر ایٹم کے مرکزہ میں نیوٹران اور پروٹان کے علاوہ بھی متعدد بنیادی ذرّات پائے جاتے ہیں۔ اِن میں سے ایک ذرّہ نیوٹرینو (Neutrino) کہلاتا ہے۔ اس ذرّہ کا وزن انتہائی مہین ہے جس کا اندازہ اس مثال سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر ایک ایٹم کو ہم پورے نظام شمسی کے برابر تصور کرلیں تو نیوٹرینو محض ایک فٹ بال کے برابر ہوگا۔ لیکن وزن میں اتنا ہلکا ہونے کے باوجود یہ انتہائی طاقتور ذرّہ ہے۔ چنانچہ جتنی دیر میں آپ لفظ ’’نیوٹرینو‘‘ پڑھتے ہیں، یہ ذرّہ اتنی دیر میں زمین کے ایک طرف سے داخل ہوکر دوسری طرف سے نکل بھی چکا ہوگا۔ عناصر (Elements) کی تخلیق میں نیوٹرینو کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔

عظیم سائنسدان آئن سٹائن کا کہنا تھا کہ روشنی کی رفتار (186000 میل فی سیکنڈ) سے زیادہ رفتار اگر کوئی چیز حاصل کرلے تو اُس کا وزن اور اُس کے لئے وقت کی شرح لامتناہی (Infinite) ہوجائے گی۔ نیوٹرینو کی دریافت کے بعد آئن سٹائن کا یہ نظریہ مشکوک ہونے لگا ہے۔ ویسے حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ کا بھی خیال تھا کہ مادی ذرّات روشنی سے زیادہ رفتار حاصل کرسکتے ہیں۔ چنانچہ جب ٹریسٹ (اٹلی) میں واقع انٹرنیشنل سینٹر فارتھیوریٹیکل فزکس (International Centre for Theoretical Physics) کا نام محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نام پر رکھا گیا تو اس موقعہ پر نوبل انعام یافتہ اور دنیا کے کئی نامور سائنسدان تشریف لائے۔ اس تقریب میں حضورؒ کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جس میں حضور رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ:

’’... مَیں تو ڈاکٹر سلام کی ایک جھلک دکھا کر اس بابرکت تقریب میں حصہ دار بن رہا ہوں۔ اُس ڈاکٹر عبدالسلام کی جس نے کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی تھی کہ وہ جدید سائنسی علوم اور ان کی پیچیدگیوں پر مجھ جیسے عام علم رکھنے والے کے ساتھ بے تکلّفانہ تبادلۂ خیالات کرتے۔ ادھر میری یہ حالت کہ میری تمام تر کوششیں اس بات کو سمجھنے کی طرف لگی ہوئی تھیں کہ روشنی کی رفتار ایک لاکھ 86 ہزار میل فی سیکنڈ سے آگے کیوں نہیں بڑھ سکتی۔ پھر بھی ان کے صبر کی داد دیتا ہوں کہ میرے استدلال اور بار بار کے اصرار پر انہوں نے مشروط قسم کی حامی بھری۔ میرا سوال یہ تھا کہ وہ اسباب وعلل جو روشنی کے سفر کے لئے زیادہ سے زیادہ موزوں ہیں اگر بنیادی طور پر ان میں تبدیلی ہوجائے جو روشنی کی رفتار کو تیز کرسکیں تو کیا روشنی کی رفتار اس حد سے آگے نہ بڑھے گی جو اس کی حد قائم ہے؟ ان کی طرف سے جواب اگرچہ رُکا رُکا سا تھا لیکن ان کے سر کے ہلنے سے کچھ کچھ اثباتی جھلک ضرور نظر آتی تھی۔ مَیں نے اپنی پیاس بجھانے کے لئے اَور بھی بہت سے سوالات کئے...‘‘

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

کیا عجب تُو نے ہر اِک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

...❁...❁...❁...

چھ کتابیں... ایک شاعر

جناب منور احمد کنڈے ایک ایسے قادرالکلام اور حقیقت شناس شاعر ہیں جن کے کلام کے اب تک چھ مجموعے شائع ہوکر ہر طبقۂ فکر سے داد تحسین پا چکے ہیں۔ مجلس انصاراللہ برطانیہ کے جریدہ ’’انصارالدین‘‘ برائے جنوری و فروری 2012ء میں آپ کی شاعری کا تعارف (خاکسار محمود احمد ملک کے قلم سے) پیش کیا گیا ہے۔

حالات حاضرہ کے حوالہ سے جناب منور کنڈے صاحب کا کلام اور مختلف النوع عناوین پر نظمیں سالہا سال سے متعدد اخبارات و رسائل کی زینت بنتی چلی آرہی ہیں۔ اس کلام کا مطالعہ قاری کو یہ احساس دلاتا ہے کہ حساس دل رکھنے والا یہ ایک ایسا شاعر ہے جو دنیا بھر میں کسی بھی مصیبت زدہ کی آہوں اور سسکیوں کو اپنے سینے میں کچھ اس طرح سے محسوس کرتا ہے کہ اُس کے دکھ کا الفاظ میں اظہار موصوف شاعر کے لئے گویا ناگزیر ہوجاتا ہے۔ گویا ایک حساس دل پر چھائے ہوئے کرب کے بادلوں سے جب درد کا پانی برستا ہے تو پھر تصنّع سے کوسوں دُور سچائی کی ایسی چاشنی رکھنے والا کلام وجود میں آتا ہے جس کے ذریعے سے جہاں شاعر موصوف کے دل کی کیفیت اور قلبی وسعت سے شناسائی ہوتی ہے وہاں اُن کی قادرالکلامی، زبان دانی، الفاظ ومحاوروں کی فراوانی، واقعات کی تصویرکشی اور سادہ و بے ساختہ انداز بیان، نیز دینی تعلیمات سے علمی و عملی وابستگی اور دنیوی معاملات میں گہری نظر رکھنے کا بھی علم ہوتا ہے۔ معرفت اور حکمت کے بکھرے ہوئے موتی آپ کی شاعری میں جابجا دکھائی دیتے ہیں۔ ذیل میں آپ کی چند کتب سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

حرف منور

یہ کتاب A5 سائز کے چارصد صفحات پر مشتمل ہے:

آ گئی خوفناک دھارے پر
میری کشتی لگا کنارے پر
ہوں مکیں قاتلوں کی بستی میں
میرے مالک! ترے سہارے پر
ہو نگاہ کرم مرے معبود
مجھ سے مجبور غم کے مارے پر

....

احمدؐ سے قبل ملکِ عرب کا عجب تھا حال
وہ تیرگی تھی جس میں کہ جینا بھی تھا محال
صدیوں سے تھی محیط یہاں کفر کی گھٹا
حقانیت کو، حق کو، کوئی جانتا نہ تھا
آخر عرب کا چاند نمایاں ہوا یہاں
پَل بھر میں ہو کے رہ گئیں تاریکیاں نہاں

....

آزادی بڑی چیز ہے رکھتی ہے شاد باد
پر حق سے جدا ہو تو کر دیتی ہے برباد
تہذیب کی بربادی تو آزادی نہیں ہے
تخریب کی آزادی تو آزادی نہیں ہے
مذہب کا امتناع تحفظ ہے ذات کا
تقلیدِ دین میں ہے بھلا کائنات کا

....

مسافت کا عزیزو مرحلہ دُشوار ہے اب بھی
ہمارے درمیاں جوتھی وہی دیوار ہے اب بھی
اداؤں کے بدلنے سے تو یارو کچھ نہیں بدلا
وہی تصویر ہے اب بھی وہی کردار ہے اب بھی
منوؔر ہے ابھی تک دل میں اپنے دید کی حسرت
نگاہوں کا جو کل تک تھا وہی اصرار ہے اب بھی

....

دل میں پھر امید کو مہمان کردے اے خدا
یاس کے ماروں کو پھر حیران کردے اے خدا
جانے کب سے چپکے چپکے رو رہی ہے زندگی
روز و شب کی مشکلیں آسان کردے اے خدا
کشتیاں اپنی بھنور سے جب نکالی ہیں تو پھر
دُور اپنی راہ سے طوفان کردے اے خدا

....

تُو بوئے گُل ہے ماں تُو ہی بادِ نسیم ہے
ماں تُو عظیم ہے ترا رتبہ عظیم ہے
تخلیق کا جو کرب ہے سہتی ہے ہنس کے تُو
اولاد میں ہے تیرے ہی اپنے لہو کی بُو
آنچل میں اپنے تُو ہے محبت لئے ہوئے
قدموں تلے تُو بیٹھی ہے جنت لئے ہوئے
اللہ کرے کہ ماں کا رہے سر پہ سائبان
جنت ہے ماں کے دَم سے مجھے تو یہی جہان

....

طاقِ دل

A5 سائز کے 224 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں کتاب ’’بیدارِ دل‘‘ سے انتخاب بھی شامل ہے۔

محتاجِ آبِ نُور ہے خاکِ بشر عجیب
روحوں کا منزلوں کی طرف ہے سفر عجیب
شبنم بکھیرتا ہوا آہیں بھرے فلک
ہر شامِ غم کے بعد ہے نورِ سحر عجیب

....

نفرتوں کی سرزمیں پر اک مکاں میرا بھی ہے
اور ستاروں سے پرے اک آسماں میرا بھی ہے
آ نہیں پاتا کہیں قابو میں حالِ عاشقی
گردشوں میں رات دن وہم و گماں میرا بھی ہے

....

تعریف اس کی کیا کوئی اہل قلم لکھے
جو دوسروں کو تُو لکھے اور خود کو ہم لکھے

....

بابِ الفت ہے کھلا کن کے لئے! اُنؐ کے لئے!
دشت ہے گلشن بنا کن کے لئے! اُنؐ کے لئے!
ناز پہ انداز پہ قربان اُن کے ہے جہاں
لحظہ لحظہ جاں فدا کن کے لئے! اُنؐ کے لئے!

....

جو باقی رہ گئے ہیں کام دیکھوں
کہ جسم و جان کا آرام دیکھوں
زمانے کی حقیقت جانتا ہوں
جسے دیکھوں اسے بے نام دیکھوں

....

عشق میں کم ہمّتی ہے غم سے گھبرانے کا نام
زندگی ہے ہر قدم پر ٹھوکریں کھانے کا نام
دل میں کتنے جل گئے ہیں آرزوں کے چراغ
ہم نے جس دن سے سنا ہے آپ کے آنے کا نام

....

عمر بھر دشتِ ادب میں ہم سفر کرتے رہے
ہر ورق پر لفظ اپنے معتبر کرتے رہے
زندگی تجھ سے تو ہم نے کچھ نہیں مانگا مگر
جس طرح بھی تُو نے چاہا ہم بسر کرتے رہے

....

پھرتے ہیں بہت شہر میں بیکار وغیرہ
اب کچھ تو کرے ان کا بھی سرکار وغیرہ
ہاتھوں میں ہے تسبیح کے دانوں کا تسلسل
پہلو میں چھپا رکھی ہے تلوار وغیرہ
افلاس میں جی لینے کا جن کو ہے قرینہ
ہیں لوگ وہی آج بھی خوددار وغیرہ

....

ابرِ قبلہ

174 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں کلام ہے جو اسلام احمدیت کے تعلق میں کہا گیا ہے۔

اک مست قلندر رہتا ہے مولیٰ کے سہارے لندن میں
اور صدق کی چشمِ پُرنم کے ہوتے ہیں اشارے لندن میں
مغموم ہیں جن کی یادوں میں پانچوں ہی دریا چاہت کے
دھونی وہ رمائے بیٹھے ہیں اب ’ٹیمز کنارے‘ لندن میں
احمدؐ کے گلستاں کا مالی بے آب زمینوں کو سینچے
جو رنگ شمارِ الفت کے، وہ رنگ ہیں سارے لندن میں
ہجرت ہے جن کے پیروں میں مسکان ہے نوری چہرے پر
دُکھ جن کو ساری امّت کا، ہیں وہ دکھیارے لندن میں

....

ایک ہی پرچم محمدؐ کا جسے حاصل دوام
احمدیت ہے اسی پرچم کو لہرانے کا نام
سلسلۂ احمدیت اِک جلالی شاں کے بعد
ہے جمالِ یارؐ کا اب بام پر آنے کا نام
وہ جو گلزارِ محمدؐ کی تھی خوشبو کھو چکے
احمدیت ہے اُنہیں پھولوں کو مہکانے کا نام
وہ چمن ایمان کا جو ہو گیا بے برگ و بار
احمدیت ہے اُسی پر پھر بہار آنے کا نام

....

وہ تیرگی میں اِک دیا
نہ آندھیوں سے بجھ سکا
اللہ کا بھیجا ہوا
وہ ایک مردِ باصفا
وہ عظمتِ اِدراک ہے
وہ ہی مسیحِ پاکؑ ہے
ہے بے خطا جس کی دعا
وہ بندۂ ربّ الوریٰ
وہ ہے غلام مصطفیٰؐ
جو ہے نبیؐ کے زیرِ پا
یہ وہ ہی دُرِ خاک ہے
وہ رفعتِ ادراک ہے
وہ ہی مسیحِ پاکؑ ہے

....

بے نیاز و بے گزند
تُو ہی سب سے ہے بلند
تیری بخشش کی نہ حد
کی عطا تُو نے خرد
تیرا واحد ہے عدد
’’قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ‘‘

...❁...❁...❁...

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
May 26, 2017 – June 01, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday May 26, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 236-253.
00:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 45.
01:00	Mubarak Mosque Foundation Stone Ceremony: Recorded on October 18, 2015.
02:15	Spanish Service
03:25	Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah Al-Araaf, verses 114 - 142 by Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 92, recorded on November 2, 1995.
03:55	Shotter Shondhane: Recorded on May 25, 2017.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 254-267.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'importance of Khilafat'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 46.
07:00	Reception At Baitul Ahad: Recorded on November 21, 2015.
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on May 20, 2017.
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat [R]
13:50	Seerat-un-Nabi: The life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
14:30	Live Shotter Shondane
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Yassarnal Qur'an [R]
18:10	World News
18:30	Reception At Baitul Ahad [R]
19:40	In His Own Words
20:20	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday May 27, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
01:05	Reception At Baitul Ahad
02:15	Friday Sermon
03:25	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
03:55	Shotter Shondane: Recorded on May 26, 2017.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 34.
07:00	Huzoor's Khilafat Day Message: A message delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper), on the occasion of Khilafat Day. Recorded on May 27, 2017.
07:30	Story Time: Khilafat Day Special.
08:00	International Jama'at News
08:35	Kuch Yaadain Kuch Baatain
09:55	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on May 26, 2017.
12:10	Tilawat [R]
12:25	Yaum-e-Khilafat: An Urdu programme about obedience of Khilafat.
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
13:30	Rahenege Khilafat Se Wabasta Hum: The blessings of Khilafat.
14:00	Live Shotter Shondane
16:15	Live Rah-e-Huda
18:10	World News
18:20	Huzoor's Khilafat Day Message [R]
18:40	Love of Khilafat
19:30	The Prophecy Of Khilafat
20:00	True Concept Of Khilafat
20:30	International Jama'at News [R]
21:05	Kuch Yaadain Kuch Baatain [R]
22:35	Story Time [R]
23:05	Tilawat [R]

Sunday May 28, 2017

00:05	World News
00:20	Dars-e-Hadith
00:35	Love of Khilafat
01:25	Story Time
01:55	Seerat-un-Nabi
02:35	Tilawat: Part 1. Surah Al-Fatihah and Surah Al-Baqarah.
03:30	True Concept Of Khilafat
03:55	The Prophecy Of Khilafat
04:10	Darsul Qur'an: Qur'anic verse 56 of Surah Aale-Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 58, recorded on April 23, 1988.
06:00	Tilawat: Part 2. Surah Al-Baqarah.
06:50	Dars-e-Ramadhan: Selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw) on the topic of 'Ramadhan and financial scarifies'.
07:00	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 46.
07:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat Class Germany: Recorded on June 08, 2014
08:45	Faith Matters: Programme no. 161.
10:00	Indonesian service
11:05	Dars-ul-Qur'an: Qur'anic verse 56 of Surah Aale-Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 58, recorded on April 23, 1988.
12:50	Tilawat: Surah Aale-Imraan verses 1-29.
13:05	Friday Sermon: Recorded on May 26, 2017.
14:10	Shotter Shondhane: Rec. January 26, 2014.
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat Class Germany [R]
16:25	Seerat-e-Rasool: Life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw) in reflection to Ramadhan-ul-Mubarak.
17:15	Yassarnal Qur'an [R]
17:45	World News
18:05	Tilawat: Part 2. Surah Al-Baqarah.
17:00	Live Nashr-e-Ramadhan
20:10	In His Own Words
20:45	Islami Mahino Ka Ta'aruf
21:30	Dars-ul-Qur'an [R]
23:20	Friday Sermon [R]

Monday May 29, 2017

00:30	World News
01:25	Tareekh Khilafat-e-Ahmadiyya
02:05	Dars-e-Ramadhan
02:30	Seerat-e-Rasool
03:05	Friday Sermon
04:10	Dars-ul-Qur'an
06:00	Tilawat: Part 3. Surah Al-Baqarah and Surah Aale-Imraan.
07:00	Ramadhan Dars-e-Hadith: Selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw) about 'perfect morals'.
07:30	Al-Tarteel: Lesson no. 34.
08:00	International Jama'at News
08:35	Introduction To The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw)
09:00	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on December 02, 2016.
11:00	Darsul Qur'an: Qur'anic verse of Surah Aale-Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 59, recorded on April 24, 1988.
12:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
13:00	Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 122-153.
13:15	Ramadhan Dars-e-Hadith [R]
13:30	Al-Tarteel [R]
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
15:45	Introduction To The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
16:10	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]
16:30	In His Own Words
17:20	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
19:05	Tilawat: Surah Al-Baqarah and Surah Aale-Imraan.
20:10	Live Nashr-e-Ramadhan
21:15	Introduction To The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
21:35	Darsul Qur'an [R]
23:00	Tilawat [R]

Tuesday May 30, 2017

00:00	World News
00:20	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
00:40	Friday Sermon
01:45	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
02:30	Tilawat: Part 4. Surah Aale-Imraan and Surah An-Nisaa.
03:30	In His Own Words
04:05	Darsul Qur'an
06:00	Tilawat: Part 4. Surah Aale-Imraan and Surah An-Nisaa.
07:00	Dars-e-Ramadhan
07:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 47.
08:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat And Lajna Class: Recorded on June 08, 2014.
09:10	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
09:55	Indonesian Service
13:00	Tilawat: Surah Aale-Imraan verses 61-92. Part 3.
13:15	Dars-e-Ramadhan [R]
13:30	Yassarnal Quran [R]
14:00	Bangla Shomprochar
15:15	Spanish Service
15:50	Philosophy Of The Teachings Of Islam
16:15	Noor-e-Mustafwi
16:35	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
17:20	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Live Nashr-e-Ramdhan
19:20	Tilawat: Part 4. Surah Aale-Imraan and Surah An-Nisaa.
19:25	Noor-e-Mustafwi [R]
20:45	Faith Matters: Programme no. 161.
21:40	Darsu; Qur'an: Qur'anic verse 56 of Surah Aale-Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 60, recorded on April 30, 1988.
23:30	Tilawat [R]

Wednesday May 31, 2017

00:30	World News
00:45	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat And Lajna Class
01:55	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
02:40	Tilawat: Surah Aale-Imraan verses 61-92. Part 3.
02:55	In His Own Words
02:30	Story Time
04:05	Darul Qur'an
06:00	Tilawat: Part 5. Surah An-Nisaa.
07:00	Ramadhan Dars-e-Hadith: Selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw) on the topic of 'Ramadhan and gaining nearness to Allah'.
07:30	Al-Tarteel: Lesson no. 33.
08:00	In His Own Words
08:35	The Holy Prophet (saw) And Ramadhan
09:10	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
09:55	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an: Qur'anic verse 56 of Surah Aale-Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 61, recorded on May 1, 1988.
12:50	Tilawat [R]
13:05	Ramadhan Dars-e-Hadith [R]
13:25	Al-Tarteel [R]
13:55	Bangla Shomprochar
15:00	Live Ramadhan Deeni-o-Fiqahi Masail
16:05	Kids Time
16:35	Faith Matters: Programme no. 160.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Live Nashr-e-Ramadhan
19:05	Tilawat: Part 5. Surah An-Nisaa.
20:15	Ramadhan Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:20	Darsul Qur'an [R]
23:00	Tilawat: Par 6. Surah An-Nisaa and Surah Al-Maa'idah.

Thursday June 01, 2017

00:15	World News
00:20	Faith Matters
01:20	The Holy Prophet (saw) And Ramadhan
02:30	Tilawat
03:20	Ramadhan Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
04:20	Darsul Qur'an
06:05	Tilawat: Part 6. Surah An-Nisaa and Surah Al-Maa'idah.
06:25	Dars-e-Ramadhan: Focusing on 'keeping your brother's secret'.
07:15	Yassarnal Quran: Lesson no. 47.
07:55	In His Own Words
08:30	Beacon Of Truth: Recorded on May 8, 2016.
09:20	Shama'il-e-Nabwi: A series of Urdu programme about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
09:55	Indonesian Service
11:10	Darsul Qur'an: Qur'anic verses 57-61 of Surah Aale-Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 62, recorded on May 7, 1988.
12:40	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
13:05	Tilawat: Part 4. Surah Aale-Imraan, verses 122-153.
13:20	Dars-e-Ramadhan [R]
13:35	Yassarnal Qur'an [R]
14:00	Friday Sermon: Recorded on May 26, 2017.
15:10	Pakistan in Perspective
15:45	Shama'il-e-Nabwi [R]
16:15	Persian Service
16:45	Beacon Of Truth [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Live Nashr-e-Ramadhan: A live programme based on discussions on various topics related to Ramadhan.
19:05	Tilawat: Part 6: Surah An-Nisaa and Surah Al-Maa'idah.
20:15	Faith Matters: Programme no. 160.
21:15	Dars-e-Ramadhan [R]
21:30	Darsul Qur'an [R]
21:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:10	Tilawat [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 Friday 26 May , 2017 Issue No. 21

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2017ء

❁... مسجد Raunheim اور مسجد Marburg کے سنگ بنیاد کی تقریبات کی وسیع پیمانے پر کوریج۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ ایک کروڑ 89 لاکھ 90 ہزار سے زائد لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

❁... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ❁... خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو نہایت اہم نصائح۔ ❁... ممبرات نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور جرمنی میں لجنہ اماءاللہ کی صدرات کے ساتھ میٹنگ میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ، کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے زرّیں نصائح اور ممبرات لجنہ اماء اللہ کے سوالات کے جوابات۔ ❁... تقریب آمین۔

❁... جامعہ احمدیہ جرمنی سے شاہد کا امتحان پاس کرنے والے طلباء اور جامعہ کی مختلف کلاسز میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں تقسیم اسناد کی پُروقار تقریب۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت اور زرّیں ہدایات و نصائح پر مشتمل خطاب۔

❁... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے اعجازی شفا کا ایک روح پرور واقعہ۔ ❁... اعلانات نکاح

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

19؍اپریل 2017ء بروز بدھ

(حصہ دوم)

مساجد کے سنگ بنیاد کی تقریبات کی وسیع پیمانے پر میڈیا کوریج

مسجد Raunheim اور مسجد Marburg کے سنگِ بنیاد کے موقع پر جرمنی کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے بڑے وسیع پیمانے پر کوریج دی۔

اس الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی تفصیل یہ ہے کہ ایک ٹی وی چینل اور 22 اخبارات کے ذریعہ مسجد Raunheim اور مسجد Marburg کے سنگِ بنیاد کی 26 خبریں ایک کروڑ 89 لاکھ 90 ہزار 789 افراد تک پہنچیں۔

نمبر	نام	تعداد سامعین وناظرین
	ٹی وی چینل	
1	Rheinland Pfalz/Hessen	

اخبارات

نمبر	نام	تعداد سامعین وناظرین وقارئین
2	Allgemeine Zeitung	174158
3	Arcor	1274500
4	Bild.de	9132186
5	Echo Online	146620
6	FAZ.net	3833239
7	Focus Online	3956478
8	Gelnhäuser Tageblatt	778
9	Gießener Anzeiger	46296
10	Höchster Kreisblatt	
11	Kreis-Anzeiger	7191
12	Lauterbacher Anzeiger	529
13	Mittelhessen.de	44135
14	Nassauische Neue Presse	
15	Neu Isenburger Neue Presse	
16	Oberhessische Presse	33579
17	Oberhessische Zeitung	12445
18	Rüsselsheimer Echo	
19	Schwäbische.de	220110
20	Taunus Zeitung	
21	Usinger Anzeiger	1814
22	Wiesbadener Kurier	83920
23	Wormser Zeitung	22929
	کل تعداد	18990907

❁... online اخبار schwaebische.de نے اپنی انٹرنیٹ کی اشاعت میں اِس سرخی کے ساتھ خبر نشر کی کہ

"مسجد کا افتتاح: نرم مزاج خلیفہ"

دوسری سرخی یہ لگائی کہ:

"آؤگس برگ میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر Bavaria کے لوگوں کا اجتماع"۔

تیسری سرخی یہ لگائی کہ:

"بے ہنگم داڑھیوں کا اسلام نہیں"

اکثر جرمنوں پر یہ تأثر ہے کہ اسلام ایک محدود حلقے کی طرح ہے۔ بہتوں کو اسلام میں خطرہ بھی نظر آتا ہے۔ لیکن مختلف مسلمانوں کے درمیان کس قدر فرق ہے اس کا اندازہ گزشتہ دنوں جنوب کے علاقوں میں لگایا جا سکتا تھا۔ والڈزہُوٹ اور آؤگس برگ میں جماعت احمدیہ نے نئی مساجد کا افتتاح کیا۔ مخالفت زیادہ تر سُنّی حلقوں کی طرف سے ہوئی۔ اس جماعت کو قریب سے دیکھنا ایک خوشگوار تجربہ ہے۔ Augsburg کے محلے Oberhausen میں بچے جشن کے لباس پہنے خوشی اور نیکی کے نغمے گا رہے تھے۔ نوجوان مرد خوبصورت سوٹ میں ملبوس عیسائی مہمانوں کی اس طرح میزبانی کر رہے تھے کہ گویا ان میں سے ہر ایک مہمان خصوصی ہو۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

پھر جماعت کے خلیفہ تشریف لاتے ہیں۔ حضرت مرزا مسرور احمد، ساری دنیا میں پھیلے ہوئے کم و بیش ایک سو ملین احمدیوں کے منتخبہ امام ہیں۔ اگر Schwaben کے علاقے کا سفر صرف جماعت کے خلیفہ کو دیکھنے کے لئے کیا جاتا تو یہ بھی کافی تھا۔ آپ کی شخصیت پُراثر ہے۔ 66 سال آپ کی عمر ہے اور آپ غیر متزلزل بشاشت کے حامل ہیں۔

یہ کوئی بے ہنگم داڑھیوں اور ایسے نوجوانوں کا اسلام نہیں ہے جو بندوق اٹھائے (اگر ممکن ہو تو کٹے ہوئے سروں کے ساتھ) تصویریں کھنچواتے ہیں۔ احمدیوں پر تو خود ان کے وطن پاک و ہند میں قدغن ہے، ان کو تکلیفیں دی جاتی اور قتل کیا جاتا ہے۔ ان کا جرم صرف اتنا ہے کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد بھی کسی مصلح کی آمد کو ممکن تصور کرتے ہیں۔

آپ غیر متزلزل شفقت کے ساتھ کہتے ہیں کہ اسلام محبت کا مذہب ہے، نفرت کا نہیں۔ احمدیوں کو نفرت کا سامنا ہے۔ بعض ممالک میں احمدی ہونا زندگی کے لئے خطرہ ہے۔ خلیفہ اس وجہ سے پاکستان میں نہیں بلکہ لندن میں رہتے ہیں۔ جرمنی میں آپ کی رہائش جماعت کے مرکز فرینکفرٹ میں ہوتی ہے۔

Augsburg میں جماعت کی مسجد میں فن تعمیر کے اعتبار سے کئی خوبیاں ہیں۔ تعمیر میں سادگی نمایاں ہے، خواہ نیلے شیشے سے بنا گنبد ہو یا مناسب رنگ میں لکھی ہوئی تحریریں۔ مردوں اور عورتوں کے ہال الگ الگ ہیں۔ تقریب کے دوران مرد اور عورتیں الگ الگ مارکی میں بیٹھے ہوئے تھے۔

گرین پارٹی کی Christine Kamm اس تقریب سے بہت متأثر ہوئی ہیں جس میں سادہ اور معیاری کھانے پیش کئے گئے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ یہ ہمارے لئے ایک مفید اضافہ ہے۔ نائب مئیر

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں